ردِّ شرک اور اثبات توحید کے موضوع پر دلچسپ اور آسان فہم کتاب

انوار التوحید

www.KitaboSunnat.com

مصنف

ڈاکٹر محمد ایوب (شنواری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: انوار التوحید

مصنف: ڈاکٹر محمد ایوب (شنواری)

تعداد: 1000

قیمت:

طبع اوّل: اگست 2008

طبع دوم: مارچ 2010

طبع سوم: دسمبر 2020

کمپوزنگ: الخالد کمپیوٹر پریس

dr.ayubshinwari@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تقریظ........ 1

تقریظ........ 2

تقریظ........ 3

مقدمہ 4

افتتاح........ 6

اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کی محبت 12

محبت کی دو قسمیں ہیں:........ 12

محبت کا طریقہ 16

فرقہ ناجیہ / اہلسنت والجماعت 16

قرآن میں بنی اسرائیلی پیروں کا تذکرہ 22

رسولوں کو دنیا میں کیوں بھیجا گیا ؟ 24

اللہ /معبود 25

عبادت........ 28

درخت پتھر وغیرہ کو متبرک سمجھنا 29

ٹیڑھی ڈھلوان / کوگ کمر........ 30

انبیاء کرام و اولیاء کرام کو من دون اللہ / غیر اللہ کہنا بے ادبی نہیں........ 31

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے 33
شرک کی تاریخ 36
مشرکین مکہ کا اللہ کے بارے میں عقیدہ 40
امت محمدیہ کے بعض افراد کا بت پرستی میں مبتلا ہونے کی پیشن گوئی 42
قبر اور بت میں کیا فرق ہے؟........ 45
قبر میلہ /عرس شریف 45
قبروں کو ہموار کرنے کا حکم 46
فتنہ وحدت الوجود 49
ابن تیمیہؒ کا خط نصر بن سلیمان (مصر کے ایک بڑے بزرگ) کے نام 51
تاریخ ہند کی چند جھلکیاں 52
اللہ تعالیٰ 55
نظام فلکیات 56
انسانی جسم 56
پانی 60
اللہ تعالیٰ کی عظمت 61
زیارت مقابر 62
قبرستان اوپن یونیورسٹی 63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ نام جو تم نے رکھے ہیں 68

باپ، دادے اور پردادے 70

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ 73

اشعار کی سرجری 75

معجزہ اور کرامت 81

اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں 85

نجومی، کاہن اور ان کی تصدیق کرنے والے 92

حاضر وناظر 93

نعرہ رسالت 96

شفاعت 99

نبی ﷺ کو مختار کل ماننے سے شفاعت کا انکار لازم آتا ہے 100

نبی ﷺ کو مختار کل ماننے سے رحمۃ للعلمین کا انکار لازم آتا ہے 102

نور اور بشر کا مسئلہ 102

شرک فی العادت 105

سجدہ 106

غیراللہ کے نام کی نذر حرام ہے 107

جہاں غیراللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہو وہاں اللہ کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں۔ 108

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بدفالی اور بدشگونی شرک ہے 109

صرف اللہ پر توکل کرنا چاہیے 109

جاہلیت کے چار کام 109

زمانے کو گالی دینا اور براء بھلا کہنا منع ہے.. 110

"اگر" کہنا شیطانی عمل ہے.. 110

اپنے آپ کو شہنشاہ کہلوانا.. 110

شرک'اللہ کی رحمت سے مایوسی اور اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہونا کبیرہ گناہ ہیں 111

چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے زیادہ مخفی شرک.. 111

شرک خفی /شرک اصغر 112

اتباع نفس 113

تصویر 113

جادو کا بیان.. 114

حرف آخر 116

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

کتاب کا اسلوب ادبی سے زیادہ عوامی ہے، شکوک وشبہات کے ازالے کا رجحان دلیل ہے کہ یہ کتاب محض کسی علمی گوشے میں بیٹھ کر "لکھی" نہیں گئی بلکہ عوام کے مزاج اور نفسیات سے آگاہ مصنف کو دعوتی صورت حال کا بھی سامنا رہا ہے۔سو ایسے میں یہ کاوش جہاں "تخلیق کائنات" کی اول وآخر وجہ "توحید خالص" کو اجاگر کرتی ہے وہاں شیطانی شکوک وشبہات کے ازالے کیلئے بھی اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔شکوک کے ازالے اور مسئلے کی وضاحت کا یہ انداز قرآن کریم کے اسلوب بیان سے مشابہ ہے جو کتاب اور صاحب کتاب برادرم ڈاکٹر محمد ایوب کی انشاءاللہ مقبولیت، اہمیت اور نافعیت پر شاہد عدل ہے۔

فللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ

ڈاکٹر مولانا خلیق الرحمٰن

مدیر جامعۃ الایمان لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَل لَّهُ عِوَجَا

وَالصَّلوٰةُ والسلام علیٰ رسولہ المصطفیٰ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد! جناب ڈاکٹر ایوب صاحب کی کتاب **انوارالتوحید** کے اکثر مقامات نظر سے گزرے۔یہ کتاب اس زمانے کی ضروریات کے عین مطابق ہے اور اگر ضدو عناد کے حصار سے بالاتر ہوکر اسکا مطالعہ کیا جائے تو انشاءاللہ ایمان وعمل توحید وسنت کے مطابق ہو جائیگا۔

لاریب فیہ صرف اللہ کا کلام ہے انسان کے بیان میں کوتاہی آسکتی ہے البتہ اس کتاب کے اکثرمقامات جو ہماری نظر سے گزرے وہ بہت مفید ہیں۔

جناب ڈاکٹر ایوب صاحب کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی اپنے دربار عالیہ میں قبول فرمائیں اور اس کتاب کے فوائد لوگوں میں عام فرمائیں۔

آمین یا رب العالمین

(مولانا) فیاض الرحمٰن خادم نوجوانان توحید والسنۃ (لنڈیکوتل خیبرایجنسی)

23اگست 2008ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد !

توحید راس الطاعات دین اسلام کا سب سے بنیادی عقیدہ ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اسی کی طرف سب سے پہلے اپنی اقوام کو دعوت دی۔اور ابھی تک اس عقیدہ کے بارے میں لوگ کافی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائے جناب ڈاکٹر محمد ایوب صاحب کو جنھوں نے اصلاح عقائد خصوصاً عقیدہ توحید کے ایضاح وبیان پر قلم اٹھایا، ان کی تصنیف " **انوارالتوحید**" کا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا اور اسے اصلاح عوام کے لیے بہت مفید پایا۔

اللہ سے دعا ہے کہ مصنف کی مساعی کو قبول فرمائے اور اسے عوام الناس کے لیے فائدہ مند بنائے۔آمین یا رب العالمین۔

(مولانا) حضرت نبی (لنڈیکوتل خیبر ایجنسی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید دین اسلام کا سب سے بنیادی عقیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی رسول دنیا کے اندر بھیجیں ان سب کو یہ حکم دیا کہ میرے بندوں کو یہ پیغام پہنچاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔شرک توحید کی ضد ہے۔بہت سارے لوگ توحید اور شرک کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور شرک جلی میں مبتلا ہیں ۔ ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ شرک قدیم زمانے کی ایک بیماری تھی اور اب شرک ممکن نہیں حالانکہ یہ بات قرآنی نصوص کے خلاف ہے ،اور پیغمبر ﷺ کے ارشادات کے خلاف ہے اور مشاہدے کے بھی خلاف ہے۔ اتحادیوں (وحدت الوجودیوں) نے ''کثرت'' کوتوحید کی ضد سمجھا اور اسی وجہ سے وحدۃالوجود کی بیماری میں مبتلا ہوگئے ۔ عقیدے کا ماخذ قرآن ہے، اب یہ کون سی دلیل ہے کہ اپنا غلط عقیدہ ثابت کرنے کیلئے کوئی شخص یہ بات ذہن میں بٹھائے کہ جی پہلے زمانے کے مشرک تو پتھر کے بتوں کو پوجتے تھے اور ہم تو یہ سلوک بزرگوں کے ساتھ کرتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے۔ دوسری بات یہ ہےکہ یہ بات بھی غلط ہے کہ پہلے زمانے کے سارے لوگوں نے پتھروں اور چٹانوں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا تھا۔نصاریٰ نے عیسیٰؑ کواِلٰہ اور معبود کا درجہ دیا۔ اور مریمؑ کو اللہ کا شریک ٹھہرایا تو آپ کیا کہتے ہیں کہ یہ عیسیٰؑ اورمریمؑ پتھراور چٹان تھے یا اللہ کے بندے تھے ۔ قوم نوح نے اللہ کے نیک بندوں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا یا پتھروں اور چٹانوں کو ؟۔مشرکین مکہ کے بتوں کی بھی یہی حقیقت تھی کہ بت صرف یادگار کے طور پر رکھے گئے تھے اور اصل میں انھوں نے اللہ کے نیک بندوں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا تھا۔مثلاً عین مقام ابراہیم کے ساتھ ابراہیمؑ،اسماعیلؑ اورمریمؑ کے نام پر بت نصب کیے گئے تھے۔ اسی طرح ہبل جوکہ ایک مشہور بت تھا یہ ہابیل شہید کے نام پر بنایا گیا تھا۔ اور لات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بارے میں بخاری شریف کی روایت ہے کہ لات ایک نیک شخص گزرا تھا ۔طائف میں اس کی قبر تھی اور اسی طرح اس کے مزار میں اس کی شکل کا بت نصب کیا گیا تھا۔ یہ شیطان مردود کی فریب کاری ہے کہ جس نے شرک کی شکل اور تصویر کو بت سے تبدیل کر کے قبر کی شکل دے دی۔بہت سارے لو گ عقائد کے بارے میں عجیب و غریب قسم کے خیالات رکھتے ہیں جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہیں خصوصاً قبر پرستی کی دلدل میں جو لوگ دھنسے ہو ئے ہیں ان لو گوں کو دیکھ کر مجھے بڑی پریشانی ہوتی تھی اور میری تمناہوتی تھی کہ ان لوگوں کے سامنے میں حق بات بیان کروں اسی وجہ سے تو حید کے موضوع پر میں نے یہ کتاب (انوارالتوحید) لکھی۔اس ایڈیشن میں پرنٹ کی غلطیوں کے علاوہ بھی تصحیحات کی گئی ہیں بعض پیچیدہ عبارات کو آسان فہم انداز میں لکھا گیااور احادیث کے انٹرنیشنل نمبر لگادیئے گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

افتتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدَہٗ وَلَا اِمَامَ بَعْدَہٗ وَلَا مَعْصُوْمَ بَعْدَہٗ

اَمَّا بعد: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (سورۃ الذریٰت آیت ۵۶)

ترجمہ: "اور ہم نے جن وانس کو پیدا ہی نہیں کیا مگر اپنی عبادت کیلئے "

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَادْعُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۔ (سورۃ المؤمن آیت ۱۴)

ترجمہ: "پس تم اللہ کو پکارواپنے دین کو اسی کیلئے خالص کرتے ہوئے اگر چہ کافروں کو یہ بات نا گوار ہی کیوں نہ ہو"

اور مزید ارشاد باری تعالیٰ: "وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳)

"اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس (اللہ) کے سِوا کسی کی عبادت نہ کرو"

جتنے بھی رسول دنیا میں بھیجے گئے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی مِشن اور کام ملا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو یہ پیغام پہنچائیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ (معبودِ برحق) نہیں، اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی اختیار کی جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنَ (سورۃ الانبیاء آیت ۲۵)

ترجمہ: "اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجامگر اس کو یہ وحی بھیجی کہ (بندوں کو یہ پیغام پہنچاؤ) کہ میرے (اللہ کے) سوا کوئی اِلٰہ نہیں پس اسی (اللہ) کی بندگی اختیار کرو"

تمام انبیاء ورسلؑ کی دعوتوں کا مرکزی نقطہ یہی توحید تھا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لایاجائے اور شرک سے بچا جائے، اس لئے کہ جو شخص شرک کا مرتکب ہو ا اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سارا کارنامہ زندگی ضائع ہوگیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ (سورۃ المائدہ آیت ۷۲)

ترجمہ: بلاشبہ جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنایا یقیناً اس پر االلہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کردیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"

حتی کہ اگر کوئی رسول بھی شرک کا ارتکاب کرے تو اس کے اعمال بھی ضائع ہو جائیں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (سورۃ الزمر آیت ۶۵)

ترجمہ: یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (پیغمبروں) کی طرف یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے)۔رسول معصوم ہو تے ہیں اور کسی بھی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہیں کرتے لیکن ا س آیت میں اس حقیقت کا بیان ہے کہ شرک اتنی بڑی بغاوت ہے کہ بالفرض اگر رسول بھی اس کا ارتکاب کریں توان کے اعمال بھی ضائع ہوجائیں گے ۔شرک ہی ایسا گناہ ہے جس کو معاف نہیں کیا جائے گا اس کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہیں گے بخش دیں گے جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ (سورۃ النساء آیت ۴۸ ' ۱۱۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ جتنے گناہ ہیں جس کیلئے چاہیں گے بخش دیں گے۔

صحیح عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے۔قرآن میں اللہ عزوجل نے عقیدہ توحید کو کھول کر بیان فرمایا ہے۔ابتداء میں لوگ قرآن سے وابستہ تھے اور صحیح راستے پر قائم تھے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ جس قدر قرآن سے وابستگی میں کمی آتی گئی اس قدر لوگ راہ راست سے بھٹکتے گئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت تک اس امت میں ایک گروہ حق پر رہے گا یعنی ایسا بھی نہیں کہ سب کے سب لوگ گمراہ ہو جائیں گے بلکہ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گروہ ہمیشہ کیلئے حق پر ہوگا ۔لیکن احادیث میں یہ پیشن گوئیاں بھی موجود ہیں کہ اس امت کے بعض افراد بت پرستی میں مبتلا ہوجائیں گے'ایک بڑا گروہ مشرکین سے جا ملے گا' اس امت میں ایسے لوگ پیداہوں گے جو بنی اسرائیل کی پیروی کریں گے(جن احادیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ احادیث آئندہ صفحات میں تفصیل سے آئیں گی)۔چنانچہ ایسے کئی جاہل لوگ آج موجود ہیں جنہو ں نے انبیاء واولیاء کواللہ تعالیٰ کا شریک بنایا چنانچہ شرک اوربت پرستی (قبرپرستی) کے مناظر آج ہم اپنی آنکھوں سے کلمہ پڑھنے والوں میں دیکھ سکتے ہیں' یہ الگ مسئلہ ہے کہ قبروں کی عبادت کرنے والوں نے شرک کانام اولیاء کی محبت رکھا ہے۔

انڈیا اور پاکستان میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد قبر پرستی میں مبتلاہے اور یہ خرافات قرآن سے وابستگی نہ ہو نے کی وجہ سے ہیں۔قبروں کے متعلق عجیب وغریب خیالات رکھنے والے لوگوں کی مجالس تقاریر اور محفلیں قصوں 'کہانیوں' خوابوں اور شعر وشاعری سے گرم نظر آتی ہیں۔

حقیقت خرافات میں کھوگئی   یہ امت روایات میں کھوگئی

قرآن سے یہ لوگ کوئی آیت نقل کریں گے مثلًا یہ کہ اولیاء اللہ پر قیامت کے دن خوف اورغم نہ ہوگا اور اس کے بعد شروع ہوجائیں گے اور خدائی اختیارات اولیاء کو سونپ دیں گے کہ دیکھیں جی قرآن میں آیا ہے کہ اولیاءپر خوف نہ ہوگا۔ سننے والے کہتے کہ سبحان اللہ دیکھیں یہ تو قرآن میں آیا ہے حالانکہ قرآن میں تو یہ بیان ہے کہ اولیاء پر قیامت کے دن کاخوف نہ ہوگا قرآن میں یہ تو نہیں آیا کہ اولیاء کو خدائی اختیارات سونپ دیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بجائے اب اولیاء لوگوں کوبیٹے اور بیٹیاں دینے لگے ہیں یا بیماریاں دور کرنے کی طاقت انہیں دی گئی ہے۔سورۃ یونس کی آیت نمبر٦٢میں یہ بیان ہے کہ خبردار اولیاء پرقیامت کے دن خوف نہ ہوگا۔اسی سورت آیت نمبر ٦٦ میں ہے کہ خبرداریقینااللہ ہی کے اختیارمیں ہے جوکچھ آسمانوں اورزمین میں ہے آیت نمبر٦٨ میں بھی یہی بیان ہے کہ اللہ نے اختیارات تقسیم نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کئے بلکہ زمین اوراسمانوں میں جوکچھ ہے اسی اللہ کے اختیارمیں ہے اسی طرح آیت نمبر۵۶میں بھی ہے کہ زمین واسمانوں کااختیاراللہ ہی کے پاس ہے۔آیت نمبر۴۹ میں امام الانبیاء ﷺ سے اختیارات کی نفی کی گئی ہے کہ آپ ﷺ اپنی جان کیلئے بھی نقصان اورنفع کے مالک نہیں کسی اور کیلئے تو دور کی بات اورامام الانبیاءﷺ نفع اورنقصان کے مالک نہیں توکسی اورکاکیاکہنا۔ان آیات کامطالعہ کریں ان شاء اللہ دل اوردماغ میں اگرکوئی گردوغبارہوتوصاف ہوجائیگا۔سورت (الم سجدہ) کی ابتدائی آیات میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اورزمین کوپیداکیااورپھرعرش پرمستوی ہوا (اور خدائی کو تقسیم نہیں کیااورنہ ہی اس نے وزیر اور گورنر مقرر کئے)بلکہ اگلی آیت میں ہے کہ، یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ، یعنی زمین وآسمانوں کوپیداکرنے کے بعد آسمان کی بلندیوں سے لیکرزمین کی گہرائیوں تک کی تدبیر بھی اللہ ہی کرتے ہیں۔اگر پورا قرآن لوگو ں کے سامنے بیان کیا جائے تو اس میں یہ بات بھی سامنے آئے گی کہ اولیاء اللہ کا کیا مقام ہے اور ساتھ ساتھ یہ بیان بھی موجود ہے قرآن میں کہ اولاد عطاکرنا اللہ کاکام ہے بیماریاں دور کرنا اللہ کے اختیار میں ہے اگر اللہ تعالیٰ انبیاء کرامؑ اور اولیاءکرام جیسے برگزیدہ بندوں کو خود اپنی طاقت سے پیدا کرسکتا ہے تو عام لوگوں کو اولاد عطاء کرنے میں بھی اس کیلئے کوئی مشکل نہیں۔آج کے مشرکین کو بھی وہی شبہ لاحق ہے جو نبی ﷺ کے زمانے کے مشرکوں کوتھا کہ جب ان کو اس بات کی دعوت دی جاتی تھی کہ کارساز ودستگیر'حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے تو وہ کہتے کہ:

اَجَعَلَ الْاٰلِـهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ(القرآن سورۃ ص آیت ۵)

ترجمہ:کیا اس نے اتنے سارے معبودوں (خداؤں)کا ایک ہی معبود(خدا)بنا ڈالا یقیناً یہ تو بڑی عجیب بات ہے"۔

آج بھی جب بات کی جائے کہ معبود برحق،حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے پاس حاجت روائی اور مشکل کشائی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طاقت نہیں تو اسی طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں جو ابو جہل وغیرہ کرتے تھے۔ قبرپرست لوگوں کا قرآن سے دور کا تعلق بھی نہیں ان کی زندگیاں قبرستانوں میں قبروں کاطواف کرنے اور وہاں پتھروں وغیرہ کو چومنے میں یا پیروں کے سامنے جھکنے میں گزرتی ہیں۔گمراہ پیروں نے اپنے مریدوں وغیرہ کو یہ سبق پڑھایا ہے کہ جی قرآن تو بڑی مشکل کتاب ہےُاس کے اندر بڑی باریکیاں ہیں جبکہ قرآن خودبیان کرتاہے کہ قرآن کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّمَا يَكْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (البقرۃ آیت ۹۹)

ترجمہ:"بلاشبہ ہم نے آپ کی طرف صاف آیتیں اتاری ہیں انکاانکار فاسق ہی کرسکتے ہیں" اور اللہ کا ارشاد ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔(سورۃ القمر آیت ۱۷)

ترجمہ:"اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان کردیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والاہے"قیامت تک کے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے اللہ عزوجل نے جو کتاب نازل فرمائی ہے اس میں کون سی ایسی بات نازل ہوگئی جس کو سمجھنے میں اکیسویں صدی کے بعض گمراہ پیر دشواری محسوس کرتے ہیں ۔ قرآن تو اسی لئے نازل کیا گیا ہے کہ اس کو سمجھ کرجاہل لوگ عالم بن جائیں اور گمراہ لوگ ہدایت پر آجائیں۔عقیدہ توحید دین اسلام کی بنیاد ہے اور تمام انبیاء کرام کی مشترکہ دعوت ہے آج جبکہ پوری کی پوری بستیاں شرک میں ڈوبی ہوئی ہیں جس قدر اہتمام سے عقیدے کی محنت ہونی چاہیے تھی اس قدر اہتمام دیکھنے میں نہیں آتا ۔ عقیدے کی دعوت کو پس پشت ڈال کر صرف تنظیم جماعت اور گروہ کو مضبوط کرنا اور اس بات پر مطمئن ہوجانا کہ تنظیم میں لوگوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور اس کو کامیابی اور حقانیت کی دلیل سمجھ لینا اللہ تعالیٰ کی قسم شیطان کادھوکہ ہے۔ انبیاءکرامؑ سب سے پہلے عقیدے کا مسئلہ اٹھاتے ہیں اور اس کے منوانے میں وہ فولاد سے زیادہ مضبوطی کا مظاہرہ کرتے ہیں انبیاءکرام حق بات بیان کرنے میں قطعًا لچک کا مظاہرہ نہیں کرتے چاہے لوگ ان کا ساتھ دیں یانہ دیں۔آج عمومی طور پر یہ وبا پھیلی ہوئی ہے کہ اگر حق بات کو بیان کیا جائے تو اس کی وجہ سے جھگڑا پیدا ہوگا لہٰذ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی تقریر کی جائے جو ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کسی کو قابل قبول ہو جبکہ انبیاءؑ کی دعوت پر ہمیشہ لوگ جھگڑنے پر اتر آتے تھے ان کو آگ میں گرایا گیا، آروں سے چیرا گیا اور ان پر پتھر برسائے گئے ان کی حکمت کی ابتدا ہی عقیدہ توحید کے بیان سے ہوتی ہے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ آپ کی طرف نازل ہوتا ہے آپ کے رب کی طرف سے اسے کھول کھول کر بیان کریں اور اگر آپ نے ایسانہ کیا تو آپ نے رسالت کا حق ادانہ کیا بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ (المائدہ آیت ٦٧)

ترجمہ: (اے پیغمبر جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل ہوتا ہے اسے بیان کریں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے رسالت کا حق ادا نہ کیا)۔

رہا یہ مسئلہ کہ لوگ جھگڑنے پر اتر آئیں گے تو ارشاد ہوا کہ اللہ ہی آپ کو بچانے والا ہے واللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ آیت ٦٧)

آخری چیز موت ہے کہ حق بیان کرنے سے موت آجائیگی اور موت ایسی چیز ہے جس کو کسی بھی حکمت سے روکا نہیں جاسکتا' حق چھپانے والے بھی مرجاتے ہیں اور حق بیان کرنے والے بھی مرجاتے ہیں۔

شکایت ہے مجھے یارب خداوند ان مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دیتے ہیں خاکبازی کا

☆☆☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:۔وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ آیت ١٦٥)

ترجمہ:"اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اوروں کو اللہ کے برابر بناتے ہیں، ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے، اور ایمان والے تو سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتے ہیں"۔

محبت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) طبعی محبت: جس طرح بھوکے کو کھانے سے یا پیا سے کو پانی سے یا شفقت ورحمت کی محبت جس طرح باپ کو بیٹے سے محبت ہوتی ہے وغیرہ اس قسم کی محبت کا مخلوقات میں پایا جانا اللہ تعالیٰ کی محبت میں شرک نہیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہد سے محبت تھی اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں سے محبت کرتے تھے اور بیویوں میں سب سے زیادہ حضرت عائشہؓ سے محبت کرتے تھے۔

(۲) خاص محبت: خاص محبت سے مراد وہ محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کیلئے جائز نہیں چنانچہ اگر کسی شخص نے محبت خا صہ کا حق اللہ کے سوا کسی اور کو دیا تو یہ شرک ہوگا اس خاص محبت سے مراد محبت عبودیت ہے اور حق یہ ہے کہ بندہ صرف اللہ ہی کو معبود بر حق جانے اور مانے - عبادت کو اسی کے ساتھ خاص کرنا، اسی کے سامنے ذلت اور عاجزی کا اظہار کرنا، اسی اللہ سے دعائیں مانگنا مدد اور استعانت خاص اللہ سے مانگنا، اسی اللہ کو اپنا کار ساز مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا، اسی اللہ تعالیٰ کے نا م پر نذریں دینا رکوع سجدہ وغیرہ غرض عبادت کی ہر قسم کو اللہ تعالیٰ کیلئے خاص کرنا۔مشرکین کے اسباب شرک میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور معبودان باطلہ کے درمیان ایک جیسی محبت پیدا کی تھی۔انہوں نے بزرگوں وغیرہ سے محبت خاصہ کا وہ سلوک روا رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو کہ اللہ تعالیٰ کا حق تھا اور اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ بعض لوگ اوروں سے ایسی محبت کرتے ہیں جس طرح محبت اللہ سے کرنی چاہیئے اور آیت کے اگلے حصے میں ہے کہ ایمان والے تو سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں ۔آج بھی محبت کے سلسلے میں بہت سارے لوگ انتہائی بے اعتدالی کا شکار ہیں ۔بعض لوگوں کی تقریروں وغیرہ میں آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ اللہ کانام سرسری طور پر لیا جاتا ہے لیکن محبت کو صرف رسولوں اور ولیوں کا ہی حق بتلایا جاتا ہے چنانچہ ہمارے پاکستان اورانڈیا میں بعض لوگو ں کے ہاں محبت کا حقیقی تصور اس جملے سے پیش کیا جاتا ہے کہ خوف خدا اور عشق رسول"۔ یہ بد بخت عشق اور محبت رسول کے ساتھ خا ص کرتے ہیں اور اللہ کو ڈکٹیٹر (Dictator) کے طور پرپیش کرتے ہیں (نعوذ بااللہ) جیسے کسی بچے کو بلاؤں وغیرہ سے ڈرایا جاتا ہے بالکل اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ خوف خدا"حالانکہ قرآن کی آیت آپ نے پڑھی کہ (وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ) یعنی ایمان والے سب زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں حضرت انس﷛فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لے کر گئے جو سکرات الموت کی کیفیت میں تھے آپﷺ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے اس نے کہا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور گناہوں سے ڈرتا ہوں آپﷺ نے فرمایا کہ اس موقع پر جس بندے کے دل میں یہ دو باتیں جمع ہوجائیں اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرماتے ہیں جس کی امید ہو اور اس چیز سے بچالیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ (مشکوٰۃ:۱۶۱۲،ترمذی:۹۸۳،ابن ماجہ:۴۲۶۱)

ایمان خوف اور امید کی درمیانی کیفیت کا نام ہے الایمان بین الخوف والرجا - محبت کے سلسلے میں جو لوگ بے اعتدالی کا شکار ہیں ان کے کارنامے تو بے شمار ہیں جن میں سے چند ایک آئندہ صفحا ت میں آئیں گے یہاں ہم نمونے کے طور پر ایک نا م نہاد محب رسول کا ایک شعر پیش کرتے ہیں ۔

طواف کعبہ مشتاق زیارت کا بہانہ ہے
کوئی ڈھب چاہیۓ آخر رقیبو ں کے منانے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شاعر کہتا ہے کہ حج اور طواف وغیرہ سے کوئی غرض نہیں اور میں اگر طواف کعبہ کرتا ہوں تو صرف رقیبوں کو منانے کیلئے تاکہ میں صرف رسول کے روضے کی زیارت کروں اور بس ۔ حالانکہ حج ایک مستقل عبادت ہے اور عبادت اللہ سے محبت خاصہ ہے لیکن اس باغی نے اللہ کی محبت خاصہ کا کتنا مذاق اڑایاہے (استغفراللہ العظیم) اس بے اعتدالی کا شکار لوگو ں کا یہ حال ہے کہ اللہ کی محبت خاصہ میں انہوں نے انبیاء واولیاء کو شریک کیا چنانچہ اولیاء کی قبروں کی پوجا آپ دیکھ سکتے ہیں اسی طرح انبیاء واولیاء کو حاجت روا اور مشکل کشا وغیرہ سمجھنا ان کے دین کا حصہ ہے (اناللہ وانا الیہ راجعون) بہر حال اللہ سے محبت فرض کا درجہ رکھتی ہے اور اس کے بغیر ایمان اور توحید نا مکمل ہے اور یہ کہ جو محبت اللہ کا حق ہے وہ محبت اور کسی کا حق نہیں. اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اللہ اور رسول سے اسطرح محبت کرنے کی توفیق دے جس طرح قرآن نے حکم دیا آمین۔

دوسری آیت قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (سورۃ التوبہ آیت ۲۴)۔

ترجمہ: ”اے محمد ﷺ آپ ان (ایمان والوں) سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اورخاندان کے افراد اور وہ مال جوتم کماتے ہو اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جس میں تم رہتے ہو۔اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے تمہیں زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا حکم (عذاب) آجائے، اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“

والدین بیوی بھائی رشتہ دار مال وتجارت کی محبت غیراختیاری او رفطری محبت ہے اور ان محبتوں میں گناہ بھی نہیں بشرطیکہ یہ محبت اللہ اور رسول اور جہاد فی سبیل اللہ کی محبت پر غالب نہ ہو۔چنانچہ صحابہ کو والدین بیویوں مال وغیرہ سے محبت تو تھی لیکن جب ہجرت کا حکم آیا تو انہوں نے اللہ کی محبت کو غالب رکھتے ہوئے مال رشتہ دار وغیرہ سب کچھ چھوڑکرمدینہ کی طرف ہجرت کی۔اس آیت میں محبت کی دلیل مانگی گئی ہے کہ محبت کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دعوی صرف باتوں تقریروں وغیرہ کی حدتک نہ ہو بلکہ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ کے حکم کو والدین اولاد، بیوی وغیرہ سب کی محبت پر عملی طور پر ترجیح دی جائے اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے (لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)۔

(مشکوٰۃ: ۷ کتاب الایمان بحوالہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنے ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ رکھے'' رسول ﷺ کی محبت کا حکم واضح ہوگیا کہ تمام مخلوقات میں سب سے بڑھ کر رسول ﷺ سے محبت کرنا فرض ہے۔

☆☆☆☆☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محبت کا طریقہ

اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کی محبت کا طریقہ جو قرآن سے مفہوم ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی تا بعداری ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

ترجمہ: اے نبی آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (یعنی محمد) ﷺ کی اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ (ال عمران آیت ۳۱)

اس آیت میں بھی محبت کی دلیل مانگی گئی ہے کہ رسول کے طریقے کے مطابق زندگی گزاری جائے تومحبت سچی ہے۔

فرقہ ناجیہ / اہلسنت والجماعت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِفْتَرَقَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَفْتَرَقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَسَتَفْتَرِقُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً فَقَالَ الصَّحَابَۃُ مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ عَلٰی مِثْلِ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔ (مشکوٰۃ:۱۷۱،ابوداؤ :۴۵۹۷،۴۵۹۶،ترمذی ۲۶۴۱ حسن)

ترجمہ: "یہود اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور نصاریٰ بہتر(۷۲) فرقو ں میں تقسیم ہوئے اور یہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی' سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے - صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کونسا فرقہ ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا" حدیث میں بیان ہوا کہ حق والا فرقہ وہ ہوگا جو نبی ﷺ اور صحابہؓ کے طریقے پر ہوگا - اہلسنت والجماعت اسی (مَا اَنَا عَلَیْہِ واصحابی) سے لیا گیاہے اہلسنت یعنی سنت رسول پر چلنے والے لوگ اور جماعت سے مرادصحابہ کی جماعت ہے لہٰذا اپنے آپ کو اہلسنت کہنے سے کوئی اھلسنت نہیں بن جاتا جب تک کہ وہ واقعۃً سنت رسول اور صحابہ کے طریقے کا پابند نہ ہو -اسی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے (وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرَةً لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى)۔ (سنن ابی داؤد الفتن والملاحم باب ذکر الفتن ودلائلھا۴۲۵۲)

ترجمہ: میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا جس کی مدد کی جائے گی (اللہ کی طرف سے) اور ان کا ساتھ چھوڑنے والے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی قیامت آجائے"ایک حدیث میں ہے کہ تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّتِيْ۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان باب اعتصام بالکتاب والسنۃ:۱۸۶)

ترجمہ: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کے جارہا ہوں تم جب تک ان دو چیزوں کو پکڑ کے رہو گے گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ اور میری سنت"ایک حدیث میں آتا ہے کہ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (وفی روایہ) وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ (مشکوٰۃ:۱۶۵)

ترجمہ:" میرے بعد جو شخص تم میں سے جیتا رہے گا تو وہ بہت سارے اختلافات دیکھے گا اس وقت میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنا مضبوطی سے اس طریقے پر قائم رہنا اور پچھلے دانتوں یعنی ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑنا اور دین میں نیا ایجاد کردہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ کی آگ میں لے جانے والی ہے"۔

ایک حدیث میں ہے کہ " مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ " ۔

(مشکوٰۃ:۱۴۰، بحوالہ بخاری و مسلم)

ترجمہ: جس نے ہمارے دین میں وہ بات نکالی جو اس میں نہیں تھی وہ مردود ہے۔

ایک حدیث میں ہے (من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد)

(ریاض الصالحین جلد نمبر۲ حدیث نمبر ۷۵۶ بحوالہ مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جس کسی شخص نے ایسا کوئی کام کیا جس کا ہم نے امر نہ کیا ہو وہ مردود ہے۔

ایک دفعہ عبداللہ بن مسعودؓ کو اطلاع ملی کہ ایک جماعت مسجد میں بیٹھ کر (سبحان اللہ، الحمدللہ) کا ذکر کرتی ہے نماز مغرب کے بعد، باوجود یہ کہ نبی ﷺ سے ان کلمات کا پڑھنا ثابت بھی ہے لیکن عبداللہ بن مسعودؓ نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا تو تم لوگ ایک تاریک بدعت میں مبتلا ہوگئے ہو یا اصحاب رسول سے بڑھ گے ہو۔ (مقدمہ سنن دارمی:۲۰۶)

عبد اللہ بن مسعودؓ کے واقعے میں آپ نے پڑھا کہ (سبحان اللہ اور الحمدللہ) کا ذکر انہوں نے بند کروایا حالانکہ سبحان اللہ اور الحمدللہ وغیرہ ذکر کے فضائل احادیث میں آئے ہیں لیکن ان لوگوں نے جماعت کی شکل میں اور مغرب کی نماز کے بعد ایک خاص طریقے سے جب یہ ذکر شروع کیا جوکہ سنت رسول سے ثابت نہیں تو عبد اللہ ابن مسعودؓ نے اسے بدعت اور گمراہی کہا کیونکہ سبحان اللہ' الحمدللہ کے ذکر کی یہ شکل نبی ﷺ سے ثابت نہیں تھی ہاں ویسے کسی وقت میں انسان یہ ذکرانفرادی طور پر کرے تو اس میں ثواب ہے یا حدیث میں فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ ۳۴ بار اللہ اکبر انفرادی طور پر پڑھنے کی فضیلت ہے۔

اسی طرح کسی شخص کے فوت ہو جانے پر صدقہ وخیرات کی شکل میں ثواب پہنچانا جائز اور مستحسن ہے لیکن آج بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اہلسنت کہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں انھوں نے صدقہ اور خیرات کو بالکل ایک ٹیکس کی شکل دے دی ہے مثلاً ان کے ہاں مردے کو ثواب پہنچانے کیلئے تیجا(یعنی تیسرے دن مردے کے ایصال ثواب کیلئے خیرات کرنا) چالیسواں اسی طرح سال کے بعد خیرات کرنا اس پراس قدر سختی کی جاتی ہے اور اتنی شدت اختیارکی جاتی ہے کہ فرض نماز اور روزہ وغیرہ کیا معنی رکھتے ہیں ایک تو اس کیلئے بڑی سختی کیساتھ دن مقرر کئے گئے ہیں جوکہ بدعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے دوسرے یہ کہ خیرات (ایصال ثواب)کی ایک ہی شکل رکھی گئی ہے کہ اس میں چاول اورحلوہ وغیرہ فرض کادرجہ رکھتے ہیں تو اس پر ہمیں ایک شعر بہت یاد آتا ہے کہ:

یہ کھیر یہ حلوہ یہ کشمش کے دانے

پیٹ گرم رکھنے کے ہیں یہ بہانے

مردے کو ثواب پہنچانے کیلئے صدقہ وخیرات کرناچاہئے لیکن تیجا چالیسواں وغیرہ بدعات ہیں دوسرے یہ کہ چاول اور حلوہ وغیرہ فرض اور واجب نہیں بلکہ اپنے محلے میں کسی یتیم اور غریب لوگو ں کے ساتھ مالی تعاون کرکے بھی یہ ثواب پہنچایا جاسکتا ہے اس میں ریا کاری کا اندیشہ بھی کم ہے اور اس میں تکلفا ت بھی نہیں۔بدعات نے اس معاشرے کو اتنا لپیٹ میں لیاہوا ہے اور اتنی نحوست پھیلی ہوئی ہے کہ اکثر لوگ جو تیجے یا چالیسویں وغیرہ کو بدعت کہتے ہیں وہ بھی اس میں مبتلا ہیں۔

عرس شریف/قبر میلہ بھی بعض اہلسنت کہلانے والوں کی نگرانی میں منایاجاتا ہے۔ جو کہ نہ رسول ﷺ کا طریقہ ہے اور نہ صحابہؓ کا۔

بارہ ربیع الاول کے موقع پر آپ بعض مسجدوں اور گھروں کی دیواروں پر سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹے نیلے اور سرخ رنگ کے بلب لٹکے ہوئے دیکھ سکتے ہیں بعض لوگ تین دن تک بعض ہفتے تک یہ بلب لٹکائے رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے آپ کو اہلسنت کہتے ہیں اور اپنے آپ کو جنتی فرقہ کہتے ہیں اور ان کی تقریروں میں آپ سن سکتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے آپ کو ہی بس حق والے سمجھتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ لوگ یہ بلب وغیرہ جو دیواروں پر لٹکاتے ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی عجیب وغریب حرکات کرتے ہیں ان سب کو سنت رسول ﷺ اور صحابہ کا طریقہ اور عبادت سمجھ کر کرتے ہونگے۔حالانکہ نبی ﷺ اپنی پیدائش کے دن یعنی پیر کو روزہ رکھتے تھے۔

نبی کریم ﷺ پیر کے دن روزہ رکھتے تھے اور فرمایا کہ پیر کے دن میری ولادت ہوئی ہے یا پیر کے دن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی یا دونوں باتوں کی وجہ سے اس دن روزہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

رکھتے تھے۔تو پیغمبر ﷺ اپنی ولادت کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور ولادت کی تاریخ کو بطور تہوار نہ منایا اور نہ صحابہؓ نے ایسا کچھ کیا۔اب زیادہ سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی اتباع میں پیر کے دن کا روزہ رکھاجاسکتا ہے۔دین جذبات کے اظہار اور جذباتی فیصلوں کانام نہیں کہ آپ جذبات میں آکر کہے کہ ہمیں رسول ﷺ سے محبت ہے اور ہم آپ ﷺ کی آمد پر سالگرے منانے لگیں اور روزبروز کے جذبات کے اظہار کو دین کہنے لگیں۔ان جذباتی لوگوں نے اس تہوار کے اندر حد درجے کی من مانیاں کی ہیں۔کسی زمانے میں اس کو بارہ وفات کہا جاتا تھا۔ پھر میلا دالنبی ﷺ، پھر جشن عید میلاد النبی ﷺ اور آج کل سڑکوں پر اور گلیوں کوچوں میں ناچتے ہوئے بے لگام ملنگ اور میوزک کے شور میں ناچتے ہوئے جو ان ملیں گے جن کی اکثریت کلمہ توحید کے مقصد اور تقاضوں سے بے خبر بلکہ توحید و سنت کے باغی ہیں۔

حسّانؒ بیان کرتے ہیں: ’’ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ‘‘۔ (مشکوٰۃ ۱۸۸)

ترجمہ: جب کوئی قوم اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اللہ اس کی مثل ان کی سنت چھین لیتا ہے ، پھر وہ اسے روز قیامت تک ان کی طرف نہیں لوٹاتا۔

یہ شیطان مردود کی فریب کاری ہے جوبدعت پر ملمع سازی کرکے اہل بدعت کو دِن بدِن گمراہ کرتا ہے ورنہ اہل السنۃ کہلانے والے کو سنت رسول کے مقابلے میں نئے طریقے ایجاد کرنے کی کیاضرورت تھی۔

ہم نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جنھوں نے اس انوکھی عبادت کا آغاز پچھلے زیادہ سے زیادہ دس بارہ سالوں سے کیا ہے اور اس کو وہ جنت کی گارنٹی بتلاتے ہیں' بعض جگھوں میں یہ انوکھی عبادت بیس سالوں سے ہورہی ہو گی۔نام نہاد اہلسنت کہلانے والوں نے اذان بھی نئی ایجاد کی ہے حضرت بلالؓ جواذان دیتے تھے وہ اللہ اکبر سے شروع ہوتی تھی اور لاالہ الااللہ پر ختم ہو جاتی تھی چنانچہ حدیث کی مشہور کتابوں میں جو اذان لکھی گئی ہے وہ اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور (لاالٰہ الااللہ) پر ختم ہوتی ہے لیکن

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

بعض مسجدوں میں آجکل جو اذان دی جاتی ہے اس میں آپ ابتداء اور آخر میں (الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ) وغیرہ الفاظ سن سکتے ہیں ایسی مساجد بھی ہیں جہاں یہ اذان کی نئ شکل پچھلے پندرہ سالوں سے چل رہی ہے۔

بعض میں بیس سال سے ہوگی کہیں پر اس سے کم یا زیادہ عرصے سے بھی ہوگی حدیث شریف ہے کہ (یَکُونُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ کَذَّابُونَ یَأْتُونَکُمْ مِنَ الْأَحَادِیثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُکُمْ فَإِیَّاکُمْ وَإِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّونَکُمْ وَلَا یَفْتِنُونَکُمْ۔ (مشکوۃ: ۱۵۴، بحوالہ مسلم)

ترجمہ: ''آخری زمانے میں ایسے فریب دینے والے جھوٹے ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادانے سنا ہوگا، لہٰذا ان سے بچو اور ان کو اپنے آپ سے بچاؤ تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں'' لہٰذا س قسم کے لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھنے سے پرہیز کی ضرورت ہے حدیث میں ہے کہ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْإِسْلَامِ (مشکوۃ: ۱۸۹) جس شخص نے کسی بدعتی کی توقیر اور تعظیم کی اس نے اسلام کو گرانے پر اس کی مدد اور اعانت کی'' یعنی بدعتی شخص دین کا نام لیکر حقیقت میں دین کو گرانے والاہے اوردین کی عمارت کو منہدم کرنے والاہے تو ایسے دین دشمن کی عزت کرنا اسی طرح ہے جس طرح آپ بھی اس جرم میں میں اس کے ساتھ شامل ہیں۔ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ (مشکوۃ: ۱۷۲)

اور عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے ان میں یہ بدعات اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح باؤلے کتے کا اثر کٹے ہوئے شخص کے رگ وریشے میں سرایت کرجاتاہے۔کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہی نجات کا ذریعہ ہیں اور ان کے مقابلے میں جتنی بھی نئ چیزیں اور طریقے ایجاد کیے گئے ہیں سب گمراہی اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔

☆☆☆☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں بنی اسرائیلی پیروں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سورۃ التوبہ آیت ۳۱)

ترجمہ:"انھوں نے اپنے علماء اور پیروں کو ا للہ کے سوا رب بنا رکھا ہے" یعنی یہود اور نصاریٰ نے اپنے احبار (یعنی علماء) اور رہبان (یعنی پیر) کو اللہ کے سوا رب بنا رکھا ہے۔

عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ: (أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ سورۃ التوبۃ آیۃ31، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ) میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، میری گردن میں سونے کی صلیب لٹک رہی تھی، آپ نے فرمایا: "عدی! اس بت کو نکال کر پھینک دو، میں نے آپ کو سورۃ براۃ کی آیت: اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله "انہوں نے اللہ کو چھوڑکراپنےعالموں اور راہبوں کومعبود بنا لیا ہے" (التوبہ: 31) ، پڑھتے ہوئے سنا۔آپ نے فرمایا: "وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے، لیکن جب وہ لوگ کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تھے تو وہ لوگ اسے حلال جان لیتے تھے، اور جب وہ لوگ ان کے لیے کسی چیز کو حرام ٹھہرا دیتے تو وہ لوگ اسے حرام جان لیتے تھے" (ترمذی:۳۰۹۵)

(اس سند میں غطیف راوی ضعیف ہے لیکن شواھد کی بنا پر یہ روایت حسن لغیرہٖ ہے)

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حکم کوماننے کی بجائے وہ اپنے علماء اور پیروں کی بات کو مانتے تھے - اللہ کے حکم کے خلاف وہ پیر اپنی طرف سے چیزوں کو حلال اورحرام کردیتے تھے اور اپنی طرف سے دین کے اند ر ایجادات کرتے تھے اور نئی نئی چیزیں نکالتے تھے اور لوگ ان کی بات مان لیتے تھے اسی کو قرآن میں کہا گیا کہ بنی اسرائیل نے اپنے علماء اور پیروں کو رب یا خدابنایاتھا - یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے ان کی اطاعت کی اور ان کی بات مانی اور گویا کہ یہی ان کی عبادت تھی،اس قسم کے پیروں اور ان کے جاہل مریدوں کی آج بھی کوئی کمی نہیں چنانچہ زندہ اور مردہ پیروں کے سجدے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے سامنے جھکنا رکوع کرنا وغیرہ، ان پیروں کی نگرانی میں قبرستانوں میں شرک کا ایک بازار گرم ہے' محمد ﷺ کے نام لیواؤں کو ان گمراہ صوفیوں نے قبروں پر جھکایا ہواہے شرک کیلئے دن رات دلائل اکٹھے کرنا ان کا مشغلہ ہے،عبدالقادر جیلانی اور علی ہجویری (داتاگنج بخش)کی محبت کے نام پر بلیک میلنگ کا ایک بازار گرم کیا ہے۔(جاہل لوگ حضرت علی ہجویری کو داتا گنج بخش کہتے ہیں حالانکہ داتا بھی اللہ ہے اور گنج بخش بھی اللہ ہے)علی ہجویری (داتاگنج بخش) وغیرہ کی قبروں پر سالانہ عرس کے موقع پر غیر خداکی عبادت کے یہ مناظر دیکھے جاسکتے ہیں شریعت محمدی ﷺ کی اصل شکل کو مسخ کرکے انھوں نے بے شمار بدعات دین کے اندر داخل کردی ہیں اور ان بدعات ہی کو یہ لوگ نجات کی راہ سمجھتے ہیں۔انھوں نے صدقہ وخیرات وغیرہ کو ایسے سانچے میں ڈھالاہے کہ عوام (مرید وغیرہ)جو صدقہ وغیرہ دیتے ہیں تواس میں ان پیٹ پرست مولویوں کے مفادات پورے ہوتے ہیں چنانچہ قبرستان میں یہ لوگ بالکل چاق وچو بند کھڑے رہتے ہیں جس طرح شیر گیدڑ پر حملے کیلئے کسی بھی وقت تیاررہتاہے ،بہت ہوشیاری سے مردے کے گھر والوں سے اپنا ٹیکس وصول کرتے ہیں حالانکہ لوگوں کویہ بتانا چاہیئے کہ صدقہ یتیموں 'غریبوں وغیرہ میں تقسیم کیا جائے بہر حال عوام کے پیسے کی لوٹ مار کی یہ داستان بڑی لمبی اور دردناک ہے۔بنی اسرائیلی پیر اور علماء ناجائز طریقے سے عوام کا مال لوٹتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ (سورة التوبة آیت ۳۴)

ترجمہ:" اے ایمان والوں اس میں کچھ شک نہیں کہ بہت سے احبار (علماء) اور رہبان (درویش'پیر) لوگوں کے مال اس شکل میں باطل اور ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں ا ور لوگوں کو اللہ کی بتائی ہوئی سیدھی راہ سے روکتے ہیں"اگر ہم نے آنکھیں کھولیں اور اللہ کے ان ارشا دات پر غورکیا اور اس قرآن کی ہم نے قدر کی تو اس طرح کے لوگ ہم بآسانی دیکھ سکتے ہیں اور ایسے لوگوں کے شکنجے سے اپنے آپ کو نکال سکتے ہیں اللہ کے حکم کے مقابلے میں پیروں وغیرہ کی بات کو ترجیح دینے کو شرک فی الاطاعت کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسولوں کو دنیا میں کیوں بھیجا گیا ؟

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (سورۃالانبیاء 25)

ترجمہ:" آپ سے پہلے ہم نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی اِلٰہ (معبود) نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو"

جتنے بھی رسول دنیا کے اندر بھیجے گئے ہیں ان سب نے ایک معین عقیدے کی دعوت دی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ اور معبود برحق نہیں ہے۔قرآن میں انتہائی وضاحت کے ساتھ یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اِلٰہ ہے،اللہ ہی حاجت رواور مشکل کشا ہے، بیماریاں دور کرنا اللہ کاکام ہے،اولاد عطاکرنا اللہ کے اختیار میں ہے، آسمان کی بلندیوں سے لیکر زمین کی گہرائیوں تک کے نظام کو اللہ تعالیٰ اپنے امر اور حکم سے کنڑول کرتے ہیں۔

انبیاء ورسل کی دعوتوں میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو یہ دعوت دیتے رہے ہیں کہ اللہ ہی اِلٰہ ہے وہی کارساز ودستگیر ہے اور وہی اللہ اس کائنات کی تدبیر کرتے ھیں مثلاًنوح علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف آؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا وہ اللہ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا' تمہارے اموال اور اولاد میں برکت عطافرمائے گا اور تمہارے لئے پھلوں اور میووں کے سرسبز باغ پیدا فرمائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا اللہ نے تمہیں پیدا کیا اس زمین وآسمان کو پیداکیا سورج اور چاند کو پیدا کیا (سورۃ نوح) کے پہلے رکوع میں یہ بیان تفصیل سے موجودہے ابراہیم علیہ السلام کا بیان قرآن میں موجود ہے کہ مجھے اللہ ہی نے پیداکیا وہ اللہ مجھے کھلا تا اور پلاتا ہے اور (وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ)۔ (سورۃ الشعراء آیت ۸۰ پارہ ۱۹)

ترجمہ: یعنی جب میں بیمارہوتا ہوں تووہ اللہ مجھے شفا دیتے ہیں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ انبیاء کرام لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں کہ مال واولاد عطا کرنا اللہ کا کام ہے نبیوں اور ولیو ں کا نہیں رزق پھل اور اناج عطا کرنا اللہ کا کام ہے ولیوں کا نہیں اور عام لوگوں کا تو کیا کہنا نبی جب خود بیمار ہوتے ہیں تو انہیں بھی اللہ شفا دیتے ہیں یعنی انبیاء اپنے آپ سے بھی بیماری دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، بعض لوگ قرآنی تعلیمات کے برخلاف لوگوں کو یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ انبیاء واولیاء کو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں تصرف کرنے کی طاقت دی ہے حالانکہ قرآنی تعلیمات یہ ہیں کہ کا ئنات کا مالک ومختار اللہ ہی ہے اور غیر اللہ قطعاً بے اختیار ہیں اور بس۔

الٰہ / معبود

اللہ کا معنی تفسیر ابن عباسؓ میں اسطرح منقول ہے (فَاعْلَمْ) یا محمد (انه لاالٰه الاالله لَاضَارَّ وَلَانَافِعَ وَلَامُعْطِيَ وَلَامَانِعَ وَلَامُعِزَّ وَلَامُذِلَّ اِلَّااللّٰه) (تفسیر ابن عباسؓ ص ۵۳۹ سورۃ محمد)

لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰه ۔نہیں ہے کوئی الٰہ (معبود) مگر اللہ ہی ابن عباسؓ نے فرمایا کہ" نہیں ہے کوئی ضرر دینے والا نہ ہی کوئی نفع دینے والا نہ کوئی منع کرنے والا نہ کوئی عطاء کرنے والا نہ کوئی عزت دینے والا ہے اور نہ ہی کوئی ذلیل کرنے والا مگر اللہ ہی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے کہ الٰہ وہ ذات ہے جس کی طرف مصائب اور شدائد میں رجوع کیا جائے تفسیر بیضاوی ۵) اسی طرح معالم التنزیل ج ا/ص ۳۸ میں ہے کہ الٰہ اس ذات کو کہتے ہیں جس کی طرف لوگ مصیبتوں میں فریاد کریں اور تمام ضرورتوں میں اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے مدد مانگیں اور اس کے ذکر سے اطمینان حاصل کریں اور دلوں کا دھیان ومیلان اس کی طرف ہو اور اپنی تمام حاجات کا پورا ہونا اسی سے سمجھیں جیسا کہ چھوٹا بچہ اپنی تمام ضرورتوں اور مشکلات کو پورا کرنے والا اپنی ماں کو سمجھتا ہے اور ہر پریشانی میں اسکا دھیان اپنی ماں کی طرف جاتا ہے چھوٹا بچہ اپنی ماں کو جائے پناہ اور فریاد رس سمجھتا ہے" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۷ پارہ ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:"اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے ضرر پہنچانا چاہے تو اس ضرر کو تجھ سے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور اگر اللہ تجھے بھلائی پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

آیۃ الکرسی میں الٰہ (معبود) کی صفات بیان ہوئی ہیں آیۃ الکرسی کا ترجمہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی الہ (معبود بر حق) نہیں، زندہ ہے قائم کرنے والا ہے (سنبھالنے والا ہے) تمام عالم کا، نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند، اس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ایسا کون شخص ہے جو اس کے سامنے کسی کی سفارش کر سکے اس کی اجازت کے بغیر، وہ جانتا ہے ان مخلوقات کے تمام حاضر اور غائب حالات اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لاسکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے اس کی کرسی وسیع ہے آسمانوں پر اور زمین پر اور اللہ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے"الٰہ کی ایک صفت آیۃ الکرسی میں یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ ہو اس پر موت طاری نہ ہو اور وہ صرف اللہ کی ذات ہے انبیاء واولیاء کے جنازے اس لیے پڑھائے گئے کہ ان پر موت آئی اور اگر ان پر موت نہ آئی ہوتی تو ان کو دفنانے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی جبکہ حاجت روا اور مشکل کشا ذات پر موت نہیں آتی بندوں کی حاجت روائی صرف ایسی ذات کر سکتی ہے جو قیوم ہو یعنی نظام عالم کو سنبھالنے والا ہو۔

مشکل کشا ذات کیلئے ضروری ہے کہ اس کو نیند نہ آتی ہو اور وہ صرف اللہ کی ذات ہے سورۃ البقرہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام پر موت طاری کی اور پھر سو سال بعد دوبارہ انہیں زندہ کیا تو اللہ نے پوچھا کہ تو کتنی دیر اس حالت میں رہا تو عزیر علیہ السلام نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کچھ کم، اللہ نے فرمایا کہ تو سو سال تک اس حال میں رہا (سورۃ البقرہ آیت ۲۵۹) موت کی حالت میں انھیں اس بات کا علم بھی نہ رہا کہ کتنا عرصہ گزر گیا، سو سال کو وہ ایک دن یا دن سے بھی کم بتلاتے ہیں تو پھر نہ جانے کہ ان سو سالوں میں وہ لوگوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاجت روائی کس طرح کرتے رہے ہوں گے جبکہ ان کو سرے سے زمانہ کے حالات وغیرہ کا علم ہی نہ تھا۔اللہ ہی الٰہ حاجت روا اور مشکل کشاہے جونہ سوتا ہے نہ اس پر موت آسکتی ہے نہ اس پر تھکاوٹ آتی ہے،وہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور اس کاعلم ہر چیز پر حاوی ہے اور وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے۔دور حاضر میں بعض گمراہ قسم کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو اللہ نے طاقت دے رکھی ہے جس کی بناء پر وہ کائنات میں تصرف کرتے ہیں اور لوگوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کرسکتے ہیں حالانکہ قرآن میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان ہے۔اصحاب کہف اولیاء اللہ تھے۔اللہ تعالیٰ نے ۳۰۹ سال تک ان کو سلائے رکھا جب وہ جاگے تو ان کو اس بات کا بھی علم نہ تھا کہ وہ اتنا لمبا عرصہ سوئے رہے ہیں۔اور بازار میں وہی تین سو سال پرانے سکے کھانا خرید نے کیلئے لیکر گئے جس کی وجہ سے اس زمانے کے لوگوں کو پتا چلا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے مشرک بادشاہ سے ہجرت کی تھی۔جب سوتے ہوئے ان کو اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ خود کتنے عرصے تک سوتے رہے ہیں تو سوتے ہوئے وہ لوگوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کیسے کرتے رہے ہوں گے۔

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبادت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ) (سورۃالذاریت آیت ۵۶)

ترجمہ:اور ہم نے جن وانس کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں"

سجدہ؛رکوع ؛اللہ کے نام پر مال خرچ کرنا (اللہ کے نام پر نذرنیاز دینا)؛اللہ کے نام کا روزہ رکھنا؛ اللہ کے گھر کا طواف کرنا اللہ کے گھر کی طرف نیت اور قصد کرکے دور دور سے سفر کرنا؛ حجراسود کو بوسہ دینا گھاس وغیرہ نہ کاٹنا بیت اللہ کے ارد گرد جنگل کا ادب کرنا ؛اللہ کو پکارنا اور اس سے دعا مانگنا وغیرہ سب عبادات ہیں۔جو چیزیں اللہ کیلئے خاص ہیں بعض لوگوں نے وہ انبیاء کرام واولیاء کرام کیلئے ثابت کیں چنانچہ زندہ اور مردہ پیروں کے سجدے کرنے والے بکثرت پائے جاتے ہیں اولیاء کی قبروں کی طرف دور سے سفر کرنا ،قبر کا طواف کرنا، حجر اسود کی طرح وہاں کے پتھروں کو چومنا ڈر کی وجہ سے وہا ں آس پاس درختوں کونہ کاٹنا ،غیر اللہ کے نام کی نذر مثلاً گیا رہویں شریف ،نبیوں اور ولیوں سے دعا مانگنا اور انہیں مدد کیلئے غائبانہ پکارنا سب غیر خدا کی عبادت ہیں اور شرک ہیں، اس کو شرک فی العبادت کہتے ہیں. مدد کیلئے غائبانہ پکارنا،دعا مانگنا عبادت کی روح ہے حدیث میں ہے کہ (اَلدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ) یعنی دعا ہی عبادت ہے۔(مشکوۃ:۲۲۳۰)

انبیاء واولیاء کومدد کیلئے پکارنے والے لوگ جو پھسپھسی اور بے جان قسم کی مثالیں دیتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح ہم روزمرہ کے کاموں میں ایک دوسرے سے مدد لیتے ہیں اسی طرح انبیاء واولیاء کو بھی مدد کیلئے پکار سکتے ہیں؛ ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم زندہ بیوی کو روٹی پکانے کیلئے کہتے ہیں اسی طرح مردہ بیوی کو بھی روٹی پکانے کیلئے پکار سکتے ہیں -جب عبادت خاص اللہ کا حق ہے اور دعا تمام عبادت کی روح ہے تو پھر غیر خدا کو پکارنا کہاں جائز ہوسکتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ (إِذَا سَأَلْتَ فَسْأَلِ اللهَ وَإِذَا سْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ) (جامع ترمذی:۲۵۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جب تو سوال کرے تو اللہ سے کراور جب مدد مانگ تو اللہ سے مدد مانگ۔
”مددمانگنے کو سورۃ فاتحہ میں بھی ہم اللہ کے ساتھ خاص کرتے ہیں (وایا ک نستعین)اور ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں“۔
ابن قیمؒ فرماتے ہیں: العبادۃعبارۃعن الاعتقادوالشعوربان للمعبود سلطۃغیبیۃیقدربھاعلی النفع والضررفکل ثناءودعاءوتعظیم یصاحبھاھذاالاعتقادوالشعورفھی عبادۃ۔

(توحیداورشرک کی حقیقت نورالحسن شاہ بخاری)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو اس نظریے کے تحت پکا رتے ہیں کہ وہ غیبی طور پر متصرف ہے اور نفع ونقصان کی طاقت رکھتا ہے اس بنیا د پر اگر آپ اس کی تعریف یا تعظیم کریں یا اس کو پکاریں تو یہ اس کی عبادت ہے،اگر یہ سلوک آپ اللہ کے لئے روا رکھیں تو یہ اللہ کی عبادت ہے اور اگر آپ یہ سلوک کسی نبی،ولی،پیر یا فقیر کے لئے روا رکھیں توآپ غیراللہ کی عبادت میں مشغول ہیں جو کہ شرک ہے۔

درخت پتھر وغیرہ کومتبرک سمجھنا

ابوواقدلیثیؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف جارہے تھے ہم ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے کہ راستے میں مشرکین کی ایک بیری (درخت) تھی، مشرکین (عظمت اور برکت) کے خیال سے اس کے پاس آکر ٹھہرتے اور اپنے ہتھیار بھی اس سے لٹکاتے تھے اس کانام ذات انواط تھا چلتے چلتے ایک بیری (درخت) کے پاس سے ہمارا گزر ہوا تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول جیسے ان مشرکین کاذات انواط ہے آپ ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر فرمادیں تو رسولﷺ نے فرمایا (اللہ اکبر) انھا السنن قلتم والذی نفسی بیدہ کما قالت بنوا اسرائیل لموسٰی (اجعل لنا الھا کما لھم ء الھۃ) جامع ترمذی الفتن باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم ح ۲۱۸۰) ترجمہ: اللہ اکبر یہی تو گمراہی کے راستے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم نے وہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات کی جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کی تھی کہ اے موسیٰ جیسے ان بت پرستو ں کے معبود ہیں آپ ہمارے لئے ایک معبود مقرر کریں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی پہلی امتوں کے طریقوں پر چلوگے" اولیاء کی قبروں کے آس پاس پتھروں اور درختوں کی چوماچاٹی اور پوجا کے یہ مناظر نبی ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق آج پاکستان وغیرہ میں کئی مقامات پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

☆☆☆☆

ٹیڑھی ڈھلوان / کوگ کمر

لنڈی کوتل کی بعض جاہل عورتوں نے کوگ کمر کے نام سے مشرکین کی طرح اپنے لئے ذات انواط مقرر کیاہے۔لنڈی کوتل کے علاقہ غنی خیل اور سید گی کے درمیان ایک چھوٹی سی پہاڑ چوٹی ہے جس کو کوگ کمر یعنی ٹیڑھی ڈھلوان کہتے ہیں سڑک کے کنارے اس چوٹی میں تقریباًپندرہ فٹ کی اونچائی پر ایک چھوٹا سا طاق (غار) ہے عورتیں جب اس کے قریب سے گزرتی تھیں تواس طاق(غار)میں پتھر چھینکتی تھیں اور ان کا خیال یہ ہوتا تھا کہ اگر پتھر اس طاق میں پھنس گیا تو میرا بیٹاپیدا ہوگا حالانکہ یہ طاق اس طرح بناہوا ہے کہ اس میں پتھر پھنس ہی نہیں سکتا اگر ہزار عورتیں پتھر پھینکیں تو شاید ایک کا پتھر اس غار میں پھنس جائے لیکن پتھر نہ پھنسنے کے باوجود بھی ان عورتوں کے پانچ چھ آٹھ اور دس دس بیٹے ہیں لیکن پھر بھی اس بات کونہیں سمجھتیں کہ بیٹا دینا کسی اور کاکام ہے اگر بیٹا دینا کوگ کمر کاکام ہوتا تو شاید لنڈی کوتل میں آج ٹوٹل سوآدمی بھی نہ ہوتے آج کل الحمدللہ بہت ساری عورتوں نے اس پتھر کی عبادت کو ترک کیا ہوا ہے بعض عورتیں اب بھی کوگ کمر کی عبادت کرتی ہیں۔

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام و اولیاء کرام کو من دون اللہ / غیر اللہ کہنا بے ادبی نہیں

اللہ کا ارشاد ہے (قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا) (سورۃ المائدہ آیت ۷۶)

ترجمہ: آپ اہل کتاب (نصاری) سے کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے سوا (من دون اللہ) اس کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نہ ضرر کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا" اس آیت میں عیسی علیہ السلام کو من دون اللہ /غیر اللہ کہا گیا نیز یہ بھی فرمایا کہ عیسی علیہ السلام جو کہ نبی ہیں کسی کے نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے (اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ) (سورۃ التوبہ آیت ۳۱)

ترجمہ: انھوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنا رکھا ہے او ر عیسٰی بن مریم کو بھی" اس آیت میں علماء، پیروں اور عیسی علیہ السلام کو من دون اللہ کہا گیا ہے۔
مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ (سورۃ آل عمران ۷۹)

ترجمہ: "کسی بشر سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب وحکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کے سوا میرے بندے ہوجاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ رب والے ہوجاؤ"

اس آیت میں تمام رسولوں کو من دون اللہ کہا گیا ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ انبیاؤ اولیاء تو اللہ کے پیارے ہیں اور ان کو من دون اللہ اور غیر اللہ کہنا بے ادبی اور گستاخی ہے لیکن یہ بات درست نہیں اس لئے کہ یہ بات ان لوگوں نے اپنی طرف سے بنائی ہے جبکہ قرآن کی آیات جو اوپر دی گئیں ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک ہیں، میں،انبیا ء واولیاء کو من دون اللہ کہا گیا ہے انبیاء واولیاء کے من دون اللہ ہونے سے ان کی شان میں کمی نہیں آتی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عبادت اور پکار اللہ کیلئے خاص ہیں اور اس سلسلے میں یہ سب غیراللہ ہیں،جس طرح بھائی اور چچازاد انسان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہوتے ہیں اور انسان کو پیارے ہوتے ہیں لیکن اپنی بیوی کو کوئی بھی شخص اپنے بھائی یا چچازاد کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کسی بھی پیارے کواپنے ساتھ شریک کرنے کو برداشت نہیں کرتا۔جولوگ انبیاء کرام واولیاء کرام کو من دون اللہ اور غیراللہ نہیں کہتے اور یہ کہتے ہیں کہ نبی اور ولی کو من دون اللہ / غیراللہ کہنا بے ادبی اور گستاخی ہے یہ بے چارے عام مسلمانوں سے ہٹ کر اپنے آپ کو خواہ مخواہ نرالے قسم کے عاشق رسول ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ رسول ﷺ کی محبت تو ہر مسلمان کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا لیکن قرآن میں خود اللہ عزوجل نے انبیاء واولیاء کو من دون اللہ /غیراللہ کہاہے اب ان قرآنی آیات کے مقابلے میں اپنی طرف سے یہ بات کرنا کہ انبیاء واولیاء کو من دون اللہ کہنا بے ادبی ہے ان نام نہاد محبوں کی فن کاری ہے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے

مدد مانگنا دو طرح پر ہے (۱) ما تحت الاسباب (۲) ما فوق الاسباب

(۱) ما تحت الا سباب: (یعنی اسباب کے تحت کسی سے مدد طلب کرنا۔)

(۲) ما فوق الاسباب: (یعنی دنیا وی اسباب سے بالاتر مدد طلب کرنا ایسی مدد طلب کرنا جس میں دنیاوی اسباب مثلاً، مال ودولت اسلحہ ٹیلیفون یا دوسری دنیاوی اسباب کا عمل دخل نہ ہو اور غائبانہ طور پر کسی کو مدد کیلئے پکار ا جائے)

ماتحت الاسباب مدد غیر اللہ سے مانگنا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام بنا یا ہی ایسا ہے کہ اس میں ایک دوسرے سے ما تحت الاسباب مدد مانگنا ناگزیر ہے چنانچہ نبی ﷺ کی خدمت کیلئے حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ موجود ہو تے تھے جو آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے گویا کہ روزمرہ کے کامو ں میں ایک دوسرے سے مدد طلب کرنا جائز ہے

مافوق الاسباب مدد غیراللہ سے مانگنا ناجائز اور شرک ہے.(وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ) ترجمہ:"اور ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں" میں یہی بات سکھلائی گئی ہے کہ غائبانہ طور پر مدد کیلئے اللہ کے سوا کسی نبی، ولی پیر وغیرہ کو پکارنا شرک ہے حدیث میں ہے کہ (إِذَا سَأَلْتَ فَسْأَلِ اللهَ وَإِذَا سْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ)۔ (جامع ترمذی:۲۵۱۶)

ترجمہ: (جب سوال کرو تو اللہ سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ سے مدد مانگو۔)

انبیاء کرام اسباب کے تحت اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کرتے ہیں مثلاً وضو کیلئے پانی مانگنا وغیرہ لیکن جب ضرورت پڑتی ہے مافوق الاسباب مدد کی توانبیاء کرام صرف اللہ تعالیٰ کو غائبانہ طور پر مدد کیلئے پکار تے ہیں۔قرآن کریم میں کئی انبیاء کرام علیھم السلام کی دعائیں موجود ہیں۔زکریا علیہ السلام کی کئی سالوں تک اولاد نہ تھی قرآن میں ان کی دعائیں موجود ہیں کہ انھوں نے اس مشکل میں اللہ کو پکارا یونس علیہ السلام نے مچھلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے پیٹ میں اللہ کو پکارا ایوب علیہ السلام نے بیماری سے نجات کیلئے اللہ سے دعا کی. بعض لوگ نبیوں اور ولیوں وغیرہ کو مدد کیلئے پکارتے ہیں حالانکہ انبیاء کرام پر جب خود مشکلات آتی ہیں تووہ انہیں خود حل نہیں کرسکتے بلکہ وہ اللہ کو پکارتے ہیں، نبی اپنے آپ کو خود اولاد نہیں دے سکتے تو کسی اور کو کیا اولاد عطاکریں گے۔ اگر غیر اللہ کو مدد کیلئے پکارنا جائز ہوتا تو یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ضرور آدم علیہ السلام کو پکارتے۔ نبیوں کا طریقہ یہ ہے کہ مشکل میں صرف اور صرف اللہ کو پکارا جائے جس کسی شخص کو نبیوں کے طریقے پر اطمینان ہوگا وہ صرف اللہ ہی کو پکارے گا۔ جو لوگ نبیوں اور ولیوں کو مدد کیلئے پکارتے ہیں یہ لوگ مثالیں بڑی عجیب پیش کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ جس طرح ہم بیوی سے کھانا وغیرہ پکواتے ہیں اور بیوی سے مدد لیتے اگر یہ شرک نہیں تو پیر بابا سے مدد مانگنا جائز ہوا۔ اِن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کوئی شخص زندہ بیوی کو روٹی پکانے کیلئے کہتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی اس کو قبر سے روٹی پکانے کیلئے پکار سکتا ہے. مشکل کشا اور حاجت روا صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے نبی ہو یا ولی مدد کیلئے اللہ کو پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی کے سامنے عاجز اور مجبور نہیں کہ کوئی ہاتھ دعا کیلئے اٹھائیں اور اللہ وہ کام کردے، نہیں بلکہ اللہ کی مرضی چاہے وہ دعاجلدی قبول کریں یا دیر سے یا قبو ل نہ کریں اس سے کوئی پوچھنے والانہیں، زکریا علیہ السلام کئی سالوں تک دعائیں مانگتے رہیں لیکن اللہ نے اس وقت بیٹا عطاء کیا جب زکریا علیہ السلام اسباب کے درجے میں مایوس ہوچکے تھے اللہ اکبر! جب اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو فرشتے کے ذریعے بیٹا عطا کرنے کی خوش خبری دی تو زکریا علیہ السلام حیرت سے کہتے ہیں کہ یہ کیسے ہوگا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بھانج ہو چکی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نبی کی بے اختیاری اس انتہا پر ہے کہ کسی اور کو اولاد عطا کرنا یا اپنے آپ کو اولاد عطا کرنا تو دور کی بات جب اللہ نے اپنے اختیار سے انھیں بیٹا عطا کرنے کی خوش خبری دی تو اسباب کے درجے میں وہ مایوس ہو چکے تھے اور حیرت میں کہتے ہیں، کہ یہ کیسے ہوگا۔ سورۃ مریم میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا o قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا o قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا o

ترجمہ: "اے زکریا ہم تجھے ایک بیٹے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے۔ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔زکریا علیہ السلام کہنے لگے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ اور میں خود بڑھاپے کی انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں۔ارشاد ہوا کہ ایساہی ہوگا۔تیرے رب نے فرمادیاہے کہ مجھ پر تو یہ بالکل آسان ہے اور تو خود جبکہ کچھ نہ تھا میں تجھے پیدا کرچکاہوں"۔(سورۃ مریم آیت ۷تا۹)

راہ راست سے بھٹکے ہوئے گمراہ صوفیوں نے اپنے مریدوں کو شرک کا یہ سبق پڑھایا ہے کہ ہم تو یہ نہیں کہتے کہ نبی اور ولی خود کچھ کر سکتے ہیں بلکہ اللہ نے انھیں خدائی طاقت دے رکھی ہے۔جبکہ ان گمراہوں کی یہ بات قرآن کے سولہ آنے خلاف ہے۔زکریا علیہ السلام کی طرح جب ابراہیم علیہ السلام کو بھی بیٹے کی خوش خبری ملی تو قرآن میں اس کی بیوی کا یہ قول بھی نقل ہے کہ اس کی بیوی کہتی ہے کہ میرا بیٹا کیسے ہوگا جبکہ میں بانجھ ہوں اور میرا خاوند (ابراہیم) بوڑھا ہے۔ابراہیم علیہ السلام بھی مانگتے رہے تھے کہ اے اللہ مجھے بیٹا عطا فرما۔جب تک اللہ نے چاہا ان کو بیٹا نہ دیا لیکن جب دینا چاہا تو ایسے وقت میں دیا کہ ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہیں اور بیوی بانجھ۔اگر نبیوں کو خدائی طاقت دی گئی ہوتی تو ابراہیم علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام خود اپنے آپ کو بیٹے عطاء کردیتے۔

پٹھان عورتیں عبد القادر جیلانی کو پشتو زبان میں مدد کیلئے پکارتی ہیں اور پنجابی عورتیں پنجابی زبان میں حالانکہ جب وہ زندہ تھے تو بھی پشتو اور پنجابی نہیں جانتے تھے تو مرنے کے بعد انھوں نے پشتوکہاں سے سیکھ لی خصوصًا قندہار'وزیرستان اور بنوں وغیرہ کی پشتو تو اتنی مشکل ہے کہ دوسرے علاقوں کے پٹھانوں کو بھی سمجھ میں نہیں آتی صرف ژغ ژغ کی آوازیں آتی ہیں باقی کچھ پتانہیں چلتا کہ یہ بندہ کیا کہہ رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرک کی تاریخ

شرک انسانی تاریخ کی قدیم ترین اور مہلک ترین بیماری ہے۔تجارت سائنس اور ٹیکنالوجی کی تمام تر ترقیات کے باوجود ہر دور میں اکثر انسانوں کا دامن شرک کی نجاست سے داغدار اور آلودہ نظر آتا ہے آج بھی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد قبروں پتھروں اور درختوں وغیرہ کی عبادت میں مشغول ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ (سورۃ یوسف آیت ۱۰۶)

ترجمہ:"اکثر لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں وہ شرک بھی کرتے ہیں"

آج بہت سارے لوگ اپنے دلوں کو اس بات سے مطمئن کرتے ہیں کہ پہلے زمانے میں لوگوں نے پتھر کے بتوں کو اللہ کے ساتھ شریک کیا تھا اور کہتے ہیں کہ دیکھو وہ مشرک کتنے بیوقوف تھے کہ انھوں نے پتھر کے بتوں کی عبادت کی اور پتھر کے بتوں سے مدد مانگتے تھے اور کہتے ہیں کہ ہم تو پتھروں سے مدد نہیں مانگتے بلکہ ہم تو اللہ کے پیارے اور لاڈلے رسولوں اور ولیوں کی عبادت کرتے ہیں اور انہیں مدد کیلئے پکارتے ہیں وغیرہ اور کہتے ہیں کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں یہ شرک نہیں بلکہ یہ تو عین دین اسلام ہے (نعوذ بااللہ)حالانکہ شرک کی ابتداء ہی انبیاء واولیاء کے نام پر ہوئی ہے سورۃ نوح آیت ۲۳ میں پانچ نام ذکر ہیں (۱)ود (۲)یعوق (۳)یغوث(۴)سواع (۵)نسر

ابن کثیر میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ یہ پانچوں آدم علیہ السلام کی اولاد تھے۔ود (شیث علیہ السلام)نبی تھے اور باقی چار بڑے بڑے بزرگ تھے جب ان کا انتقال ہوا تولوگ ان کی قبروں پر جایا کرتے تھے،شیطان ایک نیک شخص کی شکل میں آیا اور ان سے کہا کہ ان بزرگوں کی تصویریں بناکر مسجد وں (عبادت خانوں) میں نصب کرلو٬ جب ان کی یاد آپ کے ذہنوں میں تازہ رہے گی تو اس طرح آپ اللہ کی عبادت بھی صحیح طریقہ سے کریں گے،چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ابتداء میں لوگ کھلم کھلا شرک میں مبتلا نہ ہوئے لیکن ان کی بعد کی نسلوں نے فتنے میں مبتلا ہوکر ان بزرگوں کی عبادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شروع کی۔ان تصویروں کے پھر باقاعدہ بت بنائے گئے،اس بگڑی ہوئی قوم کی طرف اللہ نے نوح علیہ السلام کو بھیجا تاکہ ان کو توحید کی دعوت دیں چنانچہ سورۃ نوح میں یہ پانچوں نام ذکر ہیں۔بت یا تصویریں انھوں نے صرف یادگار کے طور بنائی تھیں اور اصل میں انھوں انبیاء واولیاء کو اللہ کا شریک کیا اور انہیں مدد کیلئے پکارا جس طرح آج لوگ قبروں کی عبادت کرتے ہیں اور قبروں پر جھکتے ہیں یا ان قبر والوں کو مدد کیلئے پکارتے ہیں تو یہ لوگ قبر کی مٹی سے مدد نہیں مانگتے بلکہ ان کی مراد بزرگ وغیرہ ہوتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی بت کی مٹی سے مدد نہیں مانگتے تھے بلکہ جس کے نام پر بت بناہوتا تھا اس کو مدد کیلئے پکارتے تھے۔نوح علیہ السلام کے زمانے سے لیکر آج تک یہ شرک لوگوں میں برابر چلتا آرہاہے اور شیطان نے ا س شرک کی شکلوں اور تصویروں کو بدلنے کی خدمت انجام دی چنانچہ کسی قوم نے نبی کو خدا کا بیٹا کہا کسی نے نبی کو خدا کہا کسی نے کہا کہ نبی او ر بزرگ اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔آج مسلمانوں میں قبر کی پوجا بہت عام ہے خصوصًا ھندوستان اور پاکستان میں شرک وہی پرانا ہے البتہ شیطان نے بت کی بجائے قبرکی شکل دے دی ہے۔قوم نوح کے بزرگوں کے نام پر بنائے گئے بتوں کی پوجا نبی ﷺ کے زمانے کے مشرکین تک کرتے رہے تھے چنانچہ ابن کثیر میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ مکے میں مشرکین کے جوبت تھے ان میں بعض قبائل کے ساتھ وہی نوح علیہ السلام کے زمانے کے بت تھے۔مشرکین مکہ نے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے تھے جوکہ انبیاء واولیاء کے ناموں پر تھے ان میں ابراہیم اسماعیل اورمریم علیہم السلام کے نام پر بت بھی موجود تھے،دین ابراہیمی کے مطابق جولوگ حج کیلئے آتے تھے ان کی خدمت لات نامی ایک بزرگ کرتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو انہیں طائف شہر میں دفنایا گیا اسی طرح قبر پر اس کی شکل کابت بنایا گیا نبی ﷺ کے زمانے کے مشرکین اس کو بھی مدد کیلئے پکارتے تھے بخاری شریف کی روایت ہے: كان اللات رجل يلت السويق على الحجاج (بخاری:۴۸۵۹)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرب کاایک مشہور بت تھاجس کانام ہبل تھا۔ یہ ایک بت اور مجسمہ تھا جو ہابیل کے نام پرلوگوں نے بنارکھاتھا۔(حق کی پکاربحوالہ فیض الباری ۹۶/۴) چونکہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کواپنی خواہش کی تکمیل کے لئے شہیدکردیاتھا، اس لئے اس شہید مظلوم سے عرب کے مشرک مصیبت اورتکلیف کے وقت اور خاص طورپر جنگ کے موقع پر(جیساکہ ابوسفیان نے بحالتِ کفرجنگ احد میں اُعْلُ ھُبَلْ(ہبل بلندرہے) کانعرہ بلند کیاتھا۔ (بخاری:۳۰۳۹) استعانت اور استمداد کیاکرتے تھے اوران کاایک عظیم الشان مجسّمہ تیارکرکے یادگارکے طورپر کعبہ کے اندرنصب کررکھاتھا۔

اللہ تعالیٰ کاارشادہے: وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ (۱۷) قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا (۱۸) فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا (۱۹)

(سورة الفرقان)

ترجمہ:اور جس دن اللہ تعالیٰ انھیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے، انہیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یایہ خود ہی راہ سے گم ہوگئے۔ وہ جو اب دیں گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا کار ساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انھیں اور ان کے باپ دادوں کو آسود گیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے۔تو انہوں نے تو تمہیں تمام باتوں میں جھٹلایا اب نہ تو تم میں عذابوں کے پھیرنے کی طاقت ہے نہ مدد کرنے کی۔

اس آیت میں شرک کا ایک انتہائی دردناک پہلو بیان کیا گیاہے۔کہ آج مشرکین جن مقدس اوربرگزیدہ بندوں کی عبادت میں مشغول ہیں قیامت کے دن یہی بزرگ ہستیاں ان مشرکین کے خلاف ہوجائیں گی۔یہ آیات اور احادیث پڑھتے جائیں اورغورکریں کہ پہلی قوموں نے نیک بندوں کواللہ کاشریک بنایا یاپتھروں کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ (سورۃ الاعراف آیت 194)

ترجمہ: "بے شک وہ لوگ جو اللہ کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ تمہاری طرح بندے ہیں" اس آیت میں کتنا صاف بتلایا گیاہے کہ مشرکین اللہ کے سوا جن کو پکار تے تھے وہ پتھر نہیں تھے بلکہ انھوں نے عباد یعنی بندو ں کو پکارا،اس آیت کے اگلے حصے میں ہے کہ تم پکارو ان کو اور دیکھو کہ وہ تمہاری پکارکا جواب دیتے ہیں یا نہیں اگر تم سچے ہو۔اس مفہوم کی آیات کئی ایک ہیں قرآن کریم میں بہر حال یہ کہنا کہ نبی ﷺ کے زمانے کے مشرک پتھروں سے مدد مانگتے تھے اس لئے مشرک تھے درست نہیں اور پھر یہ کہنا کہ انبیاء واولیاء تو اللہ کے پیارے ہیں اور انہیں اللہ نے طاقت دی ہے لہٰذا ان کو پکارنا درست ہے یہ غلط خیال ہے اس لئے کہ مکے کے مشرک اسی قسم کی باتیں کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے وہ نبی ﷺ سے جھگڑتے تھے۔اور جہنم کا خس و خشاک بن گئے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ کا اللہ کے بارے میں عقیدہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (سورۃ الزخرف آیت 87 پارہ 25)

ترجمہ: (اے نبی) اگر آپ ان (مشرکین) سے سوال کریں کہ تمھیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟۔

اس مفہوم کی آیتیں کئی ایک ہیں کہ مشرکین مکہ اللہ کو خالق مالک رازق اور مدبر وغیرہ سمجھتے تھے اللہ سے دعائیں مانگتے تھے۔ابو جہل اور اس کے ساتھی جب جنگ بدر کیلئے جانے لگے تو بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہوکر انھوں نے اللہ سے دعا مانگی سورۃ انفال میں ہے: وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ(32) (سورۃ الانفال 32)

ترجمہ : اور جب وہ کہنے لگے کہ یااللہ اگر یہی دین حق ہے تیری طرف سے تو ہم پر برسادے پتھر آسمان سے یالا ہم پر کوئی عذاب دردناک۔

وہ اللہ کو رحمٰن اور رحیم مانتے تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ مشرک کے مشرک رہے۔توحید کی حقیقت کو نہ پاسکے اور جہنم کا خس وخاشاک بن گئے۔مشرکین مکہ کا سب سے سنگین جرم غیر اللہ یعنی نبیوں اور ولیوں کو پکارنا تھا جس طرح آج بعض لوگ پیروں اور فقیروں اور بزرگوں کو مدد کیلئے پکارتے ہیں۔مشرکین مکہ بزرگوں کو اللہ کے ہاں سفارشی سمجھ کر پکارتے تھے جیسا کہ ارشار باری تعالیٰ ہے (وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَىٰ) (سورۃ الزمر پارہ 23 آیت ۳)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے سوا اور کار ساز بنارکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں سورۃ یونس آیت 18 میں ہے کہ (وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ) " اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ اپنے بزرگوں کے بارے میں اللہ کے ہاں نہ ٹا لنے والی سفارش کے قائل تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو رد نہیں کرتا اور ٹالتا نہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس نظریے کو مشرکانہ نظریہ کہا اور فرمایا کہ اے نبی ﷺ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں جیسا کہ آیت کے اگلے حصے میں ارشاد ہے۔

قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

(سورۃ یونس آیت نمبر۱۸)

ترجمہ:اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں اللہ پاک ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

مشرکین مکہ غیر اللہ یعنی لات ومنات وغیرہ بزرگوں کو بھی پکارتے تھے لیکن مخصوص قسم کے مشکل حالات میں وہ خالص اللہ کو پکارتے تھے - جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ (سورۃ العنکبوت آیت ۶۵)

ترجمہ:"پس جب (مشرکین) کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ پر خالص اعتقاد کرکے صرف اسے پکارتے ہیں پھرجب ان کو (طوفان وغیرہ) سے نجات دے کر اللہ خشکی پرلے آتا ہے تو وہ فوراً شرک کرنے لگتے ہیں" عام حالات میں وہ بزرگوں کو پکارتے لیکن جب گرداب میں کشتی پھنس جاتی تو پھر وہ خالص اللہ کو پکارتے تھے جبکہ آج کے مشرکوں نے کشتیاں پار لگانے کیلئے اپنی طرف سے بزرگوں کی ڈیوٹی لگائی ہے کہتے ہیں کہ بگرداب بلافتاد کشتی مددکن یا معین الدین چشتی مطلب یہ ہے کہ کشتی اور چشتی کے قافیوں کو ملاکر زبردست قسم کا شعر بھی بن گیا اور کشتی بھی مفت میں پار ہوگئی ہم خورمہ ہم ثواب (نعوذ باللہ) اسی طرح کہتے ہیں کہ اے بہاء الحق" بیڑا دھک نہ قرآن کی کوئی آیت اورنہ رسول ﷺ کی کوئی حدیث بس حق اور دھک کو ملا کر بیڑے پار لگانے کاکا م ان کو بہاء الحق کے ہاتھ میں نظر آیا (نعوذ باللہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ نے نبی ﷺ کی مخالفت کلمہ توحید کی وجہ سے کی ان کو نبی ﷺ سے جھگڑا ان کی ذات کی وجہ سے نہ تھا بلکہ نبی ﷺ ان کے ہاں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔ابوطالب مشرک تھے لیکن نبی ﷺ کے لئے حصار کی حیثیت رکھتے تھے نبی ﷺ کے متعلق ان میں انتہائی غیرت اورحمیت پائی جاتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی جہنم میں گئے۔قرآن نے مشرکین کی نبی ﷺ سے دشمنی کی وجہ ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:(فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ)

(سورۃالانعام آیت ۳۳ پارہ ۷)

ترجمہ:”بے شک (اے نبی) یہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں“نبی ﷺ کی محبت کے نام یا اولیاء کی محبت کے نام پر ایسے نظریات قائم کرنا جو قرآنی تعلیمات سے متصادم ہوں کسی بھی صورت عقلمندی نہیں۔

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

امت محمدیہ کے بعض افراد کا بت پرستی میں مبتلا ہونے کی پیشن گوئی

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلاَثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي وَلاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ، قَالَ ابْنُ عِيسَى: ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ.

(سنن ابوداود الفتن والملاحم باب ذکر الفتن ودلا ئلھا ح /4252)

ترجمہ: مجھے اپنی امت کے بارے میں صرف گمراہ پیشواؤں کا خدشہ ہے اور جب ایک دفعہ ان میں تلوار چل پڑی تو قیامت تک بند نہ ہوگی اور قیامت اس وقت تک بر پانہ ہوگی جب تک میری امت کی ایک بڑی جماعت مشرکین سے نہ جا ملے اور میری امت کے بہت سے گروہ بت پرستی نہ کرنے لگیں اور میری امت میں تیس (30)دجال پیدا ہوں گے وہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حا لانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں میری امت میں ایک گروہ (فرقہ) ہمیشہ حق پر رہے گا (ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے) وہ غالب رہے گا ،ان کا مخالف ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک اللہ کا حکم (قیامت)آجائے"

اس حدیث میں نبی ﷺ نے اپنی امت میں گمراہ پیشواؤں کا خدشہ ظاہر کیا۔ یہ پیشن گوئی بھی فرمائی کہ جب امت میں ایک بار تلوار چل پڑے تو قیامت تک نہ رکے گی،یہ پیشن گوئی بھی ہے کہ اس امت کے بہت سارے لوگ بت پرستی میں مبتلا ہوں گے (یعنی شرک میں مبتلا ہوں گے) لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ایک گروہ قیامت تک حق پر رہے گا یعنی یہ نہیں کہ حق والے بالکل ختم ہو جائیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ حق والوں کا ساتھ اگر چھوڑا جائے تو ان کا کوئی نقصان نہیں کیا جاسکتا یعنی اگر وہ تعداد میں کم بھی ہوں یہ بھی فرمایا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی تیس دجال پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعوی کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ حَتّٰى دَخَلُوا حُجْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ؟ (صحیح مسلم العلم باب اتباع سنن الیھود والنصاری6781)

ترجمہ:" تم پہلی امتوں کے راستوں کی پیروی کرتے ہوئے یوں ان کی برابری کرو گے جیسے تیر کا ایک پر دوسرے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ ضب (سانڈے) کے بل میں گھسے تو تم بھی جا گھسو گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اور کون؟"

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قبر اور بت میں کیا فرق ہے؟

نبی کریم رسول امین ﷺ نے عام حالات میں قبر کو قبر کہا لیکن جب اس کی پوجاپاٹ اور عبادت شروع ہوجائے تو اس صورت میں قبر کو بت کہا ارشاد رسول ﷺ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ انبیاءِھِمْ مَسَاجِدًا (مسند امام احمد:3339)

ترجمہ:اے اللہ میری قبر کو وثن نہ بنانا اس قوم پر اللہ نے لعنت کی جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

وثن ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ میری قبر کو وثن نہ بنانا جس کی عبادت کی جائے یعنی اگر نبی ﷺ کی قبر کی عبادت شروع ہوگئی تو اس صورت میں یہ بھی ایک وثن ہے۔

قبر میلہ /عرس شریف

احترام کے درجے میں اولیاء کرام کی محبت دل میں ہونی چاہیئے لیکن پیغمبر ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات کو کبھی نہ بھولیں (اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ انبیاءِھِمْ مَسَاجِدًا (مسند امام احمد:3339)

ترجمہ:"اے اللہ میری قبر کو وثن نہ بنانا اس قوم پر اللہ نے لعنت کی جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔"

ایک حدیث میں ہے کہ: (لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَلَاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتُکُمْ تُبَلِّغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ) (ابوداؤد:2042)

ترجمہ:اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میر ی قبر کو عید نہ بناؤ اور میرے او پر درود بھیجو تمہارا درود مجھے بلاشبہ پہنچ جایئگا تم جہاں بھی ہوحدیث (۳)لَعَنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدًا) (بخاری:1390، مسلم1183)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہے انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔
نبی ﷺ کو جس چیز کا خدشہ تھا اور جس چیز کی روک تھام کیلئے آپ ﷺ نے بار بار تاکید فرمائی اس گمراہی کے مناظر آج ہمارے سامنے ہیں اور مسلمانوں کی بڑی تعداد قبر پرستی میں مبتلا ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف عبرت کیلئے قریبی قبر پر جانے کی مردوں کو اجازت دی ہے اور ساتھ ہی غرض بھی بتلائی ہے کہ قبرستان میں جاکر انسان کو عبرت حاصل ہو اور آخرت کی یاد تازہ ہو۔

☆☆☆☆☆

قبروں کو ہموار کرنے کا حکم

نبی ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص ہے جو مدینہ جائے (فَلَا یُدَعُ بِهَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَهُ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَّخَهَا)۔
"یعنی وہاں کسی بت کو توڑے بغیر نہ چھوڑے، کسی قبر کو ہموار کئے بغیر اور تصویر کو مٹائے بغیر نہ چھوڑے) حضرت علیؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جاتا ہوں، نبی علیہ السلام نے فرمایا جاؤ،چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور واپس آکر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے مدینہ میں کوئی بت نہیں چھوڑا جسے توڑ نہ دیا ہو کوئی قبر نہیں چھوڑی جسے ہموار نہ کردیا ہو اور کوئی تصویر نہیں چھوڑی جسے مٹانہ دیا ہو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب پھر اگر کسی نے ان میں سے کوئی چیز بنائی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔(یعنی قرآن کا انکار کیا)۔(صحیح مسلم کتاب الجنائز)
جناب ابوتیاح حیان بن حصین کہتے ہیں کہ مجھ سے امیرالمؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ کام سپرد نہ کروں جس کیلئے رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے مامور فرمایا تھا کہ میں جاؤں اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑوں اور نہ بلند ونمایاں کوئی قبر بغیر برابر کئے باقی چھوڑوں۔(مسلم شریف:2243)

نبی ﷺ کے ارشادات بھی دیکھیں اور قبرستانوں میں جاکر مسلمانوں کے کرتوت بھی دیکھیں۔

عَن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ (مسلم: 2245)

ترجمہ: سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے اور ان پر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مسلم فرماتے ہیں کہ عمرو بن الحارث کو ثمامہ ابن شفی بیان کر کے فرماتے ہیں کہ: كُنَّا عِنْدَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودِسَ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ـ صلى الله عليه وسلم ـ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا (مسلم:2242)

ترجمہ: کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ زمین روم میں مقام رودس میں تھے تو ہمارا ایک ساتھی وفات پا گیا سیدنا فضالہؓ نے انکی قبر کے برابر کرنے کا حکم دیا پھر کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ وہ قبروں کو ہموار کرنے کا حکم دیتے تھے۔

روم میں تمام قبریں زمین سے برابر کی گئیں اور حضرت فضالہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ قبروں کو زمین سے برابر کرتے رہو۔

(مسند احمد ج3ص75)

عبداللہ بن شرجیل بن حسنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ وہ حد شرعی سے زیادہ اونچی قبروں کو برابر کرنے کا حکم دے رہے تھے تو ان سے کہا گیا کہ یہ قبر توآپ کی بیٹی کی ہے تو آپ نے اس کو برابر کرنے کا حکم دیا۔(ابن ابی شیبہ:ج3ص3720)

امام محمد ابن الحسن اپنے استاد امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ مجھے میرے استاد نے ایک حدیث سنائی ہے جس کو نبی کریم ﷺ تک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پہنچائی ہے کہ آپﷺ نے قبروں کو مربع بنانے اور قبروں کو پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔(کتاب الآثار ص۶۲ ج۲، نصب الرایۃ ص354)

نیز فرماتے ہیں کہ قبر پر مکان یا قبہ وغیرہ بنانا مکروہ ہے جیسا کہ سیدنا جابرؓ سے مروی حدیث میں نبی ﷺ سے منقول ہے۔(الحدیث شامی ج۱ ص938)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ قبر کو زمین سے بقدر بالشت بلند کیا جائے اور قبر کو کوہان نما کیا جائے نہ کہ چوکور (چار گوشتہ) اور قبر کو پختہ بنانا مکروہ تحریمی ہے (غنیۃ الطالبین)۔

امام شافعی اور ان کے اصحاب کے نزدیک قبر کو پختہ کرنا اور قبر پر اس کا نام لکھنا اور قبر پر عمارت تعمیر کرنا یہ تمام کام مکروہ ہیں ہمارے نزدیک اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اورامام شافعی نے کتاب الام میں فرمایا ہے کہ بچپن سے قبروں پر عمارت ڈھاتے دیکھتا ہوں اور میں نے فقہاء میں سے کسی کو عیب لگاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

(المجموع شرح المھذب ج۵ ص298)

علامہ ابن حجر قبروں پر عمارت بنانے اور ان کو پختہ کرنے کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: تجب المبادرۃ الی ھدمھا وھدم القباب اللتی بنی علی القبور اذھی اضر من مسجد الضرار لانھا اسست علی معصیت الرسول لانہ نھی عن ذالك وامر علیا رضی اللہ عنہ بھدم القبور المشرفۃ وازالۃ کل قندیل وسراج علی قبر ولایصح وقفہ ونذرہ۔ (کتاب الزواجر ص123)

ترجمہ: ان اونچی قبروں اور ان پر جو قبے اور گنبد بنائے گئے ہیں ان کو گرا دینا واجب ہے کیونکہ یہ سخت ضرررساں ہیں مسجد ضرار سے بھی کیونکہ قبروں پر قبوں اور مساجد کی بنیاد رسول ﷺ کی نا فرمانی پر رکھی گئی ہے کیونکہ آپﷺ نے فرمایا ہے اور سیدنا علیؓ کو حکم دیا تھا اونچی قبروں کے گرانے کا اور لازم ہے ہر لالٹین اور چراغ کو قبر سے ہٹانااور درست نہیں ہے اس کا وقف کرنا اور نذر کرنا (مزار) کے لئے۔

قبروں کو پختہ بنانا،ان پر کوئی تعمیر کرنا ناجائز اور حرام ہے ہمارے ہا ں نہ صرف قبروں کو پختہ کیا جا تا ہے بلکہ ان پر بلڈنگیں بنائی گئی ہیں۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فتنہ وحدت الوجود

نبی کریم ﷺ کوجب بنوت ملی تواس وقت اہل عرب شرک میں ڈوبے ہوئے تھے جبکہ عجمی دنیا جن پیچیدہ نظریات کی لپیٹ میں تھی ان میں وحدت الوجود مشترک تھا۔ ہندوستان میں یہ نظریہ ”ہرمیں ہر“ اور ایران میں ”ہمہ اوست“ کہلاتاتھا۔ وحدت الوجود دراصل ہزاروں سال پرانایونانی فلسفیانہ نظریہ ہے ، جس کاخلاصہ یہ ہے کہ حقیقی وجود صرف خدا کا ہے اور کثرت کاجوعالم ہمیں دکھائی دیتا ہے نظرکادھوکہ ہے، کائنات خدا سے بنی ہیں لیکن حقیقت میں دونوں ایک ہی ہیں، چونکہ خدا اور کائنات ایک ہی ہیں اس لئے جس چیز کی بھی عبادت کی جائے وہ خدا ہی کی عبادت ہوگی۔ اس نظر یہ کے تحت ہندوؤں کے ہاں بتوں، سانپوں اور گائے وغیرہ کواوتار کہاجاتا ہے اور انہیں پوجاجاتاہے۔ غالی شیعوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت علیؓ اور اہل بیت کے اجسام میں حلول کئے ہوئے ہے۔ اسی طرح جاہل پیروں اور فقیروں نے کہاکہ اللہ تعالیٰ کسی مخصوص بزرگ کے جسم میں ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نیک بزرگ کے جسم میں حلول کرجاتاہے، ۔اب جب بندہ اوراللہ ایک ہی ہوگئے توبندہ اب کس کی عبادت کرے لہٰذا ایسے بندے سے فرائض اور واجبات کی پوچھ گچھ نہ ہوگی۔ ابن عربی (560ھ میں اندلس میں پیداہوئے) نے وحدت الوجود کی اشاعت میں سب سے بڑھ کر کام کیا۔ ابن عربی اور اس کے ساتھی حلول مطلق کی تبلیغ کرتے تھے۔ جس طرح یونانی کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ (638ھ میں دمشق میں پیداہوئے) نے ابن عربی کے نظریات پرکاری ضربیں لگائیں۔ مصر کے ایک بزرگ نصربن سلیمان کے نام ایک خط میں ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ آج کل کے اتحادی (یعنی ابن عربی وغیرہ) حلول مطلق کے عقیدے کی تبلیغ کرتے ہیں جوکہ قدیم جہمیوں کاعقیدہ ہے۔ اور سلف امت کے لوگ جہمیوں کے کفر کویہودیوں کے کفر سے بڑھ کر سمجھتے تھے۔ لیکن یہ اتحادی (وحدت الوجودی) ان جہمیوں سے بھی بڑے کافر ہیں، یہ ان باتوں کو سمجھنے کی بھی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صلاحیت نہیں رکھتے جو علماء اسلام نے جہمیوں کے رد میں کہی ہیں (مجموعہ رسائل ومسائل ابن تیمیہؒ) نظریہ وحدت الوجود نے مسلمانوں میں قبرپرستی کی بنیاد رکھی۔جب یہ تعلیم لوگوں کو دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص بزرگ کے جسم میں ہوتا ہے۔

اور گویا کہ اللہ اوربندہ ایک ہی ہوگئے (نعوذباللہ) توپھر جاہل مسلمانوں نے تو قبروں پر جھکنا ہی جھکنا تھا، قبر پرستوں کی عقل پر انسان کوحیرت ہوتی ہے،اتنی موٹی سی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ صاحب قبر اگراتنی بڑی طاقت رکھتا ہے کہ لوگوں کوبیٹے بھی دے سکتا ہے اور بیماریاں بھی دور کرسکتا ہے توجس دن وہ مرگیا تھا اس دن اس نے اپنی آنکھیں خود کیوں بندنہ کیں، اس نے خود غسل کیوں نہ کیا اور اس نے اپنے آپ کوخود کفن کیوں نہیں دیا؟ خود اس نے اپنے آپ کو دفنایا کیوں نہیں؟

آج وحدت الوجود کے نام سے کوئی باقاعدہ فرقہ تو نہیں لیکن نام نہاد صوفیوں فقیروں ملنگوں اور ان کے اردگرد چکر کاٹنے والوں کی جانچ پڑتال سے آج بھی ان جراثیموں کے آثار چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن تیمیہؒ کا خط نصر بن سلیمان (مصر کے ایک بڑے بزرگ) کے نام

مجھے ابن عربی کے بارے میں بہت ہی حسن ظن تھا لیکن جب میں نے ان کی کتاب فصوص الحکم پڑھی تو حقیقت ظاہر ہوگئی۔اس وقت ہمیں اپنی ذمہ داری کا بھی احساس ہوا اور جب مشرق کے شہروں سے مشائخ تشریف لائے اورہم سے اسلام کا سچا اور حقیقی راستہ دریافت کیا تو ہم پران اتحادیوں (وحدت الوجود ی) کی حقیقت کاظاہر کرنا ضروری ہوگیا، اورجب شام کے صادق اورسالکین لوگوں نے ہمیں خطوط لکھے توہم نے وہ باتیں بیان کیں جن کا بیان کرنا ضروری تھا۔تاتاریوں سے پہلے کسی کو ان اتحادیوں (وحدت الوجودیوں) کے متعلق کوئی اطلاع نہیں تھی قدیم زمانے سے اتحادسے مراد اتحاد معین ہی ہوتا تھا، جیسے عیسائیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰؑ ایک ہی ہیں یاغالی شیعوں کا یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی یادوسرے اہل بیت میں حلول کئے ہوئے ہے۔یا بعض جاہل فقیروں اور صوفیوں کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کسی مخصوص بزرگ کے جسم میں ہوتا ہے۔اب رہا حلول مطلق کا عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہے،صرف قدیم جہمیہ کاتھا جن کومسلمان کافر کہاکرتے تھے۔آجکل کے (وحدت الوجود ی) اس عقیدے کی تبلیغ کرتے ہیں۔اکثر میں خیال کرتا رہتاہوں کہ تاتاریوں کے ظہور اور غلبہ اسلام کے مٹنے کا ایک بڑا سبب اسی قسم کے لوگوں کی پیدائش ہے۔یہ لوگ درحقیقت کانے دجال کے پیش روہیں کیونکہ یہ لوگ ہر چیز کو اللہ تصور کرتے ہیں۔ان کے نزدیک دجال بھی فرعون کی طرح بہت بڑا عارف ہوگا۔آئمہ سادات اورسلف امت کے لوگ جہمیوں کے کفر کو یہودیوں کے کفر سے بھی بڑھ کر خیال کرتے تھے جیسا کہ عبداللہ ابن مبارک اور امام بخاری وغیرہ نے تصریح کی ہے۔مگر یہ اتحادی ان جہمیوں سے بھی بڑھ کر کافر ہیں۔یہ ان باتوں کو بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے جو علماء اسلام نے جہمیوں کی تردید میں کہی ہیں۔یہ اتحادی (وحدت الوجودی) اصل میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے بلکہ اسی قدر مشترک کی عبادت کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے مخلوق کے درمیان پائی جاتی ہے۔اسی طرح وہ رب کو دوسروں کے برابر قرار دیتے ہیں۔یہی وجہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ابن سبعین ہندوستان چلے جانے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسلامی سرزمین ان خیالات کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ہندوستان جیسی سرزمین ہی میں جہاں ہر چیز کی پوجا ہوتی ہے، اس کے خیالات فروغ پاسکتے ہیں" (مجموعہ رسائل ومسائل امام ابن تیمیہ)۔

☆☆☆

تاریخ ہند کی چند جھلکیاں

مجموعہ رسائل ومسائل از ابن تیمیہؒ میں وہ خط نقل ہے جو ابن تیمیہ نے وحدت الوجود یوں کے متعلق نصر بن سلیمان کے نام لکھا ہے۔اس خط کا آخری جملہ یہ ہے کہ ابن سبعین ہندوستان چلے جانے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ ہندوستان جیسی سرزمین ہی جس میں ہر چیز کی عبادت ہوتی ہے ابن سبعین کے نظریات کی متحمل ہوسکتی ہے۔ابن تیمیہ کا یہ جملہ ہندوستان کے مزاج کا حقیقی عکاس ہے۔آج ہندوستان اور پاکستان وغیرہ ملکوں میں قبروں کی عبادت زور وشور پرہے۔زندہ اور مردہ پیروں کے سجدے، قبروں کی مٹی اور پتھر اپنے اوپر ملنا، قبروں کے اردگرد طواف کرنا اور دوسرے کئی ایک شرکیہ امور یا پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کی تاریخ جو آج ہم دیکھتے اور پڑھتے ہیں ابن تیمیہ کے اس ایک جملے میں بند ہے جو انہوں نے آٹھ سوسال پہلے کہا تاریخ ہند کے متعلق لکھی گئیں کتب کئی ایک ہیں۔ہم تاریخ ہند میں سے چند ایک ایسی چیزوں کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں جن سے قبر پرستوں کی قبر پرستی کو سمجھنے میں مدد ملے گی

(ا) ہندوؤں نے طے کیا کہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر مسلمانوں کو اپنے مرکز سے بیگانہ کیا جائے اور اسلام کے رنگ میں ہندو عقائد ان کے ذہنوں میں اتارے جائیں۔ یہ سازش جب عملاً سامنے آئی تو کمزور ذہن مسلمان دعوی اسلام کا کرتے ہوئے ہندو دکھائی دیے۔بہت سے ہندو پنڈت اور جوگی مسلمان مولوی اور پیر بن کر مسلمانوں کی شاہ رگوں (مسجدوں، خانقاہوں) پر بیٹھ گئے اور مکہ ومدینہ کے خلاف پروپیگنڈہ کیا کہ ان کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ (مطالعہ بریلویت ج۳ص 109)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) سجان رائے بھنڈاری لکھتا ہے: کانگڑھ (پنجاب) کے قلعہ کے نیچے بھوانی کا مندر تھا او رتمام ہندوستانی وہاں برائے پرستش سال میں دو مرتبہ جا یاکرتے....ان کے ساتھ مسلمان بھی شریک ہوتے تھے حالانکہ ان کا مذہب بت پرستی کی تردید کرتا ہے۔

(ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ص 291)

(۳) یہ پنڈتوں کی سازش تھی کہ اکبر بادشاہ کے دور میں اسلام او رھند وازم کو ملا کر ایک نیا دین (دین الہیٰ) ترتیب دیا گیا جس کے اپنے اصول وفروع تھے۔

(دیکھئے مطالعہ بریلویت ج109/3)

(۴) اکبر بادشاہ نے ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کے پڑھنے اور ان کے سمجھنے کیلئے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی اور سنسکرت کی اہم کتابوں مثلاً اتھروید، مہابھارت، رامائن وغیرہ کوفارسی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا۔(ہندو تہذیب کا مسلمانوں پراثر ص ۲۸)۔

(۵) اکبر بادشاہ نے ھندوستان پر اپنی حکومت مستحکم کرنے کیلئے وحدت الادیان کا نظریہ پیش کیا...... (ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ص 23،24)

داراشکوہ اورنگزیب بادشاہ کا بھائی تھا، شاہ جہان کے بعد بادشاہ بننے کا امیدوار تھا۔ داراشکوہ نے ھندوؤں اور مسلمانوں میں یگانگت پیدا کرنے کیلئے بھرپور کوششیں کیں۔

(۶) داراشکوہ نے ویدانتوں، جوگ بشٹ، اپنشد وغیرہ ھندومذھب کی کتابوں کا ترجمہ کروایا نیز انھوں نے ھندو مذھب کی کتاب بھگوت گیتا کا بھی ترجمہ کروایا۔

(ہندوستانی تہذیب ص ۳۰)

(۷) مجمع البحرین میں داراشکوہ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندو مذہب اور اسلام الگ مذاہب نہیں بلکہ ان کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔

(ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پراثر ص ۳۴)

داراشکوہ بادشاہ نہ بن سکا لیکن دین اسلام کو ہندومت کے ساتھ خلط ملط کرنے میں مسلسل مصروف رہا اور بالاخر دین اسلام کی خاطر اورنگزیب کی تلوار اپنے بھائی دارا کے خون سے رنگین ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۸) بھگت کبیر (ہندو تھا، 1425ء میں پیدا ہوا) کہتا تھا کہ رام ورحیم ایک ہیں۔ ہندو مندر میں جاتے ہیں اور مسلمان مسجد میں لیکن کبیر ادھر جاتا ہے جہاں دونوں شاخیں ملتی ہیں۔ بھگت کبیر بار بار کہتا تھا کہ رام ورحیم ایک ہیں، ہندو اور مسلمان ایک ہیں، کبیر کہتا ہے چاہے رام کہو چاہے رحیم کہو اس میں کوئی فرق نہیں۔

(تمدن ہند پر اسلامی اثرات ص 269،253،245)

(۹) صوفیا کے مزاروں پر ہندو بھی بڑی عقیدت سے حاضر ہوا کرتے تھے۔ معین الدین اجمیری کے عرس پر ٦ رجب المرجب ہندواور مسلمان دونوں لمبے لمبے سفر طے کرکے آتے تھے۔ (ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ص 20)

(۱۰) شیخ نصیرالدین کے مزار پر ھندو اور مسلمان دونوں جاکر مرادیں مانگتے تھے۔ مزار کے قریب چشمہ تھا۔ جہا ندارشاہ بادشاہ نے اپنی بیوی کے ساتھ برہنہ ہوکر اس چشمے میں غسل کیا تھا (یہ بات مشہور تھی کہ جس کی اولاد نہ ہو وہ اس چشمہ میں غسل کرلے تو اولاد ہوجاتی ہے۔) (ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثرص 274)

(۱۱) ہندو مذہب کی آمیزش کمزور ذہن مسلمانوں کو یہاں تک لے آئی کہ ان کیلئے جوگی اور صوفی میں۔ مولوی اور مالوی میں۔ براھمن اور امام میں فرق کرنا مشکل ہوگیا۔ کتنے عالم ایسے اٹھے ھوں گے جو اندر سے ھندو تھے اور کتنے صوفی ایسے ابھرے ھوں گے جو اندر سے جوگی ھوں گے۔ (مطالعہ بریلویت ج۳/ص 106)

(۱۲) بنگال کے مسلمانوں کی عورتیں بالعموم بھوانی یا کالی مائی کی پوجا کرتی تھیں۔

(۱۳) سندھ میں ایک شخص "پیر جھیروں" نام سے موسوم تھے جن کے ھندو اور مسلمان دونوں بڑے معتقد تھے ایک دوسرے پیر کا نام "گوگا پیر" تھا ان کا اسلامی نام ظاھر پیر تھا، ھندو اور مسلمان دونوں ان کی پوجا کرتے تھے۔

(ہندو تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ص 359)

(۱۴) عورتوں میں بالخصوص اور مردوں میں بالعموم قبر پرستی کا عام رواج تھا۔

(ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ص 278)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) عوام میں قبر پرستی اس بری طرح پھیل چکی تھی کہ انہیں بزرگوں اور غیر بزرگوں کی تمیز تک نہ رہی تھی۔ (ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پراثر279)

(۱۶) هندوؤں اور مسلمانوں میں یگانگی اور اتحاد پیداکرنے میں مسلم صوفیوں اور ہندو بیراگیوں نے اہم کردار ادا کیا۔ (ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ص 19)

☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ

الرحمٰن، الرحیم وغیرہ اللہ کے صفاتی نام ہیں جبکہ "اللہ" اسمِ ذات ہے،مثلاً کسی شخص کا ذاتی نام عمر ہے لیکن غیرت مند ہونا، فیاض ہونا، انصاف والا ہونا وغیرہ اس کی صفات ہیں۔جب عمر کا نام لیا جاتا ہے تو اس کی تمام صفات انسان کے ذہن میں آتی ہیں۔اسی طرح لفظ "اللہ" اللہ کے تمام صفات کی جامعیت اپنے اندر رکھتاہے۔سورۃ فاتحہ کی ابتداء میں جب یہ دعویٰ کیا گیا کہ سب صفات خدا کیلئے ہیں تو وہاں بھی لفظ "اللہ" کو لایا گیا جو کہ سب صفات کی جامعیت اپنے اندر رکھتا ہے۔اللہ کی ہر ایک صفت لامتناہی ہے۔اللہ کی صفات میں کوئی تضاد اور ٹکراوٗ نہیں ہے۔لفظ "اللہ" در اصل "الٰہ" سے مشتق ہے اورالٰہ کا ایک معنی یہ کیا گیا ہے کہ ایسی ذات جس کے بارے میں جتنا بھی غور وفکر کیا جائے اتناہی انسان کی حیرانی اور درماندگی میں اضافہ ہو۔مطلب یہ ہے کہ زمین وآسمان کے نظام میں غورکرنے سے دن بدن اللہ کی معرفت میں اضافہ بھی ہوتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اللہ کی عظمت کے بارے میں انسان کی حیرانی بھی بڑھتی ہے۔صفت خلق میں غور کریں، کائنات کے ایک چھوٹے سے ذرے سے لیکرآسمان تک ہر ایک مخلوق اس کی صفت خلق کی قوت کے بارے میں انسان کو حیرت میں ڈالتی ہے۔جس طرح صفت خلق حیرت میں ڈالتی ہے اسی طرح صفت قدرت کو دیکھیں کہ جس ذات نے اتنے بڑے آسمان صفت خلق سے پیدا فرمائیں اس ذات کی قدرت انسان کو کتنی حیرت میں ڈالتی ہے جس نے تخلیق کے بعد اب تک ان آسمانوں کو ستونوں کے بغیر اپنی قدرت سے تھاما ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظام فلکیات

رات کے وقت آسمان پر ایک طرف سے دوسری طرف ایک سفید دھار نظر آتا ہے جسے کہکشاں (Galaxy) کہتے ہیں۔اس کہکشاں میں بے شمار تارے ہیں ایک ایک تارہ سورج سے کئی گنا بڑا ہے۔جبکہ سورج خود زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے۔کہکشاں کے قطر (Diameter) کااندازہ تقریباً ایک لاکھ نواسی نوری سال ہے۔روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈہے، اس رفتار سے روشنی ایک سال میں جتنا فاصلہ طے کرتی ہے اسے نوری سال کہتے ہیں۔کہکشاں کا قطر ایک لاکھ نواسی نوری سال ہے۔ایک گھنٹے میں روشنی چھیاسٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کلومیٹر فاصلہ طے کرتی ہے۔ایک سال میں روشنی ۷۵کھرب ۵۸ ارب ۴۳کروڑ اور ۴۰ لاکھ کلومیٹر فاصلہ طے کرتی ہے۔اسکو نوری سال کہتے ہیں اور کہکشاں کے قطر کا اندازہ ایک لاکھ نواسی نوری سال ہے۔ہماری یہ زمین جس نظام شمسی کا حصہ ہے اسکا مرکز سورج ہے اور پلوٹو (Pluto)سیارے کا فاصلہ سورج سے چار ارب ساٹھ کروڑ میل ہے۔نظام شمسی اس کہکشاں کا بہت چھوٹا سا حصہ ہے اور کہکشاؤں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔یہ سورج، چاند، کہکشائیں وغیرہ خدا کی ساری خدائی نہیں بلکہ خدا کی خدائی کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔

انسانی جسم

انسانی جسم کی بنیادی اکائی خلیہ ہے،(Cell) خلیے کو خورد بین کے بغیر نہیں دیکھا جا سکتا۔انسانی جسم میں خلیوں کی تعداد کھربوں میں ہے، میڈیکل سائنس در اصل اس ایک خُلیے کی سائنس ہے، بال، چمڑا، ہڈی، گوشت غرض جسم کے ہر ایک چیز کی نمائندگی جسم کے کسی بھی خلیے میں موجود ہے یہاں تک کہ عادات واطوار وغیرہ تک جینز (Genes)پر پرنٹ ہوتی ہیں۔

حمل کا لگنا، ماں کے پیٹ(رحم) میں بچے کا بننا، مختلف مراحل سے گزرنا، خلیوں کا آپس میں ملکر اعضاء بنانا، خلیوں کی ساخت، خلیوں کے وظائف، بیماری کا خلیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لیول پرابھرنا، دوائی کا خلیوں کے لیول پر اثر کرنا، خلیوں کے لیول پر اٹھنے والی پیچیدہ بیماری کا مریض کو درد، بخار وغیرہ سادہ قسم کے الفاظ پر مجبور کرنا، مریض کے سادہ الفاظ کو اوپر نیچے آگے پیچھے کر کے خلیے کے لیول پر مرض کو پکڑنا اور نسخہ تجویز کرنا وغیرہ میڈیکل کالج کی پانچ چھ سال پڑھائی کا خلاصہ ہے۔میڈیکل کالج میں کتنا کچھ پڑھنا پڑھتا ہے یہ پڑھنے والے ہی جانتے ہیں۔میڈیکل کالج میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے یہ میڈیکل سائنس کا تعارف ہے اور ڈاکٹراس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس خلیے پر عبور حاصل کرنا میرے بس کی بات نہیں لہٰذا اس کے بعد کئی سال مزید لگا کر کوئی آنکھ کا سپیشلسٹ بنتا ہے، کوئی چمڑے کا، کوئی دل کا وغیرہ۔سپیشلسٹ کو سپیشلسٹ کہتے ہیں عام لوگوں کی نسبت، خود اپنے بارے میں وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کتنا سپیشلسٹ ہے، میڈیکل کی کتابوں میں خلیوں کے وظائف، بیماریوں کی وجوہات، دوائیوں کے ایکشن وغیرہ کے بارے میں جگہ جگہ مندرجہ ذیل الفاظ ملتے ہیں۔

(1)The exact mechanism is unknown

(2)The aetiology is unknown

(3)probably

(4)Most probably وغیرہ

یہ الفاظ عقل والوں کو یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور کرتے ہیں کہ لکھنے والوں نے حقیقت میں یہ لکھا ہے کہ اس خلیے کو پڑھتے پڑھتے ہماری زندگیاں بیت گئیں لیکن اپنی کتابوں میں یہی کچھ لکھ کر جارہے ہیں کہ ہم اس خلیے کو پوری طرح نہ سمجھ سکیں اور دن بدن کی ترقی، ریسرچ، ایجادات اور روز بروز کی معلومات سے ہمیں سوائے حیرانی اور درماندگی کے اور کچھ نہ ملا، خلیہ اتنا چھوٹا ہے کہ خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتا لیکن اپنے اندر اتنی وسعت رکھتا ہے کہ اس پر لکھی گئی کتابوں کا وزن صحت مند آدمی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسم کے وزن سے کئی گنا زیادہ ہے، اس ایک خلیے کے اندر کئی ایک پیچیدہ مشینریاں ہیں، فیکٹریاں ہیں، اس میں پاور ہاؤس ہیں، اس میں مواصلاتی نظام ہے وغیرہ۔

خلیہ بذات خود ایک کائنات ہے اور خلیہ بے شمار ذرات یعنی ایٹموں (Atoms) سے بنا ہے۔ایٹم کے مرکزہ میں پروٹون نیوٹرون اور مداروں میں الیکٹرون ہوتے ہیں۔ایٹم کو پڑھنے کیلیئے سائنس کی کئی ایک شاخیں ہیں لیکن کسی ایک شاخ والے بھی یہ نہیں کہہ سکئے کہ ہمیں ایٹم کے متعلق مکمل اور یقینی معلومات حاصل ہوگئیں۔مشاہدات، تجربات اور غالب گمان کی بنیادوں پر آج کے سائنسدان جو نظر یہ پیش کرتے ہیں بسا اوقات آنے والے کل کے سائنسدان اسے رد کردیتے ہیں اور یہی کچھ ہوتا رہیگا۔بہرحال مخلوقات کے بارے میں دن بدن حیرانی کا بڑھتے چلے جانا در اصل مخلوقات کے بارے میں نہیں بلکہ یہ حیرانی اس لافانی ذات کے بارے میں ہے جس نے اس نظام کو بنایا ہے۔

دہریے کہتے ہیں کہ مختلف گیسوں کا ایک مجموعہ تھا جس میں دھماکہ ہوا اور اس کی وجہ سے کائنات کا یہ نظام بن گیااور دہریے کہتے ہیں کہ یہ سارے کا سارا نظام مادے کا ہیر پھیر ہے۔اور اس نظام کا کوئی بنانے والا نہیں بلکہ دھماکے سے یہ کہکشاؤں کا نظام، یہ زمین یہ آسمان وغیرہ سب کچھ وجود میں آگیا حالانکہ دھماکے سے بنی ہوئی چیزیں گرجاتی ہیں اور ٹوٹ جاتی ہیں، مٹی، پانی، گیس وغیرہ مادہ ہیں، دہریے کہتے ہیں کہ بے عقل گیسوں سے کائنات کایہ عظیم نظام خودبخود وجود میں آگیا۔حالانکہ ساری دنیا کے عقلمند اگر اکٹھے ہوجائیں تو گیس اور پانی وغیرہ سے ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے تو اس بے عقل گیس سے خودبخود اتنے بڑے بڑے سائنسدان اور نامور شخصیات اور اس زمین وآسمان کا مبنی برحکمت نظام کیسے پیدا ہوئے اور وہ بھی دھماکے سے۔کائنات کا ایک ایک ذرہ ایک محیرالعقول اور لافانی ذات کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (سورۃ الانبیاء:30)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے جدا جدا کردیا۔اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں۔پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔آسمان اور زمین ملے تھے اور ان کو جدا جدا کردیا اور ظاہر بات ہے کہ آسمان، زمین ان دونوں کے بیچ میں اورزمین کے ارد گرد ساری چیزوں کو وجود میں لایا گیا۔اس آیت کی روشنی میں کسی حد تک Big Bang کو تائید حاصل ہوسکتی ہے کہ ایک نکتے سے کائنات کو پھیلایا گیا۔لیکن یہ کہنا بیوقوفی ہے کہ یہ سب کچھ خود بخود ہوگیا۔

جاندار مخلوقات یعنی انسان، حیوان وغیرہ خلیوں سے بنے ہیں جو کہ بے جان ہیں۔بے جان ذرات سے جاندار مخلوقات خودبخود کیسے وجود میں آگئے جب انسان مرجاتا ہے تو جسم میں یہی خُلیے اور ذرات وغیرہ موت کی حالت میں بھی موجود ہوتے ہیں لیکن موت سے چند لمحے پہلے منصوبے بنانے والا انسان اب موت کے بعد اپنی آنکھ کو بھی حرکت نہیں دے سکتا، نہ سن سکتا ہے، نہ کسی بات کاجواب دے سکتا ہے وغیرہ، بے جان ذرات سے جاندار انسان کیسے بنا، اور ان ہی ذرات کی موجودگی میں یہ انسان اب بے جان کیسے بن گیا؟ زندگی کیا ہے؟ موت کو نسا حادثہ ہے جس نے بے جان ذرات سے بنے ہوئے بولتے انسان کا منہ بند کردیا؟ بے جان ذرات سے بنے ہوئے سننے اور دیکھنے والے انسان کے ساتھ کیا ماجرا پیش آیا کہ نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ اب مرنے کے بعد سن سکتا ہے؟ ان حقائق سے دہریوں /مادہ پرستوں کے ذہن میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ یہ مادے کا ہیر پھیر نہیں بلکہ اس ظاہری نظام کے پیچھے ایک غیبی اور لافانی قوت موجود ہے۔کیا یہ حقائق ایک محیر العقول ذات کے وجود پر دلالت نہیں کرتے؟ کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ بے عقل گیسوں کے دھما کے سے تو دہریوں ہی جیسے بے عقل پیدا ہو سکتے ہیں لیکن یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ یہ بھی اللہ کی قدرت ہے کہ اس نے ایک ہی قسم کے بے جان اور بے عقل ذرات سے عقل مند اور بے وقوف دونوں قسم کے انسان پیدا کیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانی دو قسم کے ایٹموں سے بنا ہے ہائیڈروجن اور آکسیجن، نہ ہائیڈروجن میں عقل ہے اور نہ آکسیجن میں، ہائیڈروجن جلتی ہے اور آکسیجن جلنے کے عمل کو تیز کرتی ہے، یعنی پانی حقیقت میں اپنے اندر آگ رکھتا ہے۔آگ کے اس ذخیرے کو آج ٹھنڈک کس نے بخشی ہے؟ ہائیڈروجن اور آکسیجن کو آج اللہ نے کچھ ایسی ترکیب سے آپس میں جوڑا ہے کہ آج اس میں ٹھنڈک ہے اور آگ کو بجھاتا ہے لیکن کل جب اللہ کا امر آئیگا تو ان سمندروں میں بھڑک آئیگی اور ان میں آگ لگ جائیگی۔ (وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ) سورہ التکویر۔یعنی قیامت کے دن سمندروں کو بھڑکایا جائیگا۔

قرآن نے دعوت دی ہے کہ زمین وآسمان کے نظام میں غور کیا جائے۔انسانی عقل محدود ہے اور اللہ کی ذات کو تصور کرنا انسانی عقل کے احاطے سے باہر ہے اس لئے کائنات میں غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے اور زمین وآسمان کے نظام کا ذرہ ذرہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ نظام خود بخود وجود میں نہیں آیا بلکہ اس کے پیچھے ایک لافانی اور محیر العقول ہستی موجود ہے اور یہ کہ جتنا غور کیا جائے اتنی ہی انسان کی حیرت میں اضافہ ہوتا ہے (کائنات کا یہ نظام اس لافانی ہستی کی وحدانیت پر بھی دلالت کرتا ہے)۔

☆☆☆☆

☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی عظمت

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورۃ الزمر آیت ٦٧)

ترجمہ: اور (وہ) نہیں سمجھتے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہے۔اور قیامت کے دن ساری زمین اس کی ایک مٹھی میں ہے۔اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں (لپٹے) ہوں گے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت اوپر ہے کہ شریک بتلاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَطْوِي اللهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ يَطْوِ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ(صحیح مسلم:7051)۔

ترجمہ: "اللہ عزوجل ساتوں آسمانوں کو لپیٹ کر قیامت کے دن دائیں ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں کہاں ہے وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اپنے آپ کو سرکش اور متکبر کہا؟ پھر ساتوں زمینوں کو لپیٹ کر بائیں ہاتھ میں پکڑے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اپنے آپ کو سرکش اور متکبر کہا؟

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیارت مقابر

جناب بریدہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں پر آنے جانے سے منع فرمایا تھا اب اجازت دیتا ہوں کہ زیارت قبور کے لئے جایا کرو۔ (مسلم:2260)۔

ایک روایت میں یہ ہے جو قبروں پر جانا چاہے وہ جاسکتا ہے کیونکہ قبور پر آنا جانا ہمیں آخرت کی یاد دلاتا ہے(مسلم:2259)۔

شرک کی تاریخ میں قبر کا کردار نمایاں نظر آتا ہے اور اسکا فتنہ عالمگیر رہا ہے۔ اور اب بھی اولیاء کرام کی قبریں شرک اور بت پرستی کے اڈے بنے ہوئے ہیں، اسی وجہ سے رسول ﷺ نے ابتدائی دور میں صحابہؓ کو قبروں پر آنے جانے سے منع فرمایا لیکن بعد میں جب وہ عقیدہ توحید میں پختہ ہوئے اور فتنے کا اندیشہ نہ رہا تو رسول ﷺ نے صحابہ کو زیارت قبور کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی مقصد بھی بتلا دیا کہ زیارت قبور سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے اور بس۔لیکن آج عمومی طور پر لوگوں کا قبروں پر آنا جانا عبرت کیلئے نہیں کہ آخرت کی یاد تازہ ہو بلکہ قبروں کا طواف کرنا، قبر کے آس پاس درختوں اور پتھروں وغیرہ کو چومنا، قبر کے سامنے جھکنا وغیرہ جیسے شرکیہ امور میں عمومی طور پر لوگ مبتلا ہیں۔اولیاء کی قبروں کو تجارتی منڈیوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قبرستان اوپن یونیورسٹی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)۔(صحیح بخاری باب مرض النبی ووفاتہ)۔

"یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا"۔

نبی ﷺ نے یہود ونصاریٰ پر لعنت کی کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔برگزیدہ ہستی کی قبر کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر بھی لعنت ہوئی تو نہ جانے کہ ان لوگوں پر کتنی لعنت اور پھٹکار ہوگی جن کو بزرگوں اور غیر بزرگوں کی تمیز ہی نہ رہی، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ ملکوں میں کئی ایسی قبریں ہیں جن کے نام سے ہی پتا چلتا ہے کہ اس قبر میں اللہ ہی جانے کہ کیا دفن ہے مثلاً "گیدڑے زیارت" یہ قبر لنڈی کوتل آشخیل علاقہ میں ہے۔گیدڑے زیارت یعنی گیدڑ کا مزار، مشکل کشائی اور حاجت روائی تو رسول اور اولیاء کرام بھی نہیں کر سکتے لیکن لنڈی کوتل کی بعض قبر پسند عورتیں گیدڑے زیارت پر حاجت روائی کیلئے جاتی ہیں۔

لنڈی کوتل کے شمال "علاقہ غاخائے" میں ایف سی کیمپ کے قریب ایک قبر ہے جس کا نام "لغڑ بابا" یعنی ننگا بابا ہے،ننگے بابا کی حقیقت تو اللہ ہی جانتے ہیں، لنڈی کوتل کے قبرستان اوپن یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ڈرائیور حضرات جب اس قبر کے قریب سے گزرتے ہیں تو گاڑی تھوڑی دیر کیلئے روک دیتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ اگر گاڑی نہ روکی تو گاڑی کا کوئی نہ کوئی پرزہ ٹوٹ جاتا ہے۔لنڈی کوتل علاقہ میرداد خیل میں ایک قبر ہے اس کو شودو زیارت کہتے ہیں یعنی دودھ والی مزار، پاگل کتے کے کاٹے ہوئے ایک مریض کے بارے میں ایک آدمی نے بتایا کہ اس کو مہمند ایجنسی بھیجیں وہاں پر "کترائے بابا" کی قبر ہے کترائے پشتو زبان میں کتے کو کہتے ہیں۔اسی طرح تور بابا (تورکالے کو کہتے)،سمدستی بابا(یعنی فوراًبابا) بے غم بابا کامزار پشاور تہکال میں ہے،ہرجمعہ کی شب بے غم بابا کی قبر پر چرسی اور بینڈ باجوں والے جمع ہوتے ہیں اور بینڈ باجوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محفل منعقد کرتے ہیں اور اس طرح وہ دین و دنیا سے اپنے آپ کو بے غم کرتے ہیں،دیوانہ بابا کی قبر پشاور صدر میں ہے۔اس طرح کے فضول اور بیہودہ ناموں سے موسوم بے شمار قبریں ہیں لیکن وہم پرستوں کو کون سمجھائیں۔

کم شلمان (لنڈی کوتل) میں دو مشہور قبریں ہیں۔ایک کو شیخ بہادر بابااور دوسرے کو عام لوگ شیخ النساء بابا کہتے ہیں۔قبرستان اوپن یونیورسٹی کے ڈپلومہ ہولڈرز مرد اور عورتیں کہتے ہیں کہ جس کو بیٹا چاھئے وہ شیخ بہادر بابا کی قبر پر جائے اور جس کو بیٹی چاھئے وہ شیخ النساء بابا کی قبر پر جائے۔قبرستان اوپن یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان نے ہمیں اس بات کا جواب نہ دیا کہ قبر والے اگر نر اور مادہ دے سکتے ہیں تو وہ ہیجڑے کیوں نہیں دے سکتے؟ کبھی آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ قبر والوں نے کسی کو ہیجڑا دے دیا۔اکثر لوگ قبر والوں سے بیٹے مانگتے ہیں ان مشرکوں کا وہم اور گمان ہے کہ بیٹیاں اور ہیجڑے اللہ عطا کرتے ہیں اور نعوذ باللہ قبروں والے کچھ زیادہ مہربان ہیں اور بیٹے وہ عطا کرتے ہیں۔حالانکہ زکریا اور ابراہیم علیہم السلام جیسے انبیاء خود اپنے آپ کو بیٹے نہ دے سکتے تھے اور کئی سالوں تک اللہ سے دعائیں مانگتے رہیں۔اللہ نے انہیں بیٹے اس عمر میں عطا فرمائیں جب کہ وہ اسباب کے درجے میں مایوس ہو چکے تھے (لوط اور شعیب علیہم السلام کی بیٹیاں تھیں، ان کے بیٹے پیدا نہ ہوئے)۔

قبریالوجی کے بعض ڈپلومہ ہولڈرز نے ہم سے بیان کیا کہ ساری دنیا کے اولیاء ہفتے میں ایک بار شیخ بہادر بابا کی قبرپر مشورے کیلئے جمع ہوتے ہیں۔اگر قبروں والے واقعی اس اہتمام سے مشورے بھی کرتے ہیں اور وہ بھی ہفتہ وار توان اولیاء کو نبی ﷺ سے کیا ناراضگی ہے کہ وہ مدینہ کی بجائے لنڈی کوتل میں مشوروں کیلئے آتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی باتیں شیطان کی طرف سے ان پر القاء ہوتی ہیں۔

قبرپسندوں کا تعلق مسجدوں سے کم رہتا ہے، کبھی اگر مسجد میں چلے بھی جائیں تو وہاں بھی لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے کی بجائے قبروں کی طرف بلاتے ہیں۔وہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پرست قبروں کے آس پاس درختوں سے کوئی پتا وغیرہ نہیں کاٹ سکتے، کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے بابا ماردے گا۔دراصل اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کیلئے جو باتیں خاص کیں

مثلاً طواف کرنا، حرم کے حدود میں گھاس وغیرہ نہ کاٹنا اس قسم کی چیزیں جو اللہ کے گھر کیلئے خاص تھیں وہ یہاں کے وہم پرستوں نے قبروں کیلئے بھی ثابت کیں۔ان کا خیال ہے کہ قبر کے آس پاس درخت وغیرہ توڑ دیا تو بابا ماردے گا۔صاحب قبر کوئی جنگل کا چوکیدار تو نہیں کہ درخت کاٹنے پر ماردے گا۔شودو زیارت (لنڈی کوتل علاقہ میرداد خیل میں ہے) یعنی دودھ کا مزار، اوپن یونیورسٹی کی ڈپلومہ ہولڈرز اِن قبر یالوجی خواتین کہتی ہیں کہ بچوں کو دودھ پلانے والی عورتوں کا دودھ اگر کم ہو تو وہ اس قبر پر جائیں تو ان کی کیلشم کی کمی پوری ہوجاتی ہے۔جس جانور کاپیٹ پھول جائے اس کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ اس کی بھی قبض کشائی ہوجاتی ہے۔

قبرپسندوں نے مختلف قبروں کو مخصوص قسم کی بیماریوں وغیرہ کے ساتھ مشہور کیا ہوا ہے۔مثلاً "دانے زیارت" یعنی وہ قبرجہاں دانے ٹھیک ہوتے ہیں۔میالی صاحب کی قبر افغانستان میں ہے۔قبرستان اوپن یونیورسٹی والے نفسیاتی مریضوں کو میالی صاحب کی قبر کی طرف بھیجتے ہیں۔کسی صاحب قبر سے بیٹے مانگتے ہیں، کسی سے بیٹیاں مانگتے ہیں وغیرہ۔اس قسم کی باتیں قبر پرستوں پر شیطان کی طرف سے القاء ہوتی ہیں۔اگر اسلام میں ان باتوں کا کوئی تصور ہوتا تو قرآن اور حدیث میں ضرور حضرت حمزہؓ اور بدر کے شہداء کے بارے میں بیان ہوتا کہ ان کی قبروں پر بڑی بڑی بیماریوں والے مریض ٹھیک ہوں گے۔کیا وجہ ہے کہ قرآن نے شہداء کا ذکر کیا اور شہادت کے فضائل بیان کئے لیکن یہ بیان نہ کیا کہ ان کی قبروں پر بیماریاں دور ہوں گی؟رسول ﷺ کے صحابہ شہید ہو رہے ہیں،رسول ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں سے انھیں دفنا رہے ہیں لیکن یہ نہ فرمایا کہ فلاں صحابی کی قبر پر یہ دعا قبول ہو گی یا فلاں مراد مانگی جائے یا فلاں بیماری اس قبر پر دعا مانگنے سے دور ہوگی۔ادھر ہندوستانی اور پاکستانی قبروں پر مرادیں مانگنا اور یہ کہنا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلاں قبر پر درد ٹھیک ہوتا ہے،فلاں بابا بیٹے عطا کرتا ہے وغیرہ دین اسلام کی باتیں نہیں بلکہ یہ سب کچھ شیطان کی طرف سے ہے۔

پشاور میں تیس صحابہؓ کی اجتماعی قبر ہے.یہ حضرات شہید ہوئے تھے ان کے امیر شنان بن سلمہؓ تھے اور ان سب کو ایک ہی قبر میں دفنایا گیا تھا۔اوپن یو نیورسٹی والوں نے ان کا نام اصحاب بابا رکھا ہے۔قرآن نے صحابہ کو رضی اللہ عنہم کہا اور اس سے بڑا اعزازاور کیا ہو سکتا ہے لیکن اوپن یونیورسٹی والوں نے یہاں بھی اپنی مخصوص ذہنیت اور بابا کلچر ہاتھ سے جانے نہ دیا دوسرا ظلم اس قبر کے ساتھ یہ کیا گیا ہے کہ قبر کو مردوں اور عورتوں کیلئے دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے قبر کے اوپر موٹی دیوار بنائی گئی ہے۔

ٹھٹھہ(سندھ)میں شاہ عقیل بابا کی قبر ہے۔اس کے بارے میں مشہور ہے کہ جو شخص اس قبر کے قریب لیٹ جاتاہے تو صاحب قبر اس کو لڑھکاتا ہے۔

قبروں کے آس پاس جو اس قسم کی کوئی بات ہوتی بھی ہے مثلاً کسی کا لڑھکنا، یا درخت توڑنے پر کسی نقصان کا ہوجانا تو یہ مارکٹائی اصل میں صاحب قبر نہیں کرتا بلکہ یہ کام بعض اوقات اللہ کی طرف سے امتحان کے طور پر ہوتے ہیں۔مو سی علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تو سامری (منافق)نے سونے کا بچھڑا بنایا،جس طرح بانسری میں پھو نک مارنے سے مخصوص آوازپیدا ہوتی ہے اسی طرح اس بچھڑے میں ایسے سوراخ بنائے تھے کہ جب ہوا چلتی تھی تو اس میں آوازیں پیدا ہوتی تھیں تو اس طرح وہ لوگ کہنے لگے کہ جی یہ بچھڑا بھی خالی نہیں،اس میں بھی ضرور کوئی کمال ہے اور اس طرح وہ لوگ اس بچھڑے کو پوجنے لگے(جس طرح آج قبروں کو پوجا جا رہا ہے) یا بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ نے اپنے امر سے اس بچھڑے میں روح ڈال دی اور اس طرح وہ لوگ امتحان میں ڈالے گئے۔اسی طرح قبروں کے آس پاس شیطان اور جنات کا عمل دخل اور مجاوروں کی جادوگری او ر نظر بندی وغیرہ کا ایسے کاموں میں عمل دخل ہوتا ہے۔ جاہل لوگ اس کو ولی کی کرامت سمجھ کر قبر کی پوجا شروع کردیتے ہیں حالانکہ جو حقیقتاً

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صاحب کرامت ہو عبادت تو اس کی قبر کی بھی جائز نہیں لیکن شیطان نے بھی قسم کھائی ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرتا رہے گا اور مجاوروں کا بھی قبروں پر اچھا روزگار لگا ہوا ہے، اولیاء کی محبت کے نام پر اچھی خاصی تجارت قبرستانوں میں بیٹھ کر یہ لوگ کرتے ہیں۔

ایبٹ آباد پبلک سکول کے ہاسٹل کے احاطے میں ایک قبر ہے۔جمعرات کے دن صبح کے وقت عورتیں چائے اور پراٹھے وغیرہ لاکر قبر کے قریب رکھ کر چلی جاتی تھیں، شاید ان کا یہ خیال ہوگا کہ قبر والے ناشتہ کرتے ہیں حالانکہ عورتوں کے جانے کے بعد بعض سٹوڈنس جاکر قبر کے قریب جمعراتی ناشتہ کرتے تھے اور وہ بھی مفت میں، عورتیں اس قبر کے آس پاس درختوں پر روپے وغیرہ کے سکے میخیں ٹھونک کر لگاتی تھیں۔نہ جانے کہ ان کے ذہنوں میں کیا ہوتا ہوگا۔

لغڑ بابا کو بعض لوگ اب لکڑبابا کہتے ہیں۔پشتو زبان میں لفظ لکڑ کا کوئی فائدہ سمجھ میں نہیں آتا اور پٹھان آدمی کو اپنے بیٹے کا نام اردو زبان میں رکھنے کی کیا ضرورت پڑگئی تھی۔لنڈی کوتل میں ایک قبر کانام ماشوم بابا رکھا گیا ہے، ماشوم بچے کو کہتے ہیں یعنی بچہ بابا، ایک تیر میں دوشکار بیک وقت وہ چھوٹا بچہ بھی ہے اور بابا بھی ہے، عورتیں بنٹے اور غلیل وغیرہ لے جاکر اس قبر پر رکھتی ہیں۔شاید ان کے ذہنوں میں یہ ہوتا ہوگا کہ جس طرح چھوٹے بچے بنٹوں اور غلیل وغیرہ سے کھیلتے ہیں اسی طرح ماشوم بابا کا دل بھی بہلتا ہوگا بعض لوگ ماشوم باباکو معصوم باباکہتے ھیں حالانکہ معصومیت قانون ہے انبیاء کیلئے جو کہ چودہ سو سال پہلے اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔قبرستان اوپن یو نیورسٹی کی یہ داستان بہت لمبی اور درد ناک ہے ہر گاؤں ہر شہر کا اسی طرح کا کچھ حال ہے،مندروں میں جو کچھ ہوتا ہے کچھ اسی طرح کا منظر قبرستانوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ نام جو تم نے رکھے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى۔(سورۃ النجم: ۲۳)

ترجمہ: دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔یہ لوگ صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔اوریقیناًان کے رب کی طرف ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

سورۃ النجم کی اس آیت سے پہلی آیتوں میں لات،منات اور عزیٰ کا تذکرہ ہے اور اس آیت میں مشرکین سے کہا جارہا ہے کہ یہ تو صرف نام ہیں جو تم نے رکھے ہیں (اور اس کی آڑ میں تم ان سے جتنی امیدیں وابستہ کیے بیٹھے ہو اور ان کو معبود قرار دے چکے ہو تو یہ آپ کی سوچ، گمان اور نفسانی خواہشات ہیں)۔

اسی طرح یوسف علیہ السلام جیل کے ساتھیوں سے بھی کہتے ہیں کہ یہ توصرف نام ہیں جو تم نے رکھ لیے ہیں اور اللہ کی طرف سے ان پر کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی۔دیکھئے سورۃ یوسف آیت:39،40۔

آج بھی بہت سارے لوگوں نے نام رکھیں اور اپنی طرف سے ان کی طرف باتیں منسوب کی ہیں۔مثلاً کسی کا بیٹا نہیں تو وہ فلاں شہید کی قبرپر جائے تو اس کی امید پوری ہوجائیگی،فلاں بیماری کیلیئے یہ قبر اور فلاں بیماری کیلیئے وہ قبر، افغانستان میں قبر ہے اس کو میاں صاحب کی قبر کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس پر پاگل اور نفسیاتی مریض ٹھیک ہوجاتے ہیں۔اسی طرح صوفیوں کے درجے کہ فلاں اولیاء کا سردار ہے اور اس طرح کی کئی چیزیں ہیں جن کی حیثیت رکھے گئے ناموں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔یہ نام تو آپ نے اپنی مرضی اور خواھش نفس سے رکھے ہیں اور اللہ کی طرف سے ان پر کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے کیونکہ ان میں سے بعض چیزیں بدعت اور بعض شرک ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر کیونکر دلیل نازل فرمائیں گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں شرک اور بتوں کے متعلق آیات نازل ہوئی ہیں وہ پتھر کے بنے ہوئے بتوں کے بارے میں تھیں اور بزرگوں کی قبریں وغیرہ اس سے مراد نہیں۔

صاحب جی! پہلی بات تو یہ ہے کہ اکثر بت نیک لوگوں اور شخصیات کی طرف منسوب تھے اور ان کے ناموں پر بنے ہوئے تھے، یا ملائکہ کو اللہ کے ساتھ شریک کیا جارہا تھا۔ مقامِ ابراہیم پر ابراہیم اسماعیل اور مریم علیہم السلام کے نام پر بت تھے۔دوسری بات یہ ہے کہ قرآن نے عیسائیوں کے شرک پر رد کیا اور عیسائیوں نے پتھروں کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا تھا بلکہ عیسیٰ اور مریم علیہم السلام کو اللہ کے ساتھ شریک کیا۔

تیسری بات یہ ہے قرآن نے جب شرک پر رد کیا اور معبودان باطلہ (چاہے وہ پتھر یا درخت، سورج وغیرہ ہو یا انبیاء کرام و اولیاء ہوں) سے اختیارات کی نفی کی تو وہاں قرآن نے اختیارات کا اثبات اللہ کیلئے کیا کہ وہی مختارِ کل ہے۔قرآن نے اس انداز میں مشرکین سے خطاب نہیں کیا کہ تمہارے باطل معبود تو کچھ نہیں کرسکتے ہاں اس امت میں ایسے صوفی آئیں گے جن کے پاس تھوڑا یا زیادہ کچھ اختیار ہوگا۔نہیں بلکہ قرآن نے مِنۡ دُونِ اللہ کہہ کے اصول بتادیا کہ اللہ کے مقابلے آپ کسی بھی نوری، ناری،صوفی، ولی، نبی وغیرہ کو لاکھڑا کریں گے تو وہ بہر حال معبود باطل ہے چاہے آپ اسکا کچھ اور نام رکھ لیں۔حقیقت یہ ہے کہ بس یہ تو صرف نام ہیں جو تم نے رکھیں ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

باپ، دادے اور پردادے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا"۔

دین چودہ سو سال پہلے مکمل ہو چکا ہے۔ اگر کسی شخص کے باپ دادا کا طریقہ قرآن اور سنت کے مطابق ہے تو وہ اللہ کے ہاں مقبول ہے اور اگر باپ دادا کا طریقہ یا کوئی قصہ اور کہانی قرآن وسنت کے خلاف ہے تو وہ مردود ہے چاہے باپ دادے سے کتنی ہی محبت کیوں نہ ہو۔ قرآن وسنت کے مقابلے میں تاریخ، باپ دادے اور نانی اماں کے قصے اور کہانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر باپ دادے معیار ہیں تو پھر کس کے باپ دادا کے طریقے پر اتفاق کیا جائے؟ ہر ملک کے رہنے والوں کے باپ دادے تھے۔ کس ملک کے رہنے والوں کے باپ دادوں کا طریقہ اختیار کیا جائے؟ پٹھانوں کے رسم ورواج اور بدعات کو دین مانا جائے یا پنجاب کی وہم پرستی اور شرکیات کو تسلیم کیا جائے؟ باپ دادوں کا تو یہ حال ہے کہ پردادا سے آگے کوئی اپنے داداؤں کے نام تک نہیں جانتا۔ اگر تاریخ اور باپ دادے معیار ہیں تو کوئی بتلائے کہ لغڑ بابا، یعنی (ننگا بابا) تور بابا یعنی (کالا بابا) بے غم بابا، سمہ ستی بابا، (فوراً بابا) کتراۓ بابا (کتا بابا) ماشوم بابا (بچہ بابا) دیوانہ بابا، گیدڑے زیارت (گیدڑ کا مزار) شودو بابا (دودھ کا مزار) مرغو شہید (چڑیا شہید) وغیرہ کی کیا تاریخ ہے؟

اور یہ اسلام کی تبلیغ ہے یا ہندومت شرک اور بت پرستی ہے جس نے آج تک بہت سارے کلمہ پڑھنے والوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اسی طرح اولیاء کرام کے مزارات کو جو شرک کے اڈے بنایا گیا ہے کیا یہ اسلام کی تعلیمات ہیں یا اولیاء کی محبت کے نام پر ہندوؤں کے مشرکانہ عقائد کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ تاریخ میں تو ایسے مسلمان بکثرت پائے جاتے ہیں جو مسجد بھی جاتے تھے اور مندروں میں بھی پوجا کیلئے جاتے تھے۔ آج بھی ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو ہم جانتے ہیں جو کلمہ اسلام کا پڑھتے ہیں لیکن مرادیں مانگنے کیلئے گرونانک (سکھ) کی قبر پر گئے ہیں کل اس کے بیٹے اولیاء کی قبروں کی عبادت اور پوجا ثابت کرنے کیلئے یہی دلیل پیش کریں گے کہ جی ہمارے باپ گرونانک سے مرادیں مانگتے تھے تو پیر بابا سے مرادیں مانگنے میں کیا حرج ہے (نعوذ باللہ من ذلک) بہت سارے لوگ قبر پرستی کیلئے آج بھی یہ دلیل پکڑتے ہیں کہ جب پاکستان میں کسی بزرگ کی قبر پر عرس شریف، میلہ شریف کے نام پر شرک، بدعت، اور بے حیائی کا بازار گرم ہوتا ہے تو اس میں کلمہ گو مشرکوں کے ساتھ بڑی تعداد میں ھندو بھی شریک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ خوشی سے پھولے نہیں سماتے کہ دیکھیں جی یہ اولیاء کتنے بڑے لوگ گزرے ہیں کہ ھندو بھی ان کے مزارات پر آتے ہیں اور اپنے گمان میں اس کو اسلام کی فتح سمجھتے ہیں حالانکہ اگر ھندو اولیاء کرام سے حقیقتاً متاثر ہیں تو وہ اسلام کیوں قبول نہیں کرتے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ہندوؤں کے مشرکانہ عقائد کی پرچار ہے اور پاکستان اور انڈیا کے بہت سارے مسلمان اس فتنے کی لپیٹ میں ہیں۔ اور رونا کس کے سامنے رویا جائے جب حکمران طبقہ بھی ان خرافات کی سرپرستی میں مشغول ہو۔ آئندہ نسلوں کے جہلا کا یہ قول ہوگا کہ جی کیا ہمارے مسلمان حکمران دین کو نہیں سمجھتے تھے کہ ان کی نگرانی میں یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ بہر حال باپ دادوں کے رٹے اگر چھوڑ کر قرآن وسنت پر عمل کیا جائے تو اسی میں فائدہ ہے کہ باپ دادوں کے رٹے لگانا ہر زمانے کے مشرکوں اور جاھلوں کا طریقہ رہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جہلاء کا یہ قول قرآن میں نقل فرمایا (قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ (سورۃ الشعراء 74)

ترجمہ: انہوں نے کہا ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا،،

اور دوسری جگہ قرآن میں ارشاد فرمایا کہ (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْءًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔(سورۃ البقرۃ 170)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”اوران سے جب کبھی کہاجاتاہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کروتوجواب دیتے ہیں کہ ہم تواس طریقے کی پیروی کریں گے جس پرہم نے اپنے باپ دادوں کوپایا، گوان کے باپ دادے بے عقل اورگم کردہ راہ ہوں“۔

آج بھی جولوگ قبروں کی عبادت اوربدعات ورسومات کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں یہی بات کرتے ہیں کہ ہم نے باپ دادوں کو اسی طریقے پرپایاہے۔اللہ اس دلدل سے نکلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔راہ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کادین چونکہ آسمانی کتاب سے ثابت ہونہیں سکتااس لئے باپ دادوں کوہی دلیل کے طورپرپیش کرتے ہیں۔قرآن کاپیغام تویہ ہے کہ نبی علیہ السلام کاکام یہ ہے کہ وہ لوگوں کواللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں گے اورآپ کی اتباع کرنے والوں کابھی یہی کام ہے کہ وہ لوگوں کوغیروں کی بندگی سے نکال کراللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف بلائیں۔جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہےقُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (سورۃیوسف108)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔میں اورمیرے متبعین اللہ کے طرف بلارہے ہیں، پورے یقین اوراعتمادکے ساتھ۔اوراللہ پاک ہے اورمیں مشرکوں میں سے نہیں“۔

نبی ﷺ نے امت کوقبرستانوں میں تونہیں بٹھایاتھاکہ آج لوگوں نے قبرستانوں میں ڈیرے لگائے ہیں اوراولیاء کی محبت اورعرس میلوں کے نام پرشرک کے بازار گرم کیے ہیں۔نبی علیہ السلام کی تلواریں، زرہیں، جنگی گھوڑے اورجنگی ٹوپیاں اورنبی علیہ السلام کی جنگی کاروائیاں کسی کوکیوں یادنہیں۔پیغمبر ﷺ نے توامت کے ہاتھ میں تلوارپکڑائی تھی توآج محمد ﷺ کے نام لیواؤں کے ہاتھوں میں قبروں کے جھنڈے کس نے پکڑادیے؟۔

☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ

اللہ تعالیٰ کا ارشا د ہے کہ: وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللهِ (سورۃ فصلت،33)

تر جمہ:"اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگو ں کو اللہ کی طرف بلائے"۔

قرآن میں نبی ﷺ کاکام بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کوا للہ کی طرف بلانے والے ہیں اور آپ کی اتباع کرنے والوں کا بھی یہی کام ہے (قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي) (سورۃ یوسف) عبدالقادر جیلانی ہو یا کوئی بھی بزرگ ہو پوری زندگی یہی کام کرتے رہے ہیں۔ان بزرگ ھستیوں نے لوگوں کو اللہ کی وحدانیت کی طرف بلایا،یہ اللہ والے کبھی تقر یر اور تحریر کے ذریعے تو کبھی جہاد کے ذریعے اللہ کی وحدانیت کا درس دیتے ہیں۔ان بزرگوں کی بزرگی کیوجہ ہی یہی تھی کہ یہ خو د بھی پکے مو حد تھے اورا للہ کی زمین سے شرک اور بت پرستی کی جڑیں کاٹتے رہے ہیں۔آج کے وہم پرست پیر، داعیان الی القبور اور درباری مو لو ی تو حید سے کو سو ں دور،جہاد سے با لکل بے خبر، محمد ﷺ کے نام لیواؤں کو قبرستانوں کی طرف بلا تے ہیں۔اللہ کی بجائے بزرگوں کی الو ھیت اور خدائی باور کراتے ہیں۔فضول،بے ہو دہ اور جھو ٹی باتیں اور کہانیاں بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔بزرگوں کی بزرگی کا مطلب یہ نہیں لینا چاہئے کہ بندہ ان کی عبادت شروع کرے۔

جاہل لوگ بزرگوں کی بزرگی اور اعمال کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں،اللہ تعالیٰ نے جہلاء کے اس غلط خیال کو رد کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا کہ "ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ (سورۃ البقرۃ)

اگر آپ عبدالقادر جیلانی اور پیر بابا کو خدا باور کرانا چاہتے ہیں تو وہ خدا نہیں تھے بلکہ اللہ کے عاجز اور مجبو ر بندے تھے۔انبیاء واولیاء ماں کے بطن سے پیدا ہو ئے ہیں،وہ کھانا کھاتے تھے،پانی پیتے تھے،ان پر تھکاوٹ آتی تھی،تھکاوٹ سے بچنے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انبیاء واولیاء خچروں اور گدھوں پر سواری کرتے رہے ہیں تو کیا ان کو آپ اِلٰہ،کارساز اور دستگیر باور کرانا چاہتے ہیں؟معبود اور مشکل کشا کو کیا کھانے پینے اور گدھے یا خچر پر سواری کی ضرورت پڑتی ہے؟

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ان بزرگ ہستیوں کے طریقے پر چلا جائے نہ یہ کہ ان کی عبادت کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اشعار کی سرجری

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: لَا تُطْرُونِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ۔(بخاری:3445)

ترجمہ: میری محبت میں ایسا مبالغہ نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کی محبت میں کیا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو۔

ایک دفعہ مدینہ منورہ میں چھوٹی بچیاں جنگ بدر کے شہداء کی تعریف نغمے کی شکل میں پڑھ رہی تھیں کہ ایک بچی نے کہا کہ ہمارے درمیان وہ نبی موجود ہے: جوکل کی باتیں جانتے ہیں نبیﷺ نے اس بچی کو منع فرمایا کہ یہ بات چھوڑو بلکہ وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی۔(صحیح البخاری النکاح باب ضرب الدف فی النکاح والولیمۃ ح/ 5147)

نمونے کے طور پر ہم یہاں چند اشعار پیش کرتے ہیں جن میں خداکو رسول اور اولیاء کے ساتھ گڈمڈ کیا گیا ہے اور خدا اور اولیاء اور رسولوں میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ مثلاً:

(غلط شعر۔۱) خدا جو پکڑے چھڑالے محمدﷺ

محمدﷺ جو پکڑے چھڑا کوئی نہیں سکتا

حالانکہ سورۃالجن آیت (۲۲) میں ہے کہ "(اے محمدﷺ)آپ فرمادیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ہر گز کوئی نہیں بچاسکتا اور میں اس کے سوا کہیں اپنا بچاؤ نہیں پاتا قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (سورۃ الجن آیت ۲۲)۔

یعنی اللہ اگر پکڑنے پر آئے تو رسول اپنے آپ کو بھی نہیں بچاسکتا رسول کے اپنے بچاؤ کا ٹھکانا بھی اللہ کے سوا کہیں نہیں۔

اسی طرح سورۃ المؤمنون آیت ۸۸ میں ہے وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:”وہ (اللہ) پناہ دینے والا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ دینے والا نہیں“۔

سورۃ المائدۃ آیت 17 میں ہے: قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْءًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔

”آپ پوچھئے کہ اگر اللہ تعالیٰ عیسی بن مریم کو، اور ان کی والدہ کو اور تمام روئے زمین والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو کون شخص اللہ سے ذرہ برابر بچانے کا اختیار رکھتا ہے“نہ جانے کہ شاعر نے کس عالم میں یہ کہہ دیا کہ خدا جو پکڑے چھڑالے محمد، محمد جو پکڑے چھڑا کوئی نہیں سکتا۔دوسرا غلط شعر:

وہ جو عرش پہ مستوی تھا خدا ہوکر   مدینہ میں اترا مصطفیٰ ہو کر

جس طرح نصاریٰ نے فرط محبت میں کہا کہ عیسیٰ خدا ہے اسی طرح اس شاعر نے بھی حد کردی ہے۔حالانکہ فرش والوں کو عرش والے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔بلکہ عرش والا خالق اور فرش والے مخلوق اللہ ہر چیز کا خالق (اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ) اللہ ہرچیز کا مالک (قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ) جبکہ رسول ﷺ اپنی جان کے بھی مالک نہیں (قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا)، کوئی بھی چیز اللہ کی طرح (مماثل) نہیں (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ) اللہ کو کسی مخلوق کی شکل میں ظاہر کرنا اور یہ کہنا کہ مدینہ میں اللہ ہی اتر گیا (نعوذ باللہ) یہ تو ہے ہی کفر، اللہ کی کسی ایک صفت کو بھی مخلوق کیلئے ثابت کرنا شرک ہے۔

صحیح شعر اس طرح بنتا ہے۔

وہ قادر مطلق عرش پہ مستوی ہے اللہ ذالجلال ہو کر
رسول تو ایک بشر ہے امام الانبیاء ہوکر

تیسرا غلط شعر:

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی ہے مختار بھی ہے۔
کارعالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی یہ صفات جو اس شعر میں عبدالقادر جیلانیؒ کو الاٹ کردی گئی ہیں مشرکین مکہ بھی اللہ کے سوا کسی کے لئے یہ صفات ثابت نہیں کرتے تھے بلکہ مدبر وغیرہ صفات وہ اللہ ہی کیلئے خاص کرتے تھے (قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ....الخ)

(سورۃ یونس ۳۱)

اب جو شخص مشرکین مکہ سے بھی دوہاتھ آگے نکل جائے اس شخص کے شرک کا کیا عالم ہوگا ۔رسول ﷺ بے اختیار ہیں تو عبدالقادر جیلانی کو کس نے مختار بنادیا۔ نبیوں پر جب مشکلات آتی ہیں تو وہ بھی اللہ ہی سے سوال کرتے ہیں اور اللہ کی حکمت کہ وہ جب چاہے دعاقبول کرلے زکریا علیہ السلام کئی سالوں تک اللہ سے بیٹا مانگتے رہیں' جب اللہ نے چاہا تو بیٹا عطا کردیا۔ نبی ﷺ اپنی جان کیلئے بھی نفع ونقصان کے مالک نہیں

قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ اللَّهُ۔(سورۃ الاعراف آیت 188)

ترجمہ:۔اے نبی کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کیلئے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے۔

نبی ﷺ کسی کو ہدایت دینے کا اختیار نہیں رکھتے :

(إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ)۔ (سورۃ القصص آیت ۵۶)

ترجمہ: بیشک اُسے ہدایت نہیں ملے گی جسے تو چاہیگا مگر اُسی کو ہدایت ملے گی جسے اللہ چاہیگا۔

نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کنعان کو ہدایت نہ دے سکے،ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو ہدایت نہ دے سکے.جنگ اُحد کے موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ قوم کس طرح فلاح اور کامیابی پائیگی جس نے اپنے نبی ﷺ کا چہرہ زخمی کردیا تو اس پر آیت نازل ہوئی کہ آپ کو کچھ اختیار نہیں، اللہ ان پر توجہ فرمائیں یا انھیں عذاب دیں، کیونکہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظالم ہیں (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ)۔

(العمران آیت 128)

سورۃ الانفال آیت ٦٣ میں ہے کہ اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈالی اور اگر آپ ﷺ روئے زمین کے سارے خزانے خرچ کردیتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت نہیں ڈال سکتے تھے۔ مگر اللہ نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی"

(وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ)۔

تو نبی علیہ السلام جیسی ہستی جب نہ اپنی جان کی مالک ہے نہ کسی کو ہدایت دینے کا اختیار نبی علیہ السلام کے پاس ہے، نہ کسی کے دل میں الفت ڈال سکتے ہیں اور جنگ احد کے موقع پر مشرکین کیلئے بد دعا تک سے روکا گیا، تو پھر عبدالقادر جیلانی کے پاس کون سے اختیارات اور کہاں سے آگئے ہیں۔

صحیح شعراس طرح بنتا ہے

بے بس بھی ہے بے اختیار بھی ہے محتاج بھی ہے۔

اللہ کے درکابہت زیادہ سوالی بھی ہے عبدالقادر۔

چوتھا غلط شعر:

اے غوث زماں، سلطان جہاں محشر کا ہمیں خوف ہے کہاں

بس یاد میں تیری محو ہیں یا عبدالقادر جیلانی۔

پہلے مصرعے میں عبدالقادر جیلانی کو غوث کہا گیا ہے یعنی فریاد رس، فریاد سننے والا، حالانکہ جتنے انبیاء ورسل دنیا میں آئے ہیں ان میں سے بھی کوئی غوث نہیں بلکہ ان پر خود بے شمار مشکلات آئیں اور وہ اپنی مشکلات سے نکلنے کیلئے بھی اللہ سے فریاد کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورہ الانفال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فریاد ان الفاظ میں بیان ہے (اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ) "سورۃ انفال" جنگ بدر کی رات بدر کے مقام پر نبی ﷺ اللہ کے سامنے زار وقطار رو رہے تھے اور اللہ سے فریاد کر رہے تھے کہ اے اللہ تو ہماری مدد فرما، اس آیت میں نبی علیہ السلام کی اس فریاد کا تذکرہ ہے کہ اے نبی اس وقت کو یاد کرو جبکہ تو اپنے رب سے فریاد کرنے لگا۔انبیاء کرام جب اپنی مشکلات خود حل نہیں کر سکتے اور اللہ کے سامنے فریاد کرتے ہیں تو عبدالقادر جیلانی زمانے کے غوث کہاں بن سکتے ہیں۔

شعر کے پہلے مصرعے میں عبدالقادر جیلانیؒ کو سلطان جہاں بھی کہا گیا ہے۔ عبدالقادر جیلانی کے دینی کارنامے تو ہر کوئی جانتا اور مانتا ہے لیکن سلطان جہاں کا کیا مطلب ہے یہ تو ہر کسی کو معلوم ہے کہ وہ کسی ملک کے صدر یا وزیر اعظم وغیرہ نہیں تھے تو پھر سلطان جہاں کی تشریح غوث زمان کے علاوہ اس سے پہلے دیے گئے غلط شعر سے ہوتی ہے جس میں عبدالقادر جیلانی کو کل کائنات میں متصرف اور کار عالم کا مدبر بتلایا گیا ہے جو کہ سراسر جھوٹ ہے اور مشرکانہ نظریہ ہے کیونکہ متصرف فی الامور بھی اللہ کی ذات ہے، تدبیر اللہ ہی کرتے ہیں (يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ) (الم سجدہ) سورۃ الملک میں ہے کہ بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے یعنی جو سلطان جہاں ہے (تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)۔(سورۃ الملک)

پہلے مصرعہ میں یہ بھی ہے کہ ہمیں ہے محشر کا خوف کہاں شاعر کہتا ہے کہ ہم نے عبدالقادر جیلانی کا دامن پکڑلیا ہے اور قیامت کے دن وہ ہمارا بیڑا پار لگادیں گے۔ اس بات میں تو کسی کو اختلاف نہیں کہ قیامت کے دن انبیاء وشہداء وغیرہ گناہ گار لوگوں کی بخشش کیلئے اللہ کے دربار میں سوال اور سفارش کریں گے لیکن شاعر جو بالکل بے خوف ہوگئے ہیں، یہ بات قرآن اور نبی ﷺ کے ارشادات کے خلاف ہے، کوئی کسی کا بیڑا پار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لگادے یہ تو دور کی بات اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی سوال بھی نہیں کر سکے گا۔"مَنۡ ذَاالَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ" (آیۃ الکرسی)۔

وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (سورۃ الشعراء،214) آیت جب نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کو اکٹھا کیا اور الگ الگ قبیلے والوں سے فرمایا کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ اور میں محمد ﷺ قیامت کے دن تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی جس مال کا میں مالک ہوں اس میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو قیامت کے دن میں تجھے اللہ کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔(صحیح بخاری التفسیر ح/4771)

اگر شفاعت کا مطلب بے خوف ہونا ہوتا تو رسول ﷺ اپنے رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ ڈراتے، اگر شفاعت کا مطلب بے خوف ہونا ہوتا تو عبدالقادر جیلانیؒ خود اتنی عبادات وغیرہ نہ کرتے بلکہ وہ بھی نبی ﷺ کی شفاعت کے انتظار میں بے خوف ہو کر بیٹھے رہتے۔

شعر کے دوسرے مصرعہ میں ہے کہ بس یاد میں تیری محو ہیں یا عبدالقادر جیلانی، گویا کہ شاعر فنانی الاولیاء میں غرق ہو کر عبدالقادر جیلانی کی یاد میں کچھ ایسے ڈوب گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یاد بھی انہیں نہ رہی اور کیوں نہ ہو کہ جب شاعر نے خدا کی خدائی عبدالقادر کیلئے بیان کی ہے تو اب ایسی صورت میں خدا کی یاد کہاں باقی رہ سکتی ہے؟ (نعوذباللہ من ذالك)۔

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزہ اور کرامت

اللہ تعالیٰ کے امر سے کسی نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والا کوئی ایسا کام جس سے عام لوگ عاجز ہوں، کو معجزہ کہتے ہیں۔معجزہ نبوت کی دلیل ہے اور اس کے فائدے یہ ہیں کہ کبھی نبی کو کسی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور نبی کی دعا پر اللہ تعالیٰ وہ کام اپنے امر سے کردیتے ہیں اس کے علاوہ معجزے کی وجہ سے اہلِ ایمان کی ایمانی کیفیات کو تقویت ملتی ہے اور کافراور مشرک بھی بسا اوقات معجزے کو دیکھ کر ایمان لے آتے ہیں۔یہی حال اولیاء کرام کی کرامات کا ہے۔کہ اولیاء کے ہاتھ پر اگر کوئی ایسا خرق عادت کام ظاہر ہو تو وہ اللہ کے امر سے ہوتا ہے اور فائدہ اس کا یہ ہے کہ ولی اللہ کو کسی موقع پر اللہ کی مدد کی ضرورت تھی اور اللہ نے وہ کام کردیا اسطرح اس ولی کی مشکل کشائی ہوگئی یا اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس نیک بندے کی نیکی لوگوں میں مشہور کرنا چاھتے ہیں۔اولیاء کی کرامات بھی نبی کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں کہ جب ان کے ہاتھ پر کرامت ظاہر ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سچے نبی کے پیروکا رہیں۔

معجزے اورکرامت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ نے انبیاء اور اولیاء کو خدائی طاقت دے دی ہے اور بس اب وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔کائنات میں ارادہ سے تصرف کرنا اللہ کی قدرت ہے۔جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہوجا اور وہ کام ہوجاتا ہے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ) (سورۃ یٰس آیت 82)۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ (سورۃ الحج آیت 18)۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے“ کائنات میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنی چاہت اور مرضی کو نافذ کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے، یہ صفت کس نبی یا ولی کیلئے ثابت کرنا شرک ہے]جنگ بدر کے موقع پر نبی ﷺ نے مشرکین کی طرف کنکر یاں پھینکیں جو کہ مشرکوں کی آنکھوں تک پہنچیں۔یہ پیغمبر ﷺ کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر ہوا (وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى) (سورۃ الانفال آیت 17)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:"اور تو نے کنکریاں نہیں پھینکیں جب تو نے پھینکیں مگر وہ تو اللہ نے پھینکیں"

مطلب یہ ہے کہ یہ معجزہ ظاہراً نبی ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر ہوا لیکن اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کنکریاں تو نے نہیں پھینکیں بلکہ یہ تو اللہ نے پھینکیں ہیں.اسی طرح جب جادوگروں نے رسیاں پھینکیں اور وہ سانپ نظر آنے لگیں تو قرآن میں آتا ہے کہ موسٰیؑ دل میں ڈرگئے تو اللہ نے فرمایا کہ نہ ڈرو بے شک تم ہی غالب رہوگے :

(فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى، قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى) (سورة طٰہ آیت ٦٧ '٦٨)

اگر معجزہ موسٰی علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوتا تو ان کو ڈرنے کی ضرورت ہی نہ تھی -

اللہ نے حکم دیا موسٰیؑ کو کہ اپنا عصا زمین پر پھینک دو جب انھوں نے عصا کو زمین پر پھینکا اور وہ اژدہا بن گیا تو موسٰی علیہ اسلام ڈر کربھا گے -اللہ نے فرمایا کہ (لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ) (سورة القصص آیت 31)-

ترجمہ:"تو نہ ڈر بے شک تو امن والوں سے ہے" اگر معجزہ موسٰی علیہ اسلام کے ہاتھ میں تھا تو ان کو ڈر کربھا گنے کی کیا ضرورت تھی؟

یہی حال کرامات کا ہے کہ وہ اولیاء اللہ کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہیں لیکن اس میں ان کا اپنا ارادہ یا مرضی نہیں ہوتی بلکہ یہ اللہ کے امر سے ظاہر ہوتے ہیں مثلاً کسی جنگ کے موقع پر اللہ کی طرف سے کوئی مدد آجاتی ہے.لیکن یہ کہنا کہ 1965ء کی لڑائی میں اولیاء کی طاقت نے انڈیا کو شکست دے دی'غلط بات ہے اس لئے کہ اولیاء نے اگر 1965ء میں انڈیا کو اپنی طاقت سے شکست دے دی تھی تو 1971ء میں ان کو پاکستان سے کیا ناراضگی ہوگئی تھی۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے'جب چاہے فتح دے دے جب چاہے شکست دے دے اگر زندہ یا مردہ اولیاء کرام دشمن کو شکست دینے کی ذاتی یا عطائی طاقت رکھتے تو آج عراق اور افغانستان وغیرہ میں اولیاء کرام نے امریکی جنگی جہازوں کو ہوا میں روک دیا ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زکریا علیہ السلام نے جب مریم علیہ السلام کے پاس مختلف موسموں کے میوے دیکھیں تو فرمایا کہ یہ میوے تیرے پاس کہاں سے آتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کی طرف سے (اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ) (سورۃ ال عمران آیت ۳۷)

یہ مریم علیہ اسلام کے ساتھ اللہ کی طرف سے مدد تھی اور آیت میں ہے کہ: مریم علیہ اسلام بھی کہتی ہے کہ یہ میوے میرے پاس اللہ کی طرف سے آتے ہیں' انھوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ میری اپنی طاقت سے میں نے حاصل کیے ہیں،عیسائیوں کا یہ غلط خیال تھا کہ مریم علیہ السلام نے یہ میوے اپنے اختیار سے حاصل کیے ہیں قرآن میں اللہ نے اس غلط خیال کورد فرمایا - عیسائیوں کو تو مسلمان قرآن میں دکھا دیں گے کہ مریم نے میوے اپنے اختیار سے حاصل نہیں کئے کیونکہ قرآن نے مریم کی زبانی بیان کیا کہ یہ میوے اللہ کی طرف سے ان کے پاس آتے ہیں لیکن ان پٹھانوں کے سامنے کونسی کتاب بیان کی جائے جو کہتے ہیں کہ ڈھولکی بابا کے پاس یہ طاقت تھی کہ جب کوئی شخص مکہ کی زیارت کرنا چاہتاتھا تو ڈھولکی بابا ڈھول بجانا شروع کردیتے تھے اور وجد اور جذبے کی انتہا کو جب پہنچ جاتے تھے تواس وقت مکے کی زیارت کرنے والا شخص ڈھولکی بابا کے آستین کوہاتھ لگا لیتا تھا تو اس کو مکہ مکرمہ کی زیارت ہو جاتی تھی جب آستین شریف کوہاتھ لگانے والوں کا یہ عالم ہے تو نہ جانے کہ پگڑی کو ہاتھ لگانے والوں کی کیا پرواز ہوگی؟

حالانکہ جب مدینہ کی طرف رسول ﷺ اور صحابہ نے ہجرت کی تو صحابہ ؓ کو مکہ کی یاد بہت ستاتی تھی تو نبی ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر ۔ (صحیح بخاری کتاب المرضی5654)

مطلب یہ ہے کہ رسول ﷺ کے زمانے میں یہ ڈھول موجود نہیں تھا جو بعد میں ڈھولکی بابا نے ایجاد کیا کہ صحابہ کو مکہ کی زیارت کرواتے رہتے بلکہ رسول ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ اب جب مکے کی زیارت مشرکوں کے ظلم وستم کی وجہ سے ممکن نہیں تو ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کردے.ڈھولکی بابا کے آستین کو ہاتھ لگائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو حج کا حج ہو گیا اور ڈھول سننا خورمے کی طرح ہے کہ ہم خورمہ ہم ثواب.اس طرح کی اور بھی کئی ایک باتیں مشہور ہیں مثلًا یہ کہنا کہ ایک نگاہ میں کامل کردیتے ہیں"مطلب یہ ہے کہ ولی اللہ کے پاس یہ طاقت ہے کہ کسی کافر پر ایک نگاہ ڈال دے تو وہ مسلمان بھی ہو جائے اور مسلمان بھی کامل یعنی ہدایت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہو جائے حالانکہ قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی نگاہ انبیاء کرام کے پاس بھی نہ تھی کیونکہ ابراہیم علیہ اسلام جیسے جلیل القدر پیغمبر اپنے باپ آذر کو مسلمان نہ کرسکے اور وہ کفر پر مرگئے نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان کفر پر مرگیا نبی ﷺ کے بعض چچے کفر پر مرے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیغمبر بے شک اس کو ہدایت نہیں ملے گی جس کو تو چاہے گا مگر جس کو اللہ چاہیں گے اس کو ہدایت ملے گی.(اِنَّكَ لَا تَهۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ)۔ (سورۃ القصص آیت نمبر ۵۶)

☆☆☆

☆☆

☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں

عالم الغیب ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اس صفت میں کسی نبی یا ولی وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے سے انسان مشرک ہو جاتا ہے، گو کہ اس کا ارتکاب کرنے والے اس کا کچھ اور نام رکھیں، اپنے آپ کو تو کوئی بھی مشرک نہیں کہتا حتی کہ ابوجہل جیسا مشرک بھی اپنے آپ کو مشرک نہیں کہتا تھا۔

ظاہر اور پوشیدہ ہر بات اور ہر چیز اللہ کے علم میں ہے (عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ) (الم سجدہ آیت ٦)، (عَلَّامُ الْغُيُوبِ) (عَالِمُ الْغَيْبِ) (لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) (فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ (پس اے پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے کہ غیب کا علم اللہ ہی کیلئے ہے) (سورۃ یونس ٢٠) (قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ) (سورۃ النمل 65)۔(اے پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے کہ آسمان اور زمین میں غیب کی باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا) (وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ) (سورۃ الانعام آیت نمبر٥٩)۔ (اور اسی اللہ کے پاس ہیں غیب کی چابیاں ان غیب کی چابیوں کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ ہی)۔اس مفہوم کا بیان جس میں اللہ کیلئے علم غیب کا اثبات، یا علم وسیع، بسیط، محیط یا جمیع علم کُل کا اثبات یا غیراللہ سے علم غیب کی نفی کا بیان قرآن میں تین سو سے زائد مقامات پر آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے علم کے لامحدود خزانے میں سے انبیاء کرام کو ان کی شان کے مطابق اور ضرورت کے مطابق کچھ علوم عطا فرماتے ہیں، جس طرح نبی ﷺ کو گزشتہ امتوں اور نبیوں کے چند واقعات بتلا دیے گئے، اس لئے کہ اس کی ضرورت تھی کہ ان واقعات سے عبرت حاصل کی جائے، یہ واقعات نبی علیہ السلام کے سچا نبی ہونے کی بھی دلیل ہیں یا نبی علیہ السلام کو قرب قیامت کی علامات بتلائی گئیں جن کا فائدہ یہ ہے کہ ان علامات کو دیکھ کر لوگ اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور مزید یہ کہ یہ علامات نبی علیہ السلام کی صداقت پر دلالت بھی کرتے ہیں کہ صدیوں پہلے جو کچھ نبی ﷺ نے بتلایا وہ چیزیں واقعتاً سامنے آرہی ہیں۔لیکن اس کی وجہ سے نبی ﷺ کو عالم الغیب نہیں کہا جا سکتا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں، جس طرح پہلے نبیوں نے نبی علیہ السلام کے بارے میں پیشن گوئیاں دی ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہوں گے تو یہ ان کو وحی کے ذریعے بتلا یا گیا تھا اسکا مطلب یہ نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کو عالم الغیب بنا دیا گیا تھا اور ان پر ہر ہر بات اور چیز منکشف تھی بلکہ جو بتلایا گیا وہ جانتے تھے اور جو علم اللہ نے انھیں نہیں دیا اسے وہ نہیں جانتے تھے اور جو علم نبیوں کو اللہ عطا فرماتے ہیں تو وہ ان کی شان کے مطابق تو بے شک ہوتا ہے لیکن اللہ کے علم سے اس کی وہ نسبت بھی نہیں جو ایک قطرے کو سمندر سے۔ جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ”خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ: اے موسی! جو علم اللہ نے مجھے دیا ہے وہ آپ کو نہیں دیا اور جو علم اللہ نے آپ کو دیا ہے وہ مجھے نہیں دیا......پھر جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دوچونچیں ماریں تو خضر نے موسیٰ سے کہا کہ اے موسیٰ میرے اور آپ کے علم نے ملکر بھی اللہ کے علم میں کوئی کمی نہ کی مگر سمندر میں سے چڑیا کی ایک چونچ برابر“۔

(بخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم:122)

مطلب یہ ہے کہ انبیاء کے علوم مِل ملا کر بھی اللہ کے علم کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔اس قسم کی آیات اور سول ﷺ کے ارشادات کی موجودگی میں اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ نے نبیوں کو اور ولیوں اور پیروں اور ملنگوں کو عالم الغیب بنایا ہے تو ایسے شخص کا اس دنیائے فانی میں کیا علاج کیا جاسکتا ہے۔

نبی ﷺ کو گزشتہ نبیوں کے جو واقعات بتلائے گئے تو وہ بھی ہر ہر نبی کے متعلق نہیں بتلایا گیا بلکہ کچھ نبیوں کے بارے میں بتلایا گیا اور کچھ کے بارے میں نہیں بتلایا گیا جیسا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ ”مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ“ (سورۃ المؤمن آیت نمبر 78)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”بعضے ان میں وہ ہیں کہ سنا یا ہم نے تجھ کو ان کے احوال اور بعضے ہیں کہ نہیں سنایا“

انبیاءؑ کے واقعات جو اہمیت رکھتے ہیں وہ بھی سارے کے سارے نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بتلائے جس طرح اوپر آیت گذری تو پھر آدم علیہ السلام کے زمانے سے نبی علیہ السلام کے زمانے تک ہزاروں سالوں میں کتنے غیر اہم واقعات گزرے ہوں گے ان کے بارے میں کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وہ سب کچھ نبی علیہ السلام پر منکشف تھا۔

جو علم نبی ﷺ کے شایانِ شان تھا وہ تو ان کو عطا کیا گیا تھا اور جس کی ضرورت تھی لیکن جو علم آپ کے شایان شان نہ تھا اور جس کی ضرورت نہ تھی وہ آپ کو عطا نہیں کیا گیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ)

”اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور وہ آپ کے لائق نہ تھا“۔(سورۃیٰس،آیت69)

سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ)

ترجمہ: ”اے نبی آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کیلئے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں مگر جو (نفع ونقصان) اللہ چاہے (مجھے پہنچتا ہے)اور اگر میں غیب جانتا تو میں بہت سے منافع حاصل کرلیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔میں تو صرف ایمان والوں کو ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں“(سورۃ الاعراف آیت نمبر188)

اس آیت میں بھی رسول ﷺ کا کام بتلایا گیا ہے کہ رسول کو دنیا کے اندر بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈرائے اور فرمان برداروں کو خوش خبری سنائے رسول کا کام نفع ونقصان دینا نہیں حتی کہ وہ اپنی جان کیلئے بھی نفع ونقصان کے مالک نہیں اور نہ ہی وہ غیب جانتے ہیں اگر وہ غیب جانتے تو کبھی ان کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تکلیف نہ پہنچتی حالانکہ نبی علیہ السلام کو زندگی میں منافع بھی حاصل ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زندگی میں بے شمار تکالیف بھی آئیں۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ"

(مشکوٰۃ باب السہو 1016 بحوالہ بخاری و مسلم)

ترجمہ: "بے شک میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں جیسے تم بھول جاتے ہومیں بھی بھول جاتا ہوں"۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نماز میں بھول گئے تو فرمایا کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں، میں جب بھول جاؤں تو مجھے یاد کرایا کرو (مشکوٰۃ باب السجود فی السہو)۔

اب ایسے حالات میں علم غیب کہاں رہا؟ جو عالم الغیب ہو اس کو بھول ہوتی ہی نہیں۔ بتقضائے بشریت کبھی نبی ﷺ کو بھول ہو جاتی تھی تو پھر یہ کہنا کہاں درست ہے کہ ان پر کائنات کا ذرہ ذرہ منکشف تھا۔

قرآن نے انبیاء کرامؑ کے جو واقعات بیان فرمائے ہیں ان میں جگہ جگہ ان انبیاء سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے اور اگر ان کو عالم الغیب مانا جائے تو پھر یہ واقعات محض ایک مذاق بن جاتے ہیں،مثلاً ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو چھری کے نیچے لٹایا لیکن یہ اللہ کی شان تھی کہ ان کی یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگئی اور اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے سے بھی بچ گئے۔اب اگر ان کو عالم الغیب مانا جائے تو ان کو پھر اس بات کا علم بھی ہوگا پہلے سے کہ اسماعیل نے ذبح نہیں ہونا، جب ان کو پہلے سے پتا تھا کہ اسماعیل نے ذبح نہیں ہونا تو پھر ان کی قربانی کا کیا معنی، ایسی قربانی تو آج کوئی عام مسلمان بھی دے دے گا کہ اس کو پہلے سے پتا ہو کہ میرے بیٹے نے قربان نہیں ہونا اسی طرح اگر ابراہیمؑ کو پہلے سے علم تھا کہ آگ ان کیلئے باغ بن جائیگی تو پھر ان کی قربانی کیا معنی رکھتی ہے۔اگر انسان کو پہلے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے پتا ہو کہ یہ آگ مجھے نہیں جلائے گی تو ایسی آگ میں تو اللہ کے دین کیلئے آج کوئی عام مسلمان بھی کو د جائیگا۔ یحییٰ اور زکریا علیہم السلام پر بھی اللہ کی طرف سے آزمائش آئی اور ابراہیم ؑ پر بھی لیکن یحییٰ اور زکریا علیہم السلام کے جسم آروں سے چرگئے اور ابراہیم ؑ کیلئے آگ باغ بن گئی۔ ہر دفعہ آگ باغ نہیں بن جایا کرتی بلکہ کبھی یہ جلا بھی دیتی ہے،اللہ عالم الغیب ہے اس کو پہلے سے علم ہوتا ہے کہ کس کو آگ نے جلانا ہے اور کس کو نہیں جلانا ہے، انبیاء اللہ کی ذات پر کامل یقین رکھتے ہیں اور وہ امتحان اور قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں پھر اللہ کی مرضی کہ وہ آگ کو باغ بنادے یا آگ بندے کو جلا دے، لیکن یہ کہنا کہ نبی عالم الغیب ہوتا ہے اور اس کو پہلے سے نتیجہ معلوم ہوتا ہے غلط ہے کیونکہ پھر تو ان کی قربانی کوئی قربانی ہی نہیں رھتی ہے۔

اس طرح نبی کریم ﷺ کی زندگی میں بہت سارے ایسے واقعات ہوئے ہیں جن سے صاف پتا چلتا ہے کہ کائنات کی ہر ہر چیز ان پر منکشف نہ تھی او ر وہ ہر ہر بات کا علم نہیں رکھتے تھے بلکہ وہ اتنا ہی جانتے تھے جتنا کچھ اللہ تعالیٰ ان کو وحی کے ذریعے بتلادیتے تھے مثلاً ایک دفعہ رات کو سوتے میں نبی ﷺ نے کروٹ بدلی اور اپنے پہلو تلے کھجور کا ایک دانہ پایا اسے اٹھایا اور پھر کھالیا پھر باقی رات نبی ﷺ کو نیند نہ آئی اور ساری رات پیچ وتاب کھاتے رہے، کسی زوجہ سے نبی علیہ السلام نے یہ کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ میں نے کھجور کھالی لیکن اب مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ صدقے کے مال میں سے نہ ہو۔ (توحید اور شرک کی حقیت ص/187 بحوالہ طبقات ابن سعد ج ا/ ص 390)

اگر نبی ﷺ کو ہر ہر چیز کا علم تھا اور وہ عالم الغیب تھے تو پھر یہ ارشاد فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ کھجور صدقے کی نہ ہو، کھانے کے بعد بھی ان کو پتا نہ چلا کہ یہ کھجورکا دانہ اپناتھا یا صدقے کا اسی وجہ سے تو ساری رات ان کو نیند نہ آئی کہ ان کو حقیقت کا علم نہ تھا۔چونکہ نبی علیہ السلام صدقے کا مال کھاتے نہیں تھے اس وجہ سے ان کو پریشانی ہوئی کہ کہیں صدقے (یعنی عشر کے مال میں سے نہ ہوں) کی کھجور نہ کھالی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چونکہ سینکڑوں احادیث میں ایسے واقعات بیان ہوئے ہیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے مثلاجنگ تبوک سے واپسی پر منافقین نے جو منصوبہ بنایا تھا اور نبی ﷺ کو اس کا علم نہیں تھا حتی کہ زید بن ارقمؓ نے جب آپ ﷺ کو بتلایا کہ میں نے ان کی باتیں سنی ہیں تو بھی منافق کی قسموں کا آپ ﷺ نے یقین کر لیا اور زید بن ارقمؓ کو آپ ﷺ نے جھٹلایا تو اس پر سورۃ المنافقون نازل ہوئی اور آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا گیا تو ایسے میں گمراہ صوفی یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ جی ایسے واقعات میں نبی ﷺ کو حقیقت کا علم تو ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی آپ ﷺ حقیقت کا اظہار نہ کرتے تھے اس قسم کی باتیں ان گمراہ صوفیوں نے اپنا غلط عقیدہ ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے بنائی ہیں، عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کی کوئی آیت پیش کرنی چاہئے کہ فلاں سورۃ کی فلاں آیت میں یہ بیان ہے کہ نبی ﷺ کو حقیقت کا علم ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی آپ ﷺ خاموش رہتے تھے۔

نبی علیہ السلام پر وحی نازل ہوتی تھی۔ وحی کا نازل ہونا قرآن سے ثابت ہے لہٰذا وحی کے نازل ہونے کا انکار کفر ہے۔ نبی علیہ السلام کو عالم الغیب ماننے سے وحی کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ ان کو علم نہیں ہوتا تھا اس لئے تو ان پر وحی نازل ہوتی تھی، اگر وہ عالم الغیب تھے اور ان کو اللہ نے غیب کا علم عطا کیا تھا تو پھر ان پر وحی کیوں نازل ہوتی تھی؟

قرآن کی ابتداء سے لیکر آخر تک ہر آیت نبی علیہ السلام کو وحی کے ذریعے بتلائی گئی جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کی ہر آیت علم غیب کی نفی کرتی ہے، لہٰذا اللہ کی کتاب میں تو کوئی ایسی آیت دکھلانہیں سکتا کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ نبی علیہ السلام عالم الغیب ہیں تو پھر نہ جانے کہ جو شخص نبیوں اور ولیوں کو عالم الغیب کہتا ہے اس پر شیطان نے کس کتاب سے یہ بات القاء کی ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سوال: قرآن کی جن آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی کی گئی ہے کیا اس سے مراد ذاتی علم غیب تو نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بخود عالم الغیب نہیں ہیں؟

جواب: نہیں بلکہ اس سے مراد عطائی علم غیب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی عطائی تھی تو آپ ﷺ کی صفات تو خود بخود عطائی ہوئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ممکن الوجود ہیں اور ممکن الوجود میں کسی صفت کا ذاتی طور پر پایا جانا متصور ہی نہیں اور جو چیز متصور نہیں وہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ کا اپنا وجود ہی خود بخود اور ذاتی نہیں بلکہ اللہ نے انھیں پیدا فرمایا تو نبی ﷺ کی کوئی صفت پھر کس طرح ذاتی ہو سکتی ہے۔ بلکہ نبی علیہ السلام کی جو بھی صفت ہے وہ اللہ نے آپ کو عطا فرمائی ہے مثلاً نبی ﷺ رحمۃ للعلمین ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی علیہ السلام کو رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) (سورۃ الانبیاء آیت نمبر107)۔ اس لئے جب قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے نبی ﷺ کو عالم الغیب نہیں بنایا، خود بخود تو نبی علیہ السلام کا عالم الغیب بننا ممکن ہی نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

نجومی، کاہن اور ان کی تصدیق کرنے والے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جو شخص کاہن کے پاس جائے اور (غیب سے متعلق) اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا وہ اس سے بری ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے کفر کیا اس چیز کا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔
(ابوداؤد:3904)

کتنے سارے لوگ ہیں جو چوری شدہ مال اور بیماری وغیرہ کے بارے میں معلوم کرنے کیلئے ان کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطُيِّرَ لَه اَوْ تَكَهَّنَ اَوْ تُكُهِّنَ لَهُ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهُ وَمَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ (مسند البزار ح3044 ومجمع الزوائد الطب باب فی السحر والکھانۃ ح 8480)

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو فال نکالے یا نکلوائے کہانت کرے یا کرائے جادو کرے یا کرائے اور جس کسی نے کاہن کے پاس جاکر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا“

☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حاضر وناظر

اللہ عزوجل قدرت اور علم کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے اور اس صفت میں کسی نبی وغیرہ کو اللہ کے ساتھ شریک کرنے سے انسان مشرک ہوجاتا ہے، علم اور قدرت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اس مفہوم کی آیتیں قرآن میں اسی (80) سے زیادہ مقامات پر وارد ہوئی ہیں، مثلًا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ترجمہ: "وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے" (سورہ الحدید آیت نمبر4) اور وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر186)

ترجمہ:۔"اور جب اے نبی تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کاجواب دیتا ہوں جبکہ وہ مجھے پکارے"۔

سورۃ مجادلہ میں ہے (مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا)۔(سورۃ المجادلۃ آیت نمبر ۷)

ترجمہ: "تین شخصوں کی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جہاں وہ (اللہ) ان میں چوتھا نہیں ہوتا اور نہ پانچ کی جہاں وہ (اللہ) ان میں چھٹا نہیں ہوتا اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو"۔

بعض لوگ نبی ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بھی اللہ کی طرح ہر جگہ موجود ہے اور ہر ہر چیز کو دیکھتے ہیں لیکن اس کو ثابت کرنے کیلئے جو دلائل یہ حضرات پیش کرتے ہیں وہ غلط ہیں۔مثلًا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ) (سورۃ الحج آیت ۷۸)

ترجمہ: "تا کہ رسول گواہ ہو تم پر۔اور تم گواہ ہو ں لوگوں پر" اس آیت میں رسول ﷺ کیلئے لفظ شہید استعمال ہو اہے۔لفظ شہید کو لیکر آج بعض لوگ خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے کہ دیکھیں جی اللہ کے رسول بھی حاضر وناظر ہیں حالانکہ اگر "شہید" لفظ سے کوئی حاضر وناظر بنتا تونبی علیہ السلام کی ساری امت آج حاضر اور ناظر ہوتی کیونکہ اوپر جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت دی گئی ہے اس آیت میں (لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ) کے بعد نبی علیہ السلام کی امت کیلئے بھی شہید کالفظ استعمال ہوا ہے (وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ) اسی طرح سورۃ البقرۃ آیت 143 میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شہید کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس میں بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں لیکن یہاں بھی لفظ شہید کی بنیاد پر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر بن جاتے ہیں تو اسی آیت میں صحابہؓ کیلئے بھی شہید کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے پھر سارے صحابہؓ کو بھی حاضر وناظر ماننا پڑے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ سورۃ البقرۃ کی یہ آیت جس میں نبی علیہ السلام کیلئے شہید کا لفظ استعمال ہوا ہے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی ہے اور سورۃ المنافقون اس کے بہت عرصے بعد نازل ہوئی جس میں نبی علیہ السلام کو منافقین کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔جنگ تبوک کے موقع پر عبداللہ بن ابی منافق نے نبی علیہ السلام اور صحابہ کے خلاف منصوبہ بنایااور ایک کم عمر صحابی زید بن ارقم نے ان منافقوں کی باتیں سن لیں تو اس نے نبی علیہ السلام تک خبر پہنچائی کہ انھوں نے نبی علیہ السلام کے خلاف منصوبہ بنایا ہے، نبی علیہ السلام نے اس منافق عبداللہ بن ابی کو بلایا اور ان سے پوچھا تو منافق نے جھوٹی قسمیں کھا کر نبی علیہ السلام کو قائل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کی قسموں کا یقین کرلیا تو اس پر سورۃ المنافقون نازل ہوئی جس میں نبی علیہ السلام کو حقیقت حال سے آگاہ کیا گیا۔(لفظ شہید کی تفصیلی تحقیق کیلئے دیکھئے جواہر القرآن ج ۱/ ص 70،71،72)۔

اگر نبی ﷺ سورۃ البقرۃ کی آیت جس میں نبی ﷺ کیلئے شہید کا لفظ استعمال ہوا ہے، لفظ شہید کی وجہ سے حاضر وناظر بنا دیے گئے تھے تو اس کے بہت عرصے کے بعد سورۃ المنافقون کے نازل ہونے کی کیا ضرورت تھی بلکہ آپ کو خود بخود ان منافقوں کے منصوبے کا علم ہوجاتا۔اگر نبی علیہ السلام ہر جگہ موجود تھے اور ہر ہر چیز دیکھتے تھے تو نبی علیہ السلام نے عبداللہ بن ابی کی جھوٹی قسموں پر کیوں اعتماد کیا؟ نبی ﷺ اگر ہر جگہ موجود تھے اور ہرہر چیز دیکھتے تھے تو نبی ﷺ نے زید بن ارقم صحابی کو کیوں جھٹلایا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جولوگ نبی ﷺ کو حاضر وناظر ماننے کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ بس اسی قسم کے بے جان دلائل پیش کرتے ہیں جبکہ حاضر وناظر ہونا اللہ کی صفت ہے اور اللہ کی کوئی بھی صفت غیراللہ کیلئے ثابت کرنے سے انسان مشرک ہوجاتا ہے، اس کو شرک فی الصفات کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ علم اور قدرت کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے اور اللہ کو مخلوقات کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے، ہجرت وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں، جبکہ نبی علیہ السلام حاضر وناظر نہ تھے اور چلتے پھرتے تھے، نبی علیہ السلام نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی، ہجرت قرآن سے ثابت ہے لہٰذا ہجرت کا انکار کرنا کفر ہے اور ہجرت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام مکہ سے مدینہ گئے۔اگر نبی ﷺ ہر ہرجگہ موجود تھے اور حاضر وناظر تھے تو ان کو مکہ سے مدینہ جانے کی کیا ضرورت تھی؟

معراج بھی قرآن سے ثابت ہے اس لئے معراج کا انکار بھی کفر ہے اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو زمین سے آسمانوں پر لیکر گئے اور جنت دوزخ وغیرہ کے مناظر نبی ﷺ کو دکھلائیں اور پھر نبی ﷺ کو واپس اپنے گھر کی طرف لائیں۔اگر نبی ﷺ ہر جگہ موجود تھے تو پھر زمین سے آسمانوں پر جانے کی کیا ضرورت تھی اور اگر ہر جگہ موجود تھے تو آسمان سے زمین پر آنے کی کیا ضرورت تھی؟ نبی ﷺ زمین پر تھے اسی لئے انھیں اوپر آسمانوں پرلے جایا گیا اور پھر جب اوپر تھے تو نیچے زمین پر نہ تھے اسی لئے پھر ان کو دوبارہ زمین پر لایا گیا۔نبی علیہ السلام کو حاضر وناظر ماننے سے ہجرت اور معراج کا انکار لازم آتا ہے۔

نبی ﷺ کو حاضر وناظر سمجھنے سے صحابہ کی شان میں گستاخی ہوتی ہے، صحابی اسے کہتے ہیں جو نبی ﷺ پر ایمان بھی لائے اور نبی ﷺ کی صحبت میں رہے، صحابی بننے کیلئے نبی ﷺ کو دیکھنا لازم نہیں کیونکہ عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ وغیرہ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تھے جو پیدائشی نابینا تھے، انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا نہیں تھا بلکہ ان پر ایمان لائے اور ان کی صحبت میں رھیں۔اگر نبی ﷺ کو حاضر وناظر سمجھاجائے اور یہ کہا جائے کہ وہ آج بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر جگہ موجود ہیں تو پھر لازم بات ہے کہ وہ ہر مجلس میں موجود ہوں گے لہٰذا آج ان کو ماننے والے بھی صحابہ کے برابر ہیں کیونکہ نبی ﷺ پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور نبی ﷺ ان کی مجلسوں میں بھی موجود ہیں۔

☆☆☆☆

نعرہ رسالت

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جہاد کے موقع پر تکبیر کا نعرہ لگایا جاتا تھا اس کے علاوہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی ﷺ مسجد نبوی میں کوئی خطبہ دے رہے ہوں اور صحابہ؄ نے ایسا شور شرابہ مچایا ہو جیسے آجکل بہت سارے لوگ مساجد وغیرہ میں تقاریر کے دوران نعرے لگانے شروع کردیتے ہیں۔ان خلاف سنت نعروں میں نعرہ رسالت ، نعرہ حیدری اور نعرہ پیر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

تقریر کے دوران ایک شخص کو کچھ ہو جاتا ہے اور وہ پورا زور لگا کر کہتا ہے کہ"نعرہ رسالت" دوسرے لوگ چیخ مار کر کہتے ہیں کہ"یارسول اللہ"شاید ان کو اس بات کا علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ تو صدیوں پہلے وفات ہوچکے ہیں اور اب وہ دنیا میں نہیں ہیں۔مدینہ منورہ میں ان کی قبر مبارک ہے اگر کسی کو یقین نہیں آتا تو وہ جا کر دیکھ سکتا ہے۔صحابہ کرام؄ کو سینکڑوں اور ہزاروں پیچیدہ قسم کے مسائل پیش آتے تھے لیکن انہوں نے یارسول اللہ کے نعرے نہیں لگائیں۔نبی ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی کئی ایک مسائل پیدا ہوئے لیکن صحابہ؄ نے ان مسائل کے حل کے لئے یا رسول اللہ کے نعرے نہیں لگا ئے۔اگر صحابہ؄ نے کبھی ایسا کیا ہوتا کہ مثلاً حضرت عمر؄ کوئی خطبہ دے رہے ہیں اور حضرت عثمان؄ نے کھڑے ہوکرنعرہ رسالت لگایا ہو تو تب تو یہ نعرے جائزہوتے اور اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو پھر نئے طریقے کیوں ایجاد کئے گئے اور گمراہی کو ہدایت کیوں سمجھ لیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نعرہ رسالت حقیقت میں "یارسول اللہ" ہے بھی نہیں کیوں کہ اللہ عزوجل نے رسول ﷺ سے جو نعرے لگوائے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

نعرہ رسالت:

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص)

اللہ نے اپنے رسول ﷺ سے یہ نعرہ لگوایا کہ اللہ اکیلا ہے، وحدہ لاشریک ہے، انبیاء ہوں، اولیاء ہوں، ملائک ہوں یا کوئی بھی خاکی، نوری ہو یا ناری ہو اس کے ساتھ شریک نہیں، نہ ہی کسی صفت میں اس کا کوئی ہمسر اور برابر ہے، سب اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔

(۲) قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ (سورۃ یوسف 108)

کہہ دیجئے یہ ہے میرا راستہ بلاتا ہوں لوگوں کو اللہ کی (وحدانیت کی) طرف۔

(۳) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (سورۃ الانعام 162)

کہہ دیجئے کہ میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ رب العلمین کے لئے ہے۔

(۴) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (سورۃ الاعراف 188)

کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کے لئے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں مگر جو کچھ اللہ چاہے۔

(۵) قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (سورۃ الجن 21)

کہہ دیجئے کہ میں تمہارے ضرر اور ہدایت (نفع) کا مالک نہیں۔

اسی طرح تمام مخلوقات سے علم غیب کی نفی کا نعرہ لگوایا گیا کہ

(۶) قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (سورۃ النمل 65)

(۷) قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (سورۃ الانعام 50)

(کہہ دیجئے کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب کو جانتا ہوں)

بہرحال اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے توحید کے نعرے لگوائے ہیں نہ کہ شرک کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعرہ حیدری والوں کو شاید اس کا علم نہیں کہ حضرت علیؓ خدا نہیں تھے بلکہ خدا کے بندے تھے۔ابن ملجم نے حضرت علیؓ کے پیٹ میں خنجر مارا تھا جس سے وہ شہید ہو گئے تھے۔حضرت علیؓ اپنی مشکل کشائی نہ کرسکے تو وہ تمہا ری کیا مشکل کشائی کریں گے۔نعرہ حیدری والوں کو شاید اس بات کا علم نہیں کہ حضرت علیؓ وفات پاچکے ہیں اور انہیں دفنادیا جاچکا ہے۔

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شفاعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا (سورۃ الزمر آیت ۴۴)۔

ترجمہ:"کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ) کہ ہر قسم کی شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے"۔

اور مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے (مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ) (آیۃ الکرسی)

ترجمہ:"کون ہے وہ شخص جو اللہ کے ہاں سفارش کرے مگر اللہ کے اذن (مرضی) سے"

سورۃ الانبیاء میں ہے: (لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى) (سورۃ الانبیاء آیت ۲۸)۔

ترجمہ:"اور وہ کسی کے حق میں سفارش نہیں کرسکیں گے بجز اس کے جس سے اللہ راضی ہو"

مشرکین جس شفاعت کے قائل ہیں وہ شفاعت قیامت کے دن معدوم ہوگی۔ مشرکین کا خیال ہے: کہ اللہ کے نیک بندے جس کی شفاعت کریں تو نعوذ باللہ، اللہ اس کو ٹال نہیں سکیں گے اور یہ دراصل مشرکانہ نظریہ ہے، نبی ﷺ کے زمانے کے مشرکوں کا بھی یہی غلط نظریہ تھا اور قرآن کی کئی ایک آیات میں اس غلط نظریے کورد کیا گیا ہے، شفاعت کا مطلب ہے سفارش اور سوال کہ انبیاء اللہ کے دربار میں سوال کریں گے گناہ گار امتیوں کے بارے میں اور انبیاء کی سفارش اور سوال کرنا ان کی بے اختیاری کی دلیل ہے، قیامت کے دن انبیاء کرام کی سفارش اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوگی اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کی سفارش کے سامنے عاجز اور مجبور نہیں کہ وہ سفارش کو ٹال نہ سکیں، جس طرح نبیوں نے دنیا کے اندر لوگوں کیلئے ہدایت کی دعائیں مانگیں لیکن جن کو اللہ نے نہیں چاہا ان کو ہدایت نہیں ملی، نوحؑ کا بیٹا کفر پر مرا، ابراہیمؑ کا باپ کفر پر مرا اور نبی ﷺ کے بعض چچے کفر پر مرے جس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے اندر کسی کی دعا کے سامنے عاجز نہیں اسی طرح قیامت کے دن بھی اللہ کسی کے سامنے مجبور نہ ہوگا، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (مالک ہے یوم جزا کا) میں یہی تعلیم دی گئی ہے۔اور (يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا وَّ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ) (سورۃ الانفطار 19)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جس (قیامت) دن کوئی شخص کسی کے لئے بھی کسی ایک چیز کا بھی مالک نہ ہوگا اور حکم اللہ ہی کا ہوگا۔

جس طرح نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے نبیوں کی نسبت زیادہ فضیلت دی ہے اسی طرح نبی ﷺ کی سفارش بھی دوسرے انبیاء کی نسبت ممتاز ہوگی لیکن (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ)(سورۃ الضحیٰ آیت نمبر ۵)۔کا مطلب یہ نہیں کہ نبی ﷺ کو جنت اور دوزخ کا اختیار دے دیا گیا اور جس کو چاہے جنت دے دیں اور جس کو چاہے دوزخ میں ڈال دیں بلکہ مٰلِکِ یوم الدین، یوم جزا کا مالک اللہ ہے اختیاراللہ کے پاس ہوگا۔
(اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ۔۔۔) (سورۃ النصر) میں نبی ﷺ سے فرمایا گیا ہے کہ لوگ گروہ درگروہ دین میں داخل ہوں گے اور اس طرح ہوا لیکن نبی ﷺ کی انتہائی خواہش کے باوجود ابوطالب، ابولہب، ابوجہل اور دوسرے کئی ایک مشرکین دین میں داخل نہ ہوئے اس لئے کہ اختیار اللہ کے پاس ہے بس اسی سے (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ) (سورۃ ضحیٰ) کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ نبی علیہ السلام کی شفاعت دوسرے نبیوں کی نسبت بڑے پیمانے پر قبول ہوگی لیکن شفاعت کا مطلب ہے سفارش، سوال اور بے اختیاری۔

نبی ﷺ کو مختار کل ماننے سے شفاعت کا انکار لازم آتا ہے

اگر نبی ﷺ کو مختار کل کہا جائے اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں چنا ہوا ہے اور منتخب کیاہوا ہے رسالت اور ختم نبوت کیلئے تو یہ تو درست ہے لیکن اگر نبی ﷺ کو مختار کل کہاجائے کہ اختیار رکھنے والا ہے یا اختیار دیا گیاہے تکوینی یا تشریعی امور میں تو یہ شرک ہے۔تکوینی طور پر اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہی کائنات کے نظام کو چلاتے ہیں جبکہ نبی ﷺ اپنی جان کے بھی مالک نہیں ساری کائنات تو دور کی بات قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللهُ(سورۃ اعراف آیت نمبر 188)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نبی ﷺ تشریعی طور پر بھی مختار نہیں تھے یعنی شریعت کے احکام وہ اپنی طرف سے نہیں بتلاتے تھے اور نہ ہی ان کو شرعی احکام میں تبدیلی کا اختیار دیا گیا تھا بلکہ اللہ ہی شریعت کے احکام نازل فرماتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا اس کو لوگوں تک پہنچانا۔ نبی علیہ السلام نے جب عبداللہ بن ابی منافق کا جنازہ پڑھایا تو اس پر سورۃ توبہ کی آیتیں نازل ہوئیں کہ اے نبی ﷺ آپ ان منافقوں کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں اگر آپ ان کیلئے ستر بار بھی استغفار کریں تو بھی اللہ ان کی مغفرت نہیں کریں گے اور آئندہ کیلئے منافقین کا جنازہ پڑھانے سے اللہ نے نبی علیہ السلام کو روک دیا: آیت: اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ

(سورۃ التوبۃ آیت نمبر 80)

ترجمہ: "تو ان کیلئے بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر ان کیلئے ستر بار بخشش مانگے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا"۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر 84 میں ہے: (وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ)۔

ترجمہ: اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔ شفاعت کا مطلب ہے سفارش اور سوال اور سفارش بے اختیاری کی دلیل ہے۔ نبی ﷺ قیامت کے دن شفاعت کریں گے اور شفاعت کا انکار کفر ہے۔ مختار کل ہونا اور شفاعت کرنا یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں، ایک ذات کے اندر یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں کہ وہ مختار کل بھی ہو اور بے اختیار بھی ہو۔ اس وجہ سے نبی ﷺ کو مختار کل ماننے سے شفاعت کا انکار لازم آتا ہے۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا امیدوار ہو اس کی زبان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مختار کل کا دعویٰ اچھا نہیں لگتا۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کو مختار کل ماننے سے رحمۃ للعلمین کا انکار لازم آتا ہے

جس طرح نبی ﷺ کو مختار کل ماننے سے شفاعت کا انکار لازم آتا ہے اسی طرح رحمۃ للعلمین کی صفت کا انکار بھی لازم آتا ہے۔نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا۔نبی ﷺ کی رحمت کا تقاضا تھاکہ کوئی ایک شخص بھی جہنم میں نہ جائے لیکن نبی ﷺ کی انتہا ئی خواہش کے باوجود ابوطالب'ابولہب' ابوجہل اور دوسرے کئی ایک مشرکین کو ھدایت نہیں ملی۔اگر نبی ﷺ مختار کل تھے تونبی ﷺ نے ان مشرکین کو ھدایت کیوں نہیں دی؟۔

نور اور بشر کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ کا ارشادہے:"وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ"۔(سورۃ یوسف:31)

ترجمہ: وہ عورتیں کہنے لگیں، یہ شخص بشر(آدمی) نہیں یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔

مصر کی دو شیزائیں یوسف کے مقدس حسن سے ایسی حواس باختہ ہوئیں کہ ایک تو اپنی انگلیاں کٹوا دیں دوسرے یوسفؑ کی بشریت کا انکار کر دیا پہلے زمانے کے مشرکین بھی یہ بات کرتے تھے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ رسول (انسانوں کی طرح) کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا یہ قول قرآن میں نقل کیا ہے کہ"مَالِ هٰذَا الرُّسل مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ"(سورۃ الفرقان:۷)

مطلب یہ ہے کہ کھانا پینا تو انسانوں کا کام ہے اور اس طرح وہ رسول کی رسالت کا ہی انکار کر دیتے تھے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام ورسل دنیا میں بھیجیں وہ سارے بشر (انسان) تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ بھی بشر(انسان) تھے۔

ہاں آپ ﷺ کی تعلیمات نورانی تھی جیسا کہ بعض علماء نے سورۃ المائدہ کی آیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ" (المائدہ:15)

ترجمہ:"آئی تمہارے پاس روشنی (نور)اور کتاب ظاہر کرنے والی"۔

اس آیت میں بعض مفسرین نے کہا کہ"نور"سے مراد نبی کریمﷺ (یعنی آپﷺ کی تعلیمات نورانی ہیں)۔لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ اس آیت میں نور اور کتاب دونوں سے قرآن مراد ہے کیونکہ اگلی آیت مفرد کے صیغے (يَهْدِيْ بِهٖ)(اس کے ذریعے سے ہدایت دیتاہے)سے شروع ہوئی ہے، اگر نور اور کتاب سے دوالگ چیزیں مراد ہوتیں تو بعد والی آیت جمع کے صیغے سے شروع ہوتی کہ "اِنْ کے ذریعے سے ہدایت دیتا ہے"۔

اسی سورۃ المائدہ میں تورات اور انجیل کے بارے میں بھی ہے کہ ان میں نور ہے۔

نبی کریمﷺ کو اس طرح پر نور کہنا کہ آپ کی تعلیمات نورانی ہیں درست ہے لیکن اس کے بعد جو باتیں مشہور ہیں کہ نبیﷺ کا سایہ نہ تھا اور یہ کہنا کہ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰه وغیرہ یہ بے اعتدالی کا نتیجہ ہیں۔

جب آپﷺ تھے تو آپ کا سایہ کیوں نہ ہوگا۔نبی کریمﷺ کئی مہینوں کے بعد حضرت زینبؓ کی طرف تشریف لے جارہے تھے تو زینبؓ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے گھر کی طرف سایہ بڑھتا ہوا دیکھا اور میں نے آپﷺ کو سایے سے پہچان لیا

(السلسلة الصحيحة حدیث:143 بحوالہ مسند احمد)

ایک اور دلچسپ بات یہ لوگ کرتے ہیں کہ آپﷺ کا سایہ نہ تھا کیونکہ اگر آپﷺ کا سایہ ہوتا تو اس کے اوپر صحابہؓ وغیرہ کے قدم آجاتے اور اس طرح بے ادبی ہوجاتی۔حالانکہ قدم سایے کے اوپر نہیں پڑتا بلکہ سایہ قدم کے اوپر آجاتا ہے۔آپ خود اپنا قدم کسی سایے کے اوپر رکھ کر دیکھ لیں تو سایہ قدم کے اوپر آجائیگا۔اس طرح کی فرضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باتیں اگر ہم بنانے لگے تو یہ بھی بے ادبی ہے کہ کوئی کافر یا مشرک نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑا ہو اور اس کا سایہ آپ ﷺ پر پڑ رہا ہو، پھر آپ کہیں گے کہ نہیں جی اس وقت کافر کا بھی سایہ نہیں ہوتا تھا جب وہ آپ کے قریب آجاتا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی وہی شان بہت ہے جو قرآن اور صحیح احادیث نے بیان کی جیسے: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ، وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى، اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ اور وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

رسول ﷺ کو شان اللہ نے عطاء کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بہتر اس کو کوئی بیان نہیں کرسکتا اس لیے ہمیں بھی اُن ہی حدود کے اندر رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" (سورۃ الکھف:110)

ترجمہ: (اے انبی آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔

یعنی جنس میں انسان ہیں، ہاں درجے میں افضل البشر اور امام الانبیاء ہیں۔ وخاتم النبین۔

یہ بات بھی بے سود ہے کہ نبی ﷺ تھے نور لیکن وہ دنیا میں بشر کی روپ میں آئے کیونکہ نورانی مخلوق جب بشر کے روپ میں بھی دنیا میں آجائے تب بھی وہ بشر والے کام نہیں کرسکتی جیسا کہ سورۃ الذّٰریٰت میں ہے کہ ابراھیم علیہ السلام نے جب مہمانوں (جو کہ لڑکوں کی شکل میں تھے) کے سامنے بچھڑا ذبح کرکے کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ فرشتے (نورانی مخلوق) تھے حالانکہ نبی کریم ﷺ کھاتے پیتے تھے، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات تھیں، آپ ﷺ کی اولاد ہوئی۔ تو کیا آپ کسی فرشتے کے ماں باپ، اولاد یا دادا کا نام بتا سکتے ہیں۔

دنیا کی یہ زندگی بہت مختصر اور غیر یقینی ہے اور ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور ہمارا حساب ہونے والا ہے اس وجہ سے ہمیں اپنے عقائد ونظریات اور عمل قرآن وسنت کے مطابق بنانا چاہیے کہ یہی راہِ نجات ہے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرک فی العادت

اللہ عزوجل کو دنیاوی کاموں میں یاد رکھنا دین اسلام کی تعلیم ہے مثلاً کوئی کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہنا، کوئی کام کرنا ہو تو انشاءاللہ کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ کام کروں گا، اولاد پیدا ہو تو اللہ کے نام کا جانور ذبح کرنا، عبداللہ، عبدالرحمٰن وغیرہ نام رکھنا، قسم کھانی ہو تو اللہ کے نام کی قسم کھانا۔

یہ سلوک جو اللہ نے اپنے لئے روا رکھا ہے کسی اور کیلئے ثابت کرنا شرک فی العادت کہلاتا ہے۔

مثلاً جس طرح مشرکین مکہ لات اور عزّیٰ کا نام لیکر کام شروع کرتے (بسم اللّات والعزّیٰ کہتے تھے) اسی طرح اللہ کے سوا کسی کا بھی نام لیکر کام شروع کرنا شرک ہے۔ حدیث میں ہے کہ (مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ) (مشکوٰۃ 3419) یعنی جس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی قسم کھائی پس اس نے شرک کیا۔

ایک دفعہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ ماشاء اللہ وشئت (یعنی اے اللہ کے رسول جو اللہ چاہے اور جو آپ ﷺ چاہے)۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ (جَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا قُلْ مَاشَاءَ اللهُ وَحْدَهٗ) یعنی تو نے مجھے اللہ کا شریک بنایا یو کہو کہ جو اللہ واحد چاہے۔ (ابن کثیر آیت فلا تجعلوا اللہ اندادا)۔

اسی طرح فدا حسین، عبدالنبی، عبدالرسول، رسول بخش، پیر بخش، پیرادِتا، عطاء محمد، علی بخش، وغیرہ مشرکانہ نام ہیں۔

عبدالنبی اور عبدالرسول غلط نام ہیں اس لئے کہ ہم نبی کے بندے نہیں بلکہ ہم اللہ کے بندے ہیں اور نبی کے امتی ہیں صحیح نام عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالعزیز وغیرہ ہیں۔ عطاء محمد، رسول بخش کا مطلب یہ ہے کہ رسول نے بخشا یا عطا فرمایا، یہ نام بھی غلط ہے اس لئے کہ بیٹے اور بیٹیاں عطا کرنا اللہ کا کام ہے جیسا کہ سورۃ الشوریٰ میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یَھَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ) (سورۃ الشوریٰ)۔(یعنی جسے چاہے بیٹیاں عطا کرے اور جسے چاہے بیٹے عطا کرے)۔

علی بخش، پیر بخش، پیرادتا وغیرہ کا مطلب یہ ہے یہ بیٹا علی یا پیر نے عطا کیا حالانکہ بیٹا عطاء کرنا اللہ کا کام ہے صحیح نام یہ ہیں اللہ بخش، اللہ دِتا وغیرہ۔

☆☆☆

سجدہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (یَآاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ارۡکَعُوۡا وَسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ) (پ 17، سورۃ الحج)

"اے ایمان والوں تم رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو"

رکوع اور سجدہ دونوں عبادت ہیں اور صرف اللہ کا حق ہے

حضرت قیس ابن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حیرہ (نواح کوفہ) کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ حیرہ والے اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو نبی ﷺ زیادہ حقدار ہیں کہ ہم نبی ﷺ کا سجدہ کریں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری قبر پر تیرا گزر ہو توتو میری قبر کو سجدہ کرے گا؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ (مجھے) سجدہ نہ کرو اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کا سجدہ کرے کیونکہ عورتوں پر اللہ نے مردوں کاحق رکھا ہے (ابوداؤد:2140)۔

نماز میں سجدہ اللہ ہی کا کیا جاتاہے اور بیت اللہ کی طرف صرف منہ کرنے کا حکم ہے، اگر بیت اللہ کا سجدہ کیا جائے تو یہ بھی ناجائز ہے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیراللہ کے نام کی نذر حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (سورۃ البقرۃ)

ترجمہ: "بے شک تم پر حرام ہے مردار، اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ہروہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کانام لیا گیا ہو"۔

(۱) مردار سے مراد وہ جانور ہے جو ہو حلال لیکن ذبح کیے بغیر مرجائے تو وہ حرام ہے۔

(۲) خون سے مراد وہ خون ہے جو کہ حلال جانور کو ذبح کرنے سے اس کے گلے سے بہتا ہے۔

(۳)اسی طرح خنزیر کا گوشت بھی حرام ہے۔

(۴) وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے چاھے وہ پیسے ہو، غلہ ہو یاجانور وغیرہ۔

سورۃ المائدۃ رکوع 1 میں ہے (وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) (اور حرام ہے جو کسی نصب (تھان) پر ذبح ہوا)۔نصب (تھان) سے مراد وہ اصنام یعنی بت ہیں جن کی تعظیم کیلئے مشرکین ان کے استھانوں پر جانور ذبح کرتے تھے اور یہ حرام ہے

جواہر القرآن میں ہے کہ جس طرح آج کل بعض جاہل مسلمان اپنے بزرگوں کی منت کے بکرے وغیرہ عرسوں اور میلوں کے دنوں میں قبروں پر لے جاتے اور ذبح کرتے ہیں، بعض لوگ جانور خود ذبح نہیں کرتے بلکہ مجاوروں اور گدی نشینوں کے حوالے کرتے ہیں دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور دونوں حرام ہیں۔حدیث میں ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔(جواہر القرآن آیت وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ بحوالہ مسلم)۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جو غیراللہ (کی تقرب)کیلئے ذبح کرے"۔

تفسیرعزیزی میں بحوالہ تفسیرنیشاپوری ہے: (اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْاَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيْحَةً، يُرِيْدُ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ صَارَ مُرْتَدًّا وَذَبِيْحَتُهُ ذَبِيْحَةُ مُرْتَدٍّ) (تفسیرعزیزی ص 611بحوالہ اشرف الحواشی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی علماء کا اس بات پراجماع ہے کہ اگرکسی مسلمان نے کوئی جانورغیراللہ کاتقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کیاتووہ مرتدہوجائے گااوراس کاذبیحہ ایک مرتد کاذبیحہ ہوگا۔

کسی کے ذہن میں یہ بات بھی نہیں آنی چاہئے کہ نذرپیربابا کے نام کی مانی جائے اورصرف ذبح کرتے وقت اللہ کانام لیاجائے تویہ جائز ہوگابلکہ جیساکہ اوپرنمبر۴ میں اپ نے پڑھاکہ ہروہ چیزجواللہ کے سواکسی اورکے نام پرنامزد(یعنی منت مانی جائے) کی جائے تووہ حرام ہے۔جس طرح ذبح کرتے وقت اللہ اکبرکہنے سے مردارجانورحلال نہیں ہوتااسی طرح غیراللہ کے نام پر نامزدکیاہواجانور بھی اللہ اکبرکہنے سے پاک نہیں ہوتا۔اوراگراپ نے پیربابا کے نام پر چاول یاحلواکی دیگ مانی ہے توپھر اس کواپ کس طرح ذبح کریں گے؟

☆☆☆

جہاں غیراللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہو وہاں اللہ کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”ایک آدمی نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی، اس کے متعلق اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہاں دور جاہلیت کے کسی بت کی پوجا ہوتی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں۔آپ نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرلو۔ یاد رکھو جو نذر اللہ کی نافرمانی کے متعلق ہو یا انسان کے تصرف واختیار میں نہ ہو اسے پورا کرنا ہر گز جائز نہیں“ (سنن ابی داوٗد، الایمان باب ما یؤمر بہ من وفاء النذر ح3313)۔

مطلب یہ ہے کہ جس مقام پر کوئی وثن (بت) ہو، یا جہاں مشرکین کا کوئی میلہ یا تہوار وغیرہ منایا جاتا رہا ہو خواہ اب وہ اس جگہ سے ختم کیا گیا ہو وہاں اللہ تعالیٰ کے نام پرمانی کے نام پر مانی گئی نذر اور منت پوری کرنا جائز نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بدفالی اور بدشگونی شرک ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بدفالی کی بنا پر اپنے کسی کام سے رکا تو اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد 220/2)۔

صرف اللہ پر توکل کرنا چاہیے

(وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ) (سورۃ المائدۃ آیت ۲۳)۔

"اور اگر تم ایمان والے ہو تو صرف اللہ پر توکل کرو"

(وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ) (سورۃ الطلاق آیت ۳)۔

"اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو وہی (اللہ) اس کیلئے کافی ہے"۔

جاہلیت کے چار کام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وَاَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ)۔ (مسلم شریف:2160)

ترجمہ: جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جن کو میری امت کے لوگ نہیں چھوڑیں گے۔

(۱) حسب ونسب اورخاندانی شرف وفضیلت پر فخر کرنا۔

(۲) دوسروں کے خاندان میں نقص نکالنا اور طعنہ زنی کرنا۔

(۳) ستاروں کے اثر سے بارش برسنے کا عقیدہ۔

(۴) نوحہ کرنا اور فرمایاکہ نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرلے تو قیامت کے دن اسے گندھک (آگ) کی شلوار اور خارش والی قمیض پہنا کر اٹھایا جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانے کو گالی دینا اور برا بھلا کہنا منع ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: " لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ "

(صحیح مسلم الالفاظ من الادب باب النھی عن سب الدھر:5866)

ترجمہ: "زمانے کو گالی مت دو بے شک اللہ ہی زمانہ (کاخالق ومالک) ہے۔

"اگر" کہنا شیطانی عمل ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: "اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُ وَسْتَعِنْ بِااللهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ لَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلُ الشَّيْطٰنِ "

(صحیح مسلم القدر باب الایمان بالقدر ولاذعان لہ ح 6774)

"اس چیز کی حرص کر جو تیرے لئے مفید ہو اور صرف اللہ سے مدد مانگ اور عاجز وکاہل ہو کر نہ بیٹھارہ اور اگر تجھے کوئی پریشانی لاحق ہو تو یوں نہ کہا کرکہ اگر میں یہ کر لیتا تویوں ہو جاتا بلکہ یوں کہہ کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے، اس نے جو چاہا سو کرلیا اس لئے کہ "اگر" کہنا شیطانی عمل دخل کا سبب بنتا ہے"۔

اپنے آپ کو شہنشاہ کہلوانا

نبی ﷺ نے فرمایا: " إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللهُ "

(صحیح بخاری الأدب باب ابغض الاسماء الاالله ح /6206)

اللہ کے نزدیک سب سے گھٹیا، ناپسند اور حقیر نام اس شخص کا ہے جو اپنے آپ کو شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) کہلوائے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) بادشاہ نہیں -

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرک، اللہ کی رحمت سے مایوسی اور اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہونا کبیرہ گناہ ہیں

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

(اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ) (مجمع الزوائد 104/1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اللہ کی رحمت سے مایوس (نا امید) ہونا، اللہ کی تدبیر اور گرفت سے بے خوف ہونا"

چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے زیادہ مخفی شرک

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے -(فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ) (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲)۔

ترجمہ: تم اللہ تعالیٰ کے انداد یعنی شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہی ہو" ابن کثیر میں ہے کہ ابن عباسؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انداد سے مراد شرک ہے جو رات کی اندھیری میں سیاہ پتھر پر چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زیادہ مخفی اور باریک ہے مثلاً یوں کہنا کہ مجھے اللہ کی قسم اور فلاں عورت (یعنی ماں بہن) کی زندگی کی قسم، اگر گھر میں کتیا نہ ہوتی تو چور ہمیں آلیتا، اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور داخل ہو جاتا، یا کسی سے یوں کہنا کہ جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں یا یوں کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا اور آپ نہ ہوتے تو میرا یہ نقصان ہو جاتا، اس قسم کی باتیں شرک ہیں -

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک خفی /شرک اصغر

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا تو ویسے بھی شرک ہے لیکن اگر انسان عبادت اللہ کی کرے اور اس کے دل میں یہ خیال ہوکہ لوگ مجھے دیکھ کر خوش ہوں اور میری تعریف کریں کہ یہ کتنا عبادت گزار ہے تو یہ بھی شرک ہے یعنی ہونا یہ چاہئے تھا کہ بندہ عبادت کرے تو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے ساتھ کسی اور کو بھی شامل کیا اور احادیث میں اس کو بھی شرک کہا گیا چنانچہ ارشاد رسول ﷺ ہے "میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس کا مجھے تمہارے متعلق دجال سے بھی زیادہ خوف ہے صحابہ نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ضرور فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا وہ شرک خفی ہے (مثلاً) ایک شخص نماز پڑھ رہاہے اور وہ اپنی نماز کو اس لئے لمبا کرے کہ کوئی شخص اسے دیکھ رہا ہے۔

(ابن ماجہ:4204،مشکوۃ باب الریاء)

اسی طرح ایک لمبی حدیث ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ایک شہید کو لایا جایٔگا اور وہ شہید کہے گا کہ اے اللہ میں تیری راہ میں لڑتا ہوا شہید ہوا'اللہ فرمائیں گے کہ تو اس لئے لڑاتھا کہ تجھے بہادر کہا جائے سوکہا جاچکاپھر اس شہید کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جایٔگا اسی طرح ایک عالم دین کہے گا کہ میں نے علم لوگوں میں پھیلا یا اس کو بھی کہا جایٔگاکہ یہ تو نے اس لئے کیا تھا کہ تجھے عالم کہاجائے سو کہا جاچکا' اسی طرح ایک مالدار شخص کہے گاکہ میں نے مال تیری راہ میں خرچ کیا اس سے بھی کہا جائے گا کہ تو نے مال اسی لئے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں سوکہا جاچکا پھر اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جایٔگا (مشکوۃ المصابیح کتاب العلم:205)شرک خفی /شرک اصغر اعتقادی شرک نہیں بلکہ یہ عملی شرک ہے اور اس کی سزا شرک اکبر کی طرح نہیں کہ ہمیشہ جہنم میں رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اتباع نفس

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ) (سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳)

ترجمہ: "کیا تونے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنے نفس کو خدا بنایا ہے"

اللہ کی اطاعت کو چھوڑ کر نفسانی خواہشات کی اطاعت کرنا نفس کی پوجا اور عبادت ہے۔

قرآن اور سنت رسول ﷺ کے مقابلے میں دین کے اندر روزانہ نئ نئ باتیں نکالنا اور بدعات ایجاد کرنا نفس کی عبادت ہے۔

☆☆☆☆☆

تصویر

قبر کی طرح تصویر نے بھی شرک کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قبروں کو ہموار کرنے کا حکم دیا ہے اور قبر پرستوں پر لعنت فرمائی اسی طرح نبی ﷺ نے تصویروں کو بھی مٹادینے کا حکم دیا۔

ابوالہیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی بن ابی طالبؓ نے کہا گیا میں تمہیں ایسے فہم پر روانہ نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے روانہ کیا وہ یہ ہے کہ تم کسی تصویر یا مجسمے کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے زمین کے برابر کر دینا۔(مسلم2243)

فتح مکہ کے موقع پر رسول ﷺ اس وقت تک اندر داخل نہ ہوئے جب تک وہاں سے مورتیاں نہ نکالی گئیں (ان مورتیوں میں ابراہیم واسماعیل علیہم السلام کی مورتیاں بھی تھیں جن کے ہاتھ میں تیر تھے) اور تصویروں کو مٹانہ دیا گیا۔ نبی ﷺ نے قبروں کو ہموار کرنے کا حکم دیا لیکن بعض لوگ قبروں کو پختہ بناتے ہیں جو کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے۔اور بدعت ہے۔شاید قبروں کو پختہ بنانے والوں کے ذہن میں شیطان نے یہ بات ڈالی ہو کہ اس سے مردے کو کوئی سکون ملتا ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس طرح دنیا میں عمومی طور پر لوگ پختہ مکانات کو کچے مکانات سے زیادہ پسند کرتے ہیں یا پھر اللہ ہی جانے کہ ان کے ذہنوں میں کیا ہوتا ہوگا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ یہ تصاویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب بھگتنا ہوگا وہاں ان سے کہا جائے گا کہ اپنی ان تخلیقات میں اب جان بھی ڈالو۔

(ریاض الصالحین ج ۲/ح نمبر ۱۶۸۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

☆☆☆☆☆

جادو کا بیان

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے بارے میں فرمایا:

(یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ) (النساء 51/4)۔

ترجمہ: "وہ جادو اور شیطان پر ایمان رکھتے تھے"۔

"اَلْجِبْتُ: السِّحْرُ، وَالطَّاغُوْتُ: الشَّیْطَانُ" (اخرجہ الطبری فی التفسیر، برقم: 5834)۔

یعنی "الجبت" کا معنی جادو اور "الطاغوت" سے 'مراد شیطان' ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَلطَّوَاغِیْتُ کُهَّانٌ کَانَ یَنْزِلُ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ، فِیْ کُلِّ حَیٍّ وَّاحِدٌ"

(اخرجہ ابن أبی حاتم فی التفسیر کما فی الدر المنثور: 22/2 ورواہ البخاری فی الصحیح معلقًا، فتح الباری: 317/8)۔

"طاغوت وہ کاہن ہیں جن پر شیطان اترتا تھا۔اور ہر قبیلے کا الگ الگ کاہن ہوتا تھا"۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا یَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ (صحیح البخاری، الوصایا، باب قولہ تعالیٰ (إن الذین یأکلون أموال الیتامی ظلمًا بخاری: ۲۷۶۶)۔

"سات مہلک کاموں سے بچ کر رہو"۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات کام کون کون سے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا
(۲) جادو کرنا
(۳) اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل کرنا
(۴) سود خوری
(۵) یتیموں کا مال کھانا
(۶) کفار سے مقابلے کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔
(۷) پاک دامن اور عفت مآب اہل ایمان عورتوں پر تہمت طرازی۔

بجالہ بن عبدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا:

" أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ قَالَ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ "

(سنن إبي داوٗد، الخراج، باب فی إخذ الجزیۃ من المجوس، ح:3043)۔

”ہر جادوگر مرد اور عورت کو قتل کردو۔ بجالہ مزید کہتے ہیں سو ہم نے تین جادوگر نیوں کو قتل کیا“۔ بعض صحابہ کا اس پر عمل ہے مالک بن انس کا یہی قول ہے۔

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حرف آخر

اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی ﷺ کی تعلیمات سے اگر کسی شخص کو نسبت حاصل ہوئی تو اس شخص کی سوچ اور فکر کے دور دراز کناروں سے بھی شرک کے جراثیم ختم ہوجائیں گے۔قرآن میں شرک کو عظیم ترین ظلم کہا گیا ہے : اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ (سورۃ لقمان 13)

اور حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے وصیت فرمائی کہ " أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ "۔ (مشکوۃ:580،ابن ماجہ:4034)

ترجمہ:"کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تجھے ٹکڑے،ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے"۔

انبیاء کرام جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں تو پہلے غیر اللہ سے الوہیت اور معبودیت کی نفی کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد اللہ کی الوہیت کا اثبات کرتے ہیں۔

"لا الہ" یعنی نہیں ہے کوئی معبود اور اس کے بعد "الااللہ" ہے کہ اللہ ہی معبود برحق ہے۔مطلب یہ ہے کہ پہلے انبیاء واولیاء، ملائکہ، جن وغیرہ یا کوئی بھی ہستی یا چیز ہو اس کی الوہیت کی نفی کی جائے کہ ان تمام ہستیوں اور چیزوں میں کوئی ایک بھی ہستی یا چیز ایسی نہیں جو بندگی کی لائق ہو،کوئی ایک بھی ہستی ایسی نہیں جس میں کارسازی اور حاجت روائی کی طاقت ہو مگر اللہ ہی کی ذات ایسی ذات ہے جو کہ معبود برحق ہے۔

اس عقیدہ توحید کے منوانے میں انبیاءکرام فولاد سے زیادہ مضبوطی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور آگ میں گر جاتے ہیں، آروں سے کٹ جاتے ہیں لیکن موقف توحید میں قطعاً اور کبھی بھی ذرے کے برابر بھی تبدیلی برداشت نہیں کرتے ۔اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل اور غیر متزلزل یقین اور تمام مخلوقات اور اسباب سے بے نیازی کی دعوت ابراہیم علیہ السلام یوں دیتے ہیں کہ جب ان کو آگ میں گرایاجانے لگا تو فرشتوں سے فرمایا کہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں بلکہ میرے لئے اللہ کافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا ڈر ہے اگر ساری خدائی ہو مخالف
کافی ہے اگر ایک خد امیرے ساتھ ہو

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے۔

یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے عقیدے کی اصلاح کریں اور شرک کی نجاستوں سے اپنے آپ کو پاک کریں۔حق پر چلنے میں اور حق کی دعوت لوگوں تک پہنچانے میں یقیناً بڑی مشکلات ہیں لیکن ہماری حیثیت ہی کیا ہے کہ ہم کوئی دعوی کریں بس اللہ ہی سے یہ دعا ہے کہ وہ ہمیں حق بات سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اس کو لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"